روزنامہ
# صحافت
برمنگھم
باخبر، باأثر حقیقتوں کا پیام بر
www.sahafat.in/uk
Birmingham Edition U.K.
ISSN 2977-3555
Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun
Volume No.03, Issue No.13 , Sunday 20 July, 2025, 8 Pages
جلد نمبر (۳)، شمارہ نمبر (۱۳)، بروز اتوار، ۲۰ ر جولائی، ۲۰۲۵ء، ۲۴ ر محرم الحرام، ۱۴۴۷ء، ۸ صفحات

یمنی مزاحمت کا بن گوریون ہوائی اڈے پر بیلسٹک میزائل حملہ، مزید حملوں کا اعلان ص:08

# شام میں 'ٹرمپ کی' جنگ بندی کے بعد بھی جھڑپیں جاری

## اسرائیل کے ساتھ شامی عبوری انتظامیہ نے فائر بندی کے ایسے سمجھوتے سے اتفاق کیا جو غاصب صیہونی حکومت کو تسلیم کرنے کی جانب ایک قدم ہوسکتا ہے: قبائل

### جنگ کا مرکز شام کے صوبے السویدا میں دونوں ممالک کی فوجیں تعینات

دمشق، (ایجنسیاں): امریکہ نے جنوبی شام میں الجولانی کی افواج اور اسرائیل کے درمیان جنگ بندی کا اعلان کیا ہے۔ امریکی نمائندہ خصوصی برائے مشرق وسطی ٹام باراک نے تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ اس معاہدے کو ترکیہ، اردن اور دیگر ہمسایہ ممالک کی حمایت حاصل ہے۔ رپورٹ کے مطابق جنوبی شام میں جھڑپیں شروع ہونے سے اب تک 700 سے زائد افراد ہلاک ہوچکے ہیں۔ دوسری جانب شام کے امور میں اقوام متحدہ کے خصوصی نمائندے شام کے خلاف صیہونی فوج کی اشتعال انگیزی کی مذمت کرتے ہوئے خونریزی بند کرنے اور شہریوں کے تحفظ کا مطالبہ کیا ہے۔ خبر رساں اداروں کے مطابق اسرائیلی وزیر اعظم نتن یاہو اور شام کی عبوری حکومت کے سربراہ احمد الشرع نے امریکہ کی حمایت سے شام میں فائر بندی کے ایک ایسے سمجھوتے سے اتفاق کیا ہے کہ جس کی شام کے اکثر قبائل مخالفت کررہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ اس طرح کے سمجھوتہ غاصب صیہونی حکومت کو تسلیم کرنے کی جانب ایک قدم ہوسکتا ہے۔ یاد رہے کہ بدھ کے روز اسرائیل نے دمشق میں شامی وزارت دفاع پر فضائی حملے کیے تھے اور ساتھ ہی سویدا میں شامی افواج کو بھی نشانہ بنایا تھا۔ شام کے تازہ حالات سے متعلق اس ملک کی عبوری حکومت کے سربراہ نے ایک بیان میں اعلان کیا ہے کہ شام کے صوبے السویدا میں جنگ کا خاتمہ کرنے کیلئے فوجی یونٹ روانہ کردیے گئے اور یہ سلسلہ شام میں بحران اور جنگ کا خاتمہ کرنے کیلئے شروع کیا گیا ہے۔ انسانی حقوق کے شامی نگراں ادارے نے ایک رپورٹ میں کہا ہے کہ جنوبی شام کے صوبے السویدا میں ہونے والی جھڑپوں میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد 718 ہوگئی ہے۔ اس رپورٹ کے مطابق اس عرصے کے دوران مجموعی طور پر 1698 ہلاکتیں ہوئیں۔ شام میں جب سے بشار اسد کی حکومت گری ہے، دروزی قبیلے کے افراد اور جولانی سے وابستہ عناصر کے درمیان جھڑپیں ہوتی رہی ہیں اور صیہونی حکومت، حملے کرکے اس ملک کو کمزور کرنے کی کوشش کرتی رہی ہے۔ اس تناظر میں غاصب صیہونی حکومت نے گذشتہ چند روز کے دوران دروزیوں کی حمایت کے بہانے کئی صوبوں میں عبوری حکومت کے افراد اور اس کی فورس پر حملے کئے۔ جبکہ صیہونی حکومت کی اس جارحیت کی عالمی سطح پر شدید مذمت کی جارہی ہے۔

المیادین چینل نے شام کی اعلی فتوی کونسل کے حوالے سے اعلان کیا کہ دین اسلام کے مسلمہ اصول میں سے ہے کہ صیہونی خائن دشمن کے ساتھ تعاون خیانت اور حرام ہے اور اسرائیل کی دشمنی ایک ثابت اور یقینی امر ہے۔ فتوی کونسل کا کہنا ہے کہ بچوں اور عورتوں کا قتل عام، کمزوروں اور عام شہریوں پر حملہ اور انہیں نقل مکانی پر مجبور کرنا قومی و مذہبی وابستگی سے ہٹکر بالکل حرام ہے۔ شام کے مذہبی ادارے نے اعلان کیا کہ ضرورت اس بات کی ہے کہ ایسے افراد جو دشمن سے جا ملتے ہیں اور وطن پرست افراد کے درمیان فرق کو محسوس کیا جائے جیسا کہ شامی شہریوں پر کسی بھی طرح کی جارحیت حرام ہے۔ فتوی کونسل کا کہنا ہے کہ حکومت کا فرض بنتا ہے کہ وہ بلا کسی تفریق کے تمام شہریوں کی حفاظت کرے، امن برقرار کرے، فتنہ و فساد روکے اور جارحین کو کنٹرول کرے اور اسی طرح متاثرہ افراد کے ساتھ تعاون کرے۔

### امریکہ کی ثالثی میں اسرائیل اور شام نے عارضی جنگ بندی پر اتفاق کیا

شام کے صوبے سویدا میں دروز اور بدوؤں کے درمیان جھڑپوں میں اسرائیل بھی فریق بن گیا جسکے بعد سے حالات مزید کشیدہ ہوگئے تھے۔ امریکہ کی ثالثی میں اسرائیل اور شام نے عارضی جنگ بندی پر اتفاق کیا ہے جو فی الحال 48 گھنٹے تک نافذ العمل ہے۔ اس جنگ بندی کی حمایت کرتے ہوئے اسرائیل نے مشروط طور پر شام کی سیکیورٹی فورسز کو سویدا میں داخلے کی اجازت دی ہے۔ سویدا میں جاری شدید جھڑپوں کے بعد شامی حکومت نے بھی نئی جنگ بندی کا اعلان کرتے ہوئے اندرونی سیکیورٹی فورسز کی تعیناتی شروع کر دی ہے۔ شام کی عبوری حکومت کا کہنا ہے کہ یہ اقدام شامیوں کی حفاظت اور قومی وحدت کو قائم رکھنے کیلئے کیا گیا ہے۔ یاد رہے سویدا میں گزشتہ ایک ہفتے سے دروز اور بدو جنگجوؤں کے درمیان جاری جھڑپوں میں سینکڑوں افراد ہلاک ہوچکے ہیں جب کہ 80 ہزار سے زائد گھر چھوڑ کر جاچکے۔

## سعودی عرب میں اجازت نامہ کے بغیر رہائش فراہم کرنے والی متعدد عمرہ کمپنیاں معطل

ریاض، (ایجنسیاں): سعودی عرب کی وزارتِ حج اور عمرہ نے قواعد کی خلاف ورزی اور معتمرین کو بہترین سہولیات فراہم نہ کرنے پر 7 ٹریول

کمپنیوں کے خلاف کارروائی کی ہے۔ عالمی خبر رساں ادارے کے مطابق سعودی وزارتِ حج و عمرہ نے ریگولیٹری کنٹرولز کی خلاف ورزیوں پر سات عمرہ کمپنیوں کو معطل کر دیا۔ ان کمپنیوں پر معتمرین کو وعدے کے برخلاف اور بغیر لائسنس والی رہائش گاہوں میں قیام کرانا کا الزام تھا۔ سعودی وزارت حج و عمرہ کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ 'اللہ کے مہمانوں' کو فراہم کردہ خدمات کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے کڑی نگرانی جاری رکھی جائیں گی۔ بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ عمرہ کمپنیوں کی ان خلاف ورزیوں کی نشاندہی نگرانی کے اس عمل کے دوران دیکھی گئیں۔ وزارت حج و عمرہ کے مطابق ان خلاف ورزیوں پر مقرر کردہ سزاؤں پر عمل درآمد کی تیاری میں مذکورہ کمپنیوں کے خلاف فوری قانونی اقدامات شروع کر دیے۔ سعودی وزارت حج و عمرہ کے بیان میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ سنگین خلاف ورزیاں ہیں جن سے حاجیوں کی حفاظت اور آرام متاثر ہوتا ہے۔ وزارت حج و عمرہ نے تمام عمرہ کمپنیوں اور اداروں کو متنبہ کیا ہے کہ ضوابط کی پاسداری کریں اور حکومتی ہدایات پر مکمل عمل کریں۔

# غزہ میں اسرائیلی فوج کی فائرنگ سے امداد کے منتظر 35 فلسطینی شہید

## جلد از جلد خوراک لوگوں تک نہ پہنچی تو موجودہ صورتحال قحط سے پیدا ہونے والی اجتماعی اموات کے بحران میں بدل جائے گی

غزہ، (ایجنسیاں): غزہ کے محکمہ شہری دفاع نے بتایا ہے کہ اسرائیلی فوج کی فائرنگ کے نتیجے میں امداد کے منتظر 35 فلسطینی جاں بحق ہوگئے، جن میں متعدد بچے اور ایک خواتین بھی شامل ہیں۔ یہ واقعہ جنوبی غزہ میں واقع خان یونس اور رفح کے مغربی علاقوں میں امدادی مراکز کے قریب پیش آیا۔ محکمہ شہری دفاع کے ترجمان محمود بصل نے تصدیق کی ہے کہ ہفتے کی صبح اسرائیلی فائرنگ سے مارے جانے والوں کی تعداد 35 ہو چکی ہے، جبکہ 100 سے زائد افراد زخمی بھی ہوئے ہیں۔ ایک روز قبل جمعہ کو بھی اسرائیلی فوج نے شمال مغربی رفح کے علاقے الشاکوش میں امریکی امدادی مرکز کے قریب امداد کے منتظر فلسطینیوں پر فائرنگ کی، جس کے نتیجے میں نو افراد جان سے گذر گئے۔ ترجمان محمود بصل نے مزید بتایا کہ ایک اور واقعے میں اسرائیلی فوج نے غزہ شہر کے جنوب میں تساریم کوریڈور کے قریب امدادی مرکز کے نزدیک موجود شہریوں کو نشانہ بنایا، جس میں ایک شہید اور 8 زخمی ہوئے۔ دوسری جانب، الاقصیٰ اسپتال میں ایمرجنسی روم شدید غذائی قلت کا شکار بچوں اور مریضوں سے بھرے ہوئے ہیں، ان کی آنکھیں دھنسی ہوئی ہیں اور جسم انتہائی کمزور ہیں۔ اسپتال ذرائع کا کہنا ہے کہ طبی عملہ نہایت محدود وسائل کے ساتھ کام کر رہا ہے، ان کا کہنا تھا کہ غزہ میں جو کچھ ہو رہا ہے یہ محض بھوک کا بحران نہیں، بلکہ محاصرے کے باعث انسانی جسم کا مکمل انہدام ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ جلد از جلد خوراک لوگوں تک نہ پہنچی تو یہ صورتحال قحط سے پیدا ہونے والی اجتماعی اموات کے بحران میں بدل جائے گی۔ لوگ بتا رہے ہیں کہ وہ کئی دنوں سے کچھ کھا نہیں پائے، مقامی مارکیٹوں میں خوراک ختم ہونا شروع ہوگئی اور اس وقت واحد ذریعہ غزہ ہیومینیٹرین فاؤنڈیشن کی دی جانے والی امداد ہے۔

# اسرائیل فلسطینیوں کا حوصلہ پست نہ کرسکا، جنگ زدہ ماحول میں سیکڑوں طلبہ امتحانات میں شریک

## ہموار انتظام کو یقینی بنانے کے لئے تمام ضروری تکنیکی تیاریاں مکمل کرلی گئی ہیں: وزارت تعلیم

غزہ، (ایجنسیاں): اکتوبر 2023 میں جنگ کے آغاز کے بعد غزہ میں پہلی بار سیکڑوں فلسطینی طلبہ یونیورسٹیوں میں داخلے کے لئے وزارت تعلیم کے زیر اہتمام امتحانات دے رہے ہیں۔ قطری نشریاتی ادارے الجزیرہ کی رپورٹ کے مطابق رواں ماہ کے شروع میں وزارت تعلیم نے امتحانات کے شیڈول کا اعلان کیا جو اکتوبر 2023 میں اسرائیل کی نسل کشی پرمنی جنگ شروع ہونے کے بعد پہلی بار ہے۔ وزارت تعلیم نے تصدیق کی کہ تقریباً 1500 طلبہ امتحانات دینے کے لئے رجسٹرڈ ہیں جو خصوصی سافٹ ویئر کا استعمال کرتے ہوئے منعقد کیے جائیں گے، ہموار انتظام کو یقینی بنانے کے لئے تمام ضروری تکنیکی تیاریاں مکمل کرلی گئی ہیں۔ روزانہ اسرائیلی بمباری کے پیش نظر کچھ طلبہ گھر بیٹھے آن لائن امتحان دے رہے ہیں۔ الجزیرہ کے صحافی طارق ابوعزوم نے دیر البلاح سے بتایا کہ فلسطینی طلبہ کیلیے یہ امتحان اعلی تعلیم، اسکالرشپس اور اسرائیلی ناکہ بندی سے آگے کے مستقبل کیلیے ایک اہم موقع ہے۔

طارق ابوعزوم نے بتایا کہ جنگی علاقے میں بھی جہاں کلاس روم، کتابیں اور انٹرنیٹ نہیں ہے وہاں طلبہ موجود ہیں، وہ اپنے آخری امتحان میں بیٹھے ہیں۔ جنگ شروع ہونے کے بعد غزہ میں بہت سے طلبہ کی تعلیم کا سلسلہ منقطع ہوگیا ہے اور ہفتے کے امتحان کے نتائج سے وہ یونیورسٹی میں اپنی تعلیم جاری رکھ سکیں گے۔ بہت سے لوگوں کو اب تک یونیورسٹی میں ہونا چاہیے تھا لیکن جنگ کی وجہ سے وہ ہائی اسکول میں رہے کیونکہ اسرائیلی حملوں نے غزہ کے تعلیمی نظام کے ساتھ ساتھ علاقے کے باقی شہری بنیادی ڈھانچے کو بھی تباہ کردیا ہے۔

# حماس کا دی ہیگ گروپ کے فیصلے کا خیر مقدم

## قابض اسرائیل کو عالمی سطح پر تنہا کرنے کا مطالبہ

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' نے "دی ہیگ گروپ برائے حمایتِ فلسطین" کی جانب سے جاری کردہ اُس فیصلے کا خیر مقدم کیا ہے، جو حالیہ دنوں کولمبیا کے دارالحکومت بوگوٹا میں ہونے والے اجلاس میں سامنے آیا۔ اس فیصلے میں قابض اسرائیل پر اسلحہ و گولہ بارود کی فراہمی پر پابندی عائد کرنے، اس کے ساتھ ہونے والے معاہدوں پر نظر ثانی کرنے اور غزہ میں ہونے والے انسانیت سوز جرائم کی بین الاقوامی سطح پر تحقیقات میں سہولت دینے جیسے اہم نکات شامل ہیں۔

حماس نے ہفتے کے روز جاری کردہ اپنے ایک بیان میں کہا کہ یہ اقدام دراصل عالمی ضمیر کی بیداری اور اس فاشسٹ صہیونی ریاست کے خلاف انسانیت کا بولتا ہوا اعلان ہے، جو فلسطینی عوام، خصوصاً غزہ کے نہتے شہریوں پر نسل کشی کی خونی مہم جاری رکھے ہوئے ہے۔

بیان میں مزید کہا گیا کہ غزہ پر مسلط کی گئی درندگی، قتل عام، ہسپتالوں، سکولوں اور پناہ گاہوں پر بمباری اور زندگی کی بنیادی سہولتوں کی بندش درحقیقت پوری انسانیت کے خلاف کھلی جارحیت ہے۔ ایسے میں دی ہیگ گروپ کا فیصلہ ایک امید کی کرن ہے، جسے عالمی سطح پر مزید قوت ملنی چاہیے۔

حماس نے تمام عالمی حکومتوں، انسانی حقوق کے اداروں اور اقوام متحدہ سے مطالبہ کیا کہ وہ قابض اسرائیل کو عالمی سطح پر تنہا کریں، اس کے مظالم کو بے نقاب کریں اور ایک وسیع بین الاقوامی محاذ تشکیل دے کر اس کے خلاف عملی اقدام اٹھائیں۔ اس موقع پر تحریک نے تاکید کی کہ جنگ بندی، محاصرہ ختم کرنے اور فلسطینی شہریوں پر ڈھائے جانے والے مظالم روکنے کے لیے مزید پابندیاں لگائی جائیں۔

# حماس کی غزہ میں بھوک اور پیاس کا ظالمانہ صہیونی جرم روکنے کے لیے عالم گیر احتجاج کی کال

غزہ: غزہ میں فلسطینی عوام پر مسلط قحط، پیاس اور وحشیانہ بمباری کے خلاف اسلامی تحریک 'حماس' نے پوری دنیا میں بیداری کی ایک پُرعزم اور ہمہ گیر لہر اٹھانے کی اپیل کی ہے۔ جماعت نے مطالبہ کیا ہے کہ آنے والا اتوار اور اس کے بعد کے دن دنیا بھر میں صہیونی جارحیت اور منظم بھوک پھیلانے کی پالیسی کے خلاف شدید عوامی ردعمل کے دن بنائے جائیں۔

حماس نے ہفتے کے روز اپنے ایک بیان میں عرب و مسلم امہ کے عوام، دنیا بھر کے آزاد ضمیر انسانوں اور عالمی برادری کے باشعور طبقوں سے پرزور مطالبہ کیا ہے کہ وہ مختلف انداز میں احتجاجی ریلیوں، عوامی مارچ، اور بھرپور یکجہتی کی سرگرمیوں کا اہتمام کریں تاکہ مظلوم اہل غزہ کو درندگی، قحط اور پیاس سے بچایا جاسکے۔

بیان میں اس امر پر زور دیا گیا کہ اب وقت آگیا ہے کہ دنیا کی زبانیں بولیں، عالمی فورمز پر ہر سطح پر دباؤ ڈالا جائے۔ سیاسی، سفارتی، پارلیمانی، لیبر یونینز کی صورت میں، یا طلبہ یونینز کے ذریعے ہو اور ہر ممکن ذریعہ اختیار کیا جائے تاکہ غزہ کا محاصرہ ختم ہو، صہیونی نسل کشی رُکے اور وحشیانہ حملے بند ہوں۔ حماس نے کہا کہ اتوار 20 جولائی اور اس کے بعد کے ایام دنیا بھر میں فلسطینیوں سے یکجہتی کے عالمگیر دن ہونے چاہئیں۔ ان میں دنیا کے ہر خطے سے آزاد لوگ شریک ہوں، تاکہ غزہ میں بچوں، عورتوں اور مریضوں پر ہونے والی صہیونی نسل کشی اور بھوک پھیلانے کی مجرمانہ پالیسی کو بے نقاب کیا جاسکے۔

بیان میں کہا گیا کہ عرب، اسلامی اور بین الاقوامی سطح پر تمام انسان دوست قوتوں کو ایک مؤثر اور متحد آواز بننا ہوگا تاکہ دو ملین سے زائد فلسطینیوں پر مسلط اس درندگی کو روکا جاسکے۔ حماس نے کہا کہ ہمیں متحد ہو کر آواز اٹھانا ہوگی تاکہ قابض اسرائیل کی فاشسٹ حکومت اور اس کے مجرم وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو کی جانب سے بین الاقوامی انسانی قوانین، معاہدات اور انسانی اقدار کی کھلی خلاف ورزیوں کو لگام دی جاسکے۔

# غزہ کی فریاد، انسانیت کے نام پر بھوک کا محاصرہ ختم کیا جائے

غزہ: غزہ کے سرکاری دفتر برائے اطلاعات نے عالمی ضمیر کو جھنجھوڑنے والا ایک فوری اور بے حد اہم پیغام جاری کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ غزہ کی طرف انسانی راہداریوں کو فوراً کھولا جائے، امداد کی سیاسی چالاکیوں کو ختم کیا جائے اور غزہ پر مسلط کیے گئے محاصرے کا فوری خاتمہ کیا جائے تاکہ اجتماعی بھوک کے اس انسانی المیے کو روکا جاسکے۔

یہ اپیل عالمی برادری، تمام ملکوں، اقوام متحدہ، بین الاقوامی اداروں، انسانی حقوق کے علمبرداروں اور دنیا بھر کی قانونی و سیاسی تنظیموں سے کی گئی ہے۔ غزہ گزشتہ 651 دنوں سے ایک بدترین انسانی المیے، اجتماعی بھوک اور نسل کشی کا شکار ہے۔ اس وحشیانہ محاصرے نے ایک پوری قوم کو زندہ درگور کرنے کی سازش کو عملی جامہ پہنایا ہے۔

دفتر نے اس بات پر زور دیا کہ فوری طور پر ایسے محفوظ اور مستقل انسانی راہداریاں قائم کی جائیں، جن پر عالمی سطح پر براہ راست نگرانی ہو تاکہ خوراک اور ادویات ہر متاثرہ علاقے تک پہنچائی جاسکیں، بغیر اس کے کہ قابض اسرائیل یا اس کے ساتھ ملی بھگت رکھنے والے عناصر راستے میں رکاوٹ بنیں۔

دفتر نے اس بات پر بھی سخت تنبیہ کی کہ انسانی امداد کو سیاسی ایجنڈوں سے الگ رکھا جائے، اور قابض اسرائیل یا کسی اور فریق کو یہ حق نہ دیا جائے کہ وہ فلسطینیوں کی بھوک پر سودے بازی کرے یا امداد کو روک کر مزید ظلم مسلط کرے۔

یہ واضح پیغام دیا گیا ہے کہ غزہ پر محاصرہ انسانیت کے خلاف کھلی جارحیت ہے، جسے کسی بھی صورت میں نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ دنیا کو اب اپنی خاموشی توڑنی ہوگی، کیونکہ خاموشی یہاں قاتل کے ساتھ کھڑے ہونے کے مترادف ہے۔ عالمی برادری پر زور دیا گیا ہے کہ وہ قابض اسرائیل پر دباؤ ڈالے تاکہ نسل کشی، بھوک، جبری ہجرت اور تباہی کی پالیسیوں کو روکا جاسکے۔ اس کے ساتھ ساتھ فوری طور پر اجتماعی بھوک کی اس مجرمانہ پالیسی کی آزادانہ بین الاقوامی تحقیقات کی جائیں اور اس جرم میں ملوث تمام افراد کو عالمی عدالتوں کے کٹہرے میں لایا جائے۔

# ٹرمپ نے جینیئس بل پر دستخط کردیے، امریکہ کرپٹوکرنسی کا دارالحکومت بن گیا

واشنگٹن (یو این آئی) کرپٹوکرنسی کی صنعت کے لیے ایک اہم موڑ پر، امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے "جینیئس ایکٹ' پر دستخط کیے ہیں جو کہ سٹیبل کوائنز کے لیے نئے اصول طے کر رہے ہیں۔ وائٹ ہاؤس نے ایک سرکاری بیان میں کہا" ، جمعہ، 18 جولائی، 2025 کو، صدر نے ایس۔ 1582، جینیئس ایکٹ پر دستخط کیے "، دو جماعتی حمایت سے، اس قانون سازی کا مقصد صارفین کے اعتماد کو بڑھانا اور کرپٹو مارکیٹ میں ایک رہنما کے طور پر امریکہ کی پوزیشن کو مستحکم کرنا ہے۔

یہ بل 308 کے مقابلے 122 ووٹوں سے منظور ہوا۔ اسے ڈیموکریٹک ارکان کے تقریباً نصف اور زیادہ تر ریپبلکنز نے حمایت کی۔ قانون کرپٹو کے حامیوں کے لیے ایک بڑی فتح ہے، جنہوں نے طویل عرصے سے اس طرح کے ریگولیٹری فریم ورک کو قانونی حیثیت دینے کے لیے لابنگ کی ہے۔

میڈیا رپورٹس کے مطابق مسٹر ٹرمپ نے جینیئس ایکٹ پر دستخط کر دیے۔ یہ ایک تاریخی بل ہے جو ادائیگی کے اسٹیبل کوائنز کے لیے ایک ریگولیٹری فریم ورک قائم کرتا ہے اور امریکی ڈیجیٹل کرنسی پالیسی میں ایک اہم موڑ ثابت ہوگا۔ صدر نے جمعہ کو ایک مخصوص قسم کی کرپٹو کرنسی کو نشانہ بناتے ہوئے نئے قواعد پر دستخط کیے، جو ایک ایسی صنعت کے لیے ایک اہم قدم ہے جس نے قانونی حیثیت اور سیاسی اثر و رسوخ حاصل کرنے کے لیے بہت زیادہ سرمایہ کاری کی ہے۔

نئے نافذ کردہ جینیئس ایکٹ میں قیمتوں کے اتار چڑھاو کو کم کرنے کے لیے امریکی ڈالر جیسے اثاثوں سے منسلک مستحکم کوائن ڈیجیٹل کرنسیوں کے لیے بنیادی اصول اور صارفین کے تحفظات مرتب کیے گئے ہیں۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کی رپورٹ کے مطابق، بل کو ایوان اور سینیٹ دونوں میں دوطرفہ حمایت حاصل ہوئی۔ یہ قانون سازی ڈالر کی حمایت یافتہ اسٹیبل کوائنز کو ریگولیٹ کرنے اور عالمی کرپٹو اکانومی میں امریکی پوزیشن کو مضبوط کرنے کے لیے بنائی گئی ہے۔ قانون کرپٹو کے حامیوں کے لیے ایک بڑی جیت ہے، جنہوں نے طویل عرصے سے اس طرح کے ریگولیٹری فریم ورک کو قانونی حیثیت دینے کے لیے لابنگ کی ہے۔ مسٹر ٹرمپ نے اس موقع پر کہا کہ "میں نے عہد کیا کہ ہم امریکی آزادی اور قیادت کو بحال کریں گے اور امریکہ کو دنیا کا کرپٹو دارالحکومت بنائیں گے۔" "جینیئس ایکٹ ایک واضح اور سادہ ریگولیٹری فریم ورک بناتا ہے تاکہ ڈالر کی مدد سے چلنے والے اسٹیبل کوائنز کی بے پناہ صلاحیت کو محسوس کیا جا سکے۔" کرپٹو انڈسٹری کے لیڈروں اور ریپبلکن قانون سازوں کے ساتھ جنہوں نے بل کو اسپانسر کیا، مسٹر ٹرمپ نے اس موقع کو امریکہ کی مالی اور تکنیکی غلبہ کی طرف واپسی کے لیے استعمال کیا۔ انہوں نے کہا کہ انہوں نے اس کا نام میرے نام پر رکھا ہے۔

# امریکی تجویز کے باوجود ہتھیار نہیں ڈالیں گے، ضرورت پڑنے پر اسرائیل کا مقابلہ کرنے کیلئے تیار ہیں: حزب اللہ

بیروت،(یو این آئی) لبنان کی اسلامی مزاحمتی تنظیم حزب اللہ نے غیر مسلح ہونے کے حوالے سے تجویز مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر مزاحمت نہ کی گئی تو اسرائیل آگے بڑھے گا۔عرب میڈیا کے مطابق حزب اللہ کے رہنما نعیم قسیم نے کہا ہے کہ ہم اسرائیل کے سامنے نہ تو ہتھیار ڈالیں گے ، نا ہی اسرائیل ہم سے ہتھیار چھین سکتا ہے۔ حزب اللہ رہنما کے بیان سے امریکی سفارتی کوششوں کو دھچکہ لگا ہے جو تھامس براک کی جانب سے لبنان اور اسرائیل میں جاری تھیں۔ترکیہ میں امریکی سفیر تھامس براک جو شام میں خصوصی نمائندے کی طور پر بھی خدمات انجام دے رہے ہیں انہوں نے حزب اللہ کے ردعمل سے قبل کہا تھا کہ وہ لبنان میں پیشرفت کے حوالے سے بے حد مطمئن ہیں۔مسٹر قاسم نے 'اسرائیلی جارحیت' اور امریکی حمایت یافتہ علاقائی دباؤ سے لبنان کو وجود کے خطرے کے بارے میں خبردار کرتے ہوئے کہا کہ اگر ضرورت پڑی تو ان کی تنظیم اسرائیل کا فوجی مقابلہ کرنے کیلئے پوری طرح تیار ہے۔انہوں نے یہ ریمارکس جمعہ کے روز حزب اللہ کے شہید کمانڈر علی عبدالمنعم کراکی (ابو الفضل) کی یاد میں منعقدہ ایک یادگاری تقریب کے دوران کہے جو 2024 میں اسرائیلی حملے میں شہید ہوگئے تھے۔قاسم نے مقامی ٹی وی چینل المنار کے حوالے سے کہا کہ ہم دفاعی تصادم کے لیے تیار ہیں، اگر اسرائیل سرحد پار کرتا ہے اور جارحیت اس

مقام تک پہنچ جاتی ہے جہاں دفاع ضروری ہے، تو ہم فتح یا شہادت کیلئے تیار ہیں۔قاسم کا مزید کہنا تھا کہ اسرائیل کے لیے کسی خطرے کے تحت ہتھیار ڈالنے یا اپنے ہتھیار حوالے کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔حزب اللہ کا ردعمل ایک ایسے وقت میں آیا ہے جب قاسم نے لبنان کی جغرافیائی سیاسی حقیقت کو از سر نو تشکیل دینے کی کوششوں میں شدت کا ذکر کیا ہے۔

## حماس کی تمام یرغمالی رہا کرنے کی پیشکش کی، اسرائیل مذاکرات سے ہٹا تو طویل جنگ کیلیے تیار ہیں

غزہ،(یو این آئی) حماس کے عسکری ونگ القسام بریگیڈ کے ترجمان ابوعبیدہ نے کہا ہے کہ تمام یرغمالیوں کی رہائی پر مبنی جنگ بندی کی پیشکش کئی بار اسرائیل نے مسترد کی اگر اب بھی وہ مذاکرات سے پیچھا ہٹا تو ہم طویل جنگ کے لیے تیار ہیں۔6 مارچ کے بعد اپنے پہلے ویڈیو پیغام میں ترجمان نے کہا کہ فلسطینی گروپ نے بار بار ایک جامع جنگ بندی معاہدے کو انجام دینے کے لیے تمام اسیروں کو ایک ساتھ رہا کرنے کی پیشکش کی لیکن اسرائیل نے اس تجویز کو مسترد کر دیا۔ابو عبیدہ نے کہا کہ گروپ مستقبل میں عبوری جنگ بندی پر راضی نہیں ہوگا اگر جنگ بندی کا معاہدہ نہ ہوا تو طویل جنگ لڑنے کے لیے تیار ہیں۔ان کے تبصرے اس وقت سامنے آئے ہیں جب قطر میں بالواسطہ بات چیت دوبارہ شروع ہوئی ہے لیکن کوئی پیش رفت نہیں ہوئی۔

## حماس کیساتھ معاہدہ کرو؛ تل ابیب میں وزیراعظم سے مظاہرین کا مطالبہ

### 'نیتن یاہو عوامی عزم پسپا ہونے کا باعث بنے ہوئے ہیں جبکہ سارے قیدیوں کو رہا کرایا جانا چاہیے'

تل ابیب،(ایجنسیاں):مقبوضہ فلسطین میں اسرائیلیوں نے تل ابیب کے ایکسپریس وے کے ایک حصے کو بند کرتے ہوئے صیہونی کابینہ سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ صیہونی قیدیوں کو رہا کرانے کیلئے فلسطین کی تحریک حماس کے ساتھ معاہدہ طے کرے۔تل ابیب میں مظاہرے کے شرکاء نے اپنے ہاتھوں میں ایک بینر بھی

اٹھا رکھا تھا جس پر لکھا ہوا تھا کہ نیتن یاہو عوامی عزم پسپا ہونے کا باعث بنے ہوئے ہیں جبکہ سارے قیدیوں کو رہا کرایا جانا چاہیے۔نیتن یاہو کے مخالفین اور صیہونی قیدیوں کے اہل خانہ و لواحقین کا خیال ہے کہ نیتن یاہو وزیراعظم کی حیثیت سے اس بات کو فوقیت دے رہے ہیں کہ بہت ہی معمولی سطح کے سمجھوتے کے تحت مخالفین کی آواز دبا دی جائے اور غزہ کے خلاف جنگ و جارحیت کا سلسلہ جاری بھی رکھا جائے۔مقبوضہ فلسطین میں ہونے والے تازہ سروے نتائج سے پتہ چلتا ہے کہ بیشتر صیہونی، قیدیوں کی رہائی کے سمجھوتے کے حق میں ہیں خواہ اس کے نتیجے میں جنگ بندی کیوں نہ کرنا پڑے۔مخالفین نے ایسے بینر بھی اٹھا رکھے تھے جن پر امریکی صدر ٹرمپ سے بھی مطالبہ کیا گیا تھا کہ وہ غزہ میں قید صیہونیوں کو جہنم سے باہر نکالنے میں مدد کریں۔ان مظاہرین نے غزہ میں قید صیہونیوں کی تصاویر بھی اٹھا رکھی تھیں۔

## امریکہ میں لاس اینجلس کے پولیس ٹریننگ سینٹر میں زوردار دھماکہ، کم ازکم 3 اہلکار ہلاک

### بم اسکواڈ اہلکاروں کے ذریعہ دھماکہ خیز مواد کی منتقلی کے دوران ہوا ہولناک واقعہ، دھماکے کی نوعیت اور اس کے اسباب جاننے کی کوششیں جاری: اٹارنی جنرل

واشنگٹن،(ایجنسیاں):امریکی ریاست کیلیفورنیا کے شہر لاس اینجلس میں واقع پولیس ٹریننگ سینٹر میں ہونے والے دھماکے میں کم ازکم تین اہلکار ہلاک ہوگئے۔عالمی خبررساں ادارے کے مطابق لاس اینجلس کاؤنٹی شیرف کے بیسکالوز ٹریننگ سینٹر میں پیش آنے والے اس واقعے کی تصدیق امریکی اٹارنی جنرل پام بونڈی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر کی۔انھوں نے کہا کہ یہ ایک ہولناک واقعہ معلوم ہوتا ہے جس میں قانون نافذ کرنے والے ادارے کے کم ازکم تین افراد جان کی بازی ہار گئے۔تحقیقات جاری ہیں اور مزید معلومات حاصل کی جارہی ہیں۔مقامی اخبار 'ایل اے ٹائمز' کے مطابق ذرائع نے نام نہ ظاہر کرنے کی شرط پر بتایا کہ دھماکہ اس وقت ہوا جب ٹریننگ سینٹر کے بم اسکواڈ کے اہلکار دھماکہ خیز مواد منتقل کررہے تھے۔دھماکے کے بعد متاثرہ علاقے کو سیل کردیا گیا جبکہ مقامی اور وفاقی ایجنسیاں جائے وقوعہ پر موجود ہیں اور دھماکے کی نوعیت اور اس کے اسباب جاننے کی کوششیں جاری ہیں۔

## لاس اینجلس میں تیز رفتار گاڑی ہجوم پر چڑھ دوڑی، بڑے پیمانے پر ہلاکتوں کا خدشہ

لاس اینجلس کے علاقے ایسٹ ہالی وڈ کے سانتا مونیکا بلیوارڈ پر ایک گاڑی اچانک ہجوم پر چڑھ دوڑی۔متعدد ایمبولینسوں کو جائے حادثہ پر دیکھا گیا ہے۔ابتدائی معلومات کے مطابق حادثہ ایسٹ ہالی وڈ کے مصروف علاقے سانتا مونیکا بلیوارڈ پر پیش آیا، جو عام طور پر پیدل چلنے والوں، دکانوں اور کیفے سے بھرا ہوتا ہے۔پولیس اور فائر ڈیپارٹمنٹ کے اہلکاروں کا کہنا ہے کہ ابھی صرف ابتدائی معلومات ہی دے سکتے ہیں۔شہر کی انتظامیہ نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ علاقے سے دور رہیں اور افواہوں پر یقین نہ کریں۔پولیس نے موقع پر پہنچ کر علاقے کو گھیرے میں لے لیا۔ابھی واضح نہیں کہ یہ واقعہ محض ایک حادثہ تھا یا دہشت گردی کا عنصر شامل ہے۔تحقیقات جاری ہیں۔لاس اینجلس فائر ڈیپارٹمنٹ نے بتایا اس حادثے میں 30 سے زائد افراد زخمی ہوئے ہیں جن میں کم ازکم 8 کی حالت تشویشناک ہے۔زخمیوں میں سے 4 کو انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں رکھا گیا ہے۔

## ٹرمپ کے حکم پر ہم جنس پرستوں کو حاصل صحت کی سہولت بند

واشنگٹن،(ایجنسی) صدر ٹرمپ کے حکم پر امریکہ میں ذہنی صحت اور خودکشی سے بچاؤ کیلئے

قائم ہاٹ لائن نمبر 988 سے ہم جنس پرستوں کیلئے مخصوص آپشن کا خاتمہ کردیا گیا۔امریکی میڈیا کے مطابق خودکشی سے بچاؤ کیلئے اب ہیلپ لائن پر کال کرنے والوں کے پاس جنس کی شناخت کیلئے صرف مرد اور خاتون کا آپشن ہے۔تیسرا آپشن ختم کردیا گیا۔اس تیسرے آپشن کو منتخب کرنے والوں کو ایسے ماہر رضاکاروں سے بات کرنے کا موقع ملتا تھا رابطہ کرتے تھے جو خاص طور پر ہم جنس پرستوں کی ضروریات کو سمجھتے تھے۔جسکے باعث وہ ذہنی امراض میں مبتلا اور خودکشی کے در پر ہم جنس پرستوں کو زندگی کی طرف لوٹ آنے کیلئے مائل کرسکتے تھے۔یہ فیصلہ ٹرمپ انتظامیہ کے تحت محکمہ صحت وانسانی خدمات (ایچ ایچ ایس) کے ذیلی ادارے کی جانب سے کیا گیا جس نے گزشتہ ماہ اعلان کیا تھا کہ فنڈنگ کے اختتام کے باعث یہ خصوصی سروس بند کی جارہی ہیں۔اس پروجیکٹ کے تحت معاون ہاٹ لائن 988 جولائی 2022 میں شروع ہوئی تھیں جس میں ہم جنس پرست نوجوانوں کیلئے الگ سروس شامل کی گئی تھی۔

## 'فوجیوں کی مائیں دو سالوں سے نہیں سوئیں'! اسرائیلی فوجیوں کی دل شکستہ ماؤں نے جنگ کا خاتمہ کیلئے چھیڑی تحریک

### زمین پر لڑائی بڑی حد تک کم ہوچکی ہے اور فوجی اب دیسی ساختہ دھماکہ خیز مواد اور 'آپریشنل غلطیوں' کے ہاتھوں ہلاک ہورہے ہیں: آیلیٹ

تل ابیب،( ایجنسیاں):اسرائیل میں 'مائیں محاذ پر تحریک' کی بنیاد رکھنے والی ایک وکیل آیلیت ہشاخر سیدوف نے کہا کہ "ہم فوجیوں کی مائیں دو سالوں سے نہیں سوئیں" ایک 48 سالہ ماں سیدوف جن کے تین بچوں میں اس وقت فوج میں خدمات انجام دینے والا ایک سپاہی بھی شامل ہے، نے کہا کہ ان کی تحریک نے غزہ جنگ روکنے کے مطالبے کیلئے حاضر فوجیوں، بھرتیوں اور ارکانِ مخصوصہ کی تقریباً 70 ہزار ماؤں کو مجتمع کیا ہے۔ان ماؤں نے اپنی زندگیاں ایک ایسی جنگ روکنے پر مرکوز کردی ہیں جس کے بارے میں بہت سے اسرائیلی بہت زیادہ محسوس کر رہے ہیں کہ یہ جاری رہے گی حالانکہ جنگ بندی معاہدہ اب بھی باقی ہے۔مدرز آن دا فرنٹ تحریک کا اہم ترین مطالبہ یہ ہے کہ ہر کوئی فوج میں خدمات انجام دے جیسا کہ اسرائیلی قانون کہتا ہے۔یہ درخواست آج خاص طور پر ضروری ہے کیونکہ الٹرا آرتھوڈوکس یہودیوں کے لئے مستثنیٰ کا مسودہ اسرائیلی معاشرے میں ایک اختلافی مسئلہ بن گیا ہے اور فوج کو حماس کے خلاف اپنی 21 ماہ کی لڑائی میں افرادی قوت کی کمی کا سامنا ہے۔جنگ جاری رہنے کے ساتھ ساتھ سیدوف کو اس بات کی تشویش بڑھ گئی ہے کہ اسرائیل کو تنازع کے طویل مدتی اثرات کا سامنا کرنا ہوگا۔انہوں نے کہا کہ ہم 20 سال کے بچوں کو مکمل طور پر غائب دماغ، دل شکن، درماندہ اور نفسیاتی زخموں کے ساتھ واپس آتے دیکھ رہے ہیں جن کا علاج معاشرہ نہیں جانتا۔وہ ہماری سڑکوں پر ٹک ٹک کرتے ٹائم بموں کی طرح ہیں جو تشدد اور غصے کے دوروں سے پھٹ سکتے ہیں۔فوج کے مطابق

غزہ میں گذشتہ ماہ کے دوران 23 اور اکتوبر 2023 میں زمینی کارروائی کے آغاز سے اب تک 450 سے زائد اسرائیلی فوجی ہلاک ہو چکے ہیں۔سیدوف نے فوج پر فوجیوں کی زندگیوں کو نظر انداز کرنے کا الزام لگایا۔انہوں نے کہا کہ زمین پر لڑائی بڑی حد تک کم ہو چکی ہے اور فوجی اب دیسی ساختہ دھماکہ خیز مواد اور 'آپریشنل غلطیوں' کے ہاتھوں ہلاک ہو رہے ہیں۔انہوں نے تلخی سے پوچھا کہ تو وہ انہیں کہاں بھیج رہے ہیں؟ صرف شوٹنگ رینج میں نشانہ بننے کیلئے؟۔گذشتہ مہینوں کے دوران سیدوف نے اسرائیل کی پارلیمنٹ میں بلکہ سڑکوں پر بھی اپنی مہم چلائی ہے۔اپنی کار کا بوٹ کھول کر انہوں نے فخر سے احتجاج کے لیے پوسٹرز، پلے کارڈز اور میگا فونز کا ذخیرہ دکھایا۔ایک پوسٹر میں لکھا ہے، فوجی گرتے ہیں جبکہ حکومت کھڑی ہوتی ہے۔انہوں نے یہ مؤقف برقرار رکھا کہ ان کی مہم کا کوئی سیاسی جھکاؤ نہیں ہے۔انہوں نے مضبوطی سے کہا کہ 2025 کی مائیں مضبوط ہیں، ہم کسی سے نہیں ڈرتیں، نہ جرنیلوں، نہ ربیوں اور نہ سیاست دانوں سے۔سیدوف کا گروپ ماؤں کی واحد تحریک نہیں ہے جو جنگ کے خاتمے کا مطالبہ کرتی ہے۔ملٹری چیف آف اسٹاف ایال زمیر کے گھر کے باہر ایک صبح چار خواتین اپنے بچوں کے بہتر تحفظ کا مطالبہ کرنے کیلئے جمع ہوگئیں۔ایک ڈاکٹر اور دو فوجیوں کی ماں روتیم۔شیوان ہوفمین نے کہا کہ ہم یہاں اپنے بیٹوں کی زندگیوں کی حفاظت کیلئے ان سے کہنے آئی ہیں جو ہم نے ان کے سپرد کیے ہیں۔فوجی فیصلوں کی ذمہ داری لیں اور سیاست دانوں کو ہمارے بچوں کی زندگیوں کو سیاسی مقاصد کیلئے استعمال نہ کرنے دیں جس سے وہ غیر ضروری خطرے کا شکار ہو جائیں۔ہوفمین 'Awakened Mother' یا 'Ima Era' نامی تحریک کی رہنماؤں میں سے ایک ہیں جس کا نصب العین ہے: ہمارے پاس اہداف کے بغیر جنگوں کیلئے بچے نہیں ہیں۔انہوں نے بتایا کہ اب کئی مہینوں سے ہم محسوس کر رہے ہیں کہ یہ جنگ ختم ہو جانی چاہیے تھی۔مہینوں کی لڑائی اور پیش رفت جو سفارتی عمل کی شکل اختیار نہیں کر سکی، کے بعد جنگ روکنے، قیدیوں کو واپس لانے، غزہ سے فوج کے انخلاء یا کوئی معاہدہ طے کرنے کے لیے کچھ نہیں کیا گیا۔

## اوباما حکام نے روسی مداخلت کے بارے میں غلط علومات پھیلائیں: گبارڈ

واشنگٹن(یو این آئی/شنھوا) امریکی نیشنل انٹیلی جنس ڈائریکٹر تلسی گبارڈ نے ہفتہ کو ایک رپورٹ جاری کی جس میں الزام لگایا گیا ہے کہ اوباما انتظامیہ کے اہلکاروں نے 2016 کے انتخابات میں روسی مداخلت سے متعلق انٹیلی جنس معلومات پھیلائیں۔ایک بیان میں، تلسی گبارڈ نے دعویٰ کیا کہ سابق اہلکار بغاوت کی سازش میں ملوث تھے۔انہوں نے کہا کہ اس کا دفتر ممکنہ مجرمانہ حوالوں کے لیے امریکی محکمہ انصاف (ڈی او جی) کو ثبوت جمع کرا رہا ہے۔امریکی نیشنل انٹیلی جنس ڈائریکٹر (ڈی این آئی) کے دفتر نے جمعہ کے روز انکشاف کیا کہ اوباما انتظامیہ نے 2016 کے انتخابات میں مبینہ روسی مداخلت کا مقدمہ بنایا، باوجود اس کے کہ انٹیلی جنس رپورٹس بار بار اس کے برعکس اشارہ کرتی رہیں۔

جمعہ کو ایک بیان میں، دفتر نے کہا کہ محترمہ گبارڈ نے "کافی ثبوت" کا انکشاف کیا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ کس طرح اس وقت کے صدر اوباما اور ان کی قومی سلامتی کابینہ کے ارکان نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی ہیلری کلنٹن کے خلاف 2016 کے انتخابات میں کامیابی کے بعد انٹیلی جنس کو تیار کیا اور سیاست کی۔ڈی این آئی نے پایا کہ روسی انتخابی مداخلت کے بارے میں انٹیلی جنس کمیونٹی (آئی سی) کا جائزہ، 6 جنوری 2017 کو جاری کیا گیا، آئی سی کی طرف سے پچھلے چھ مہینوں کے دوران کیے گئے جائزوں سے مطابقت نہیں رکھتا تھا، بشمول انتخابات سے پہلے کیے گئے تھے۔

بیان میں یہ اشارہ بھی دیا گیا کہ اوباما انتظامیہ نے 9 دسمبر 2016 کو قومی سلامتی کونسل کے اجلاس کے بعد روسی مداخلت کے بیانیے کو آگے بڑھانے کا فیصلہ کیا۔جمعہ کو جاری ہونے والے بیان میں کہا گیا کہ اجلاس کے بعد اوباما حکام نے واشنگٹن پوسٹ سمیت میڈیا اداروں کو ایک گمراہ کن بیان لیک کیا کہ "روس نے سائبر کے ذریعے انتخابی نتائج میں مداخلت کرنے کی کوشش کی، اگرچہ اس کا اثر فعال طور پر نہیں ہوا"۔

ڈی این آئی نے بیان میں یہ نتیجہ اخذ کیا کہ جنوری 2017 کا نیا آئی سی تشخیص، بشمول سٹیل ڈوزیئر، ٹرمپ کے خلاف ایک سمیر مہم کے حصے کے طور پر غلط معلومات پر مبنی تھا۔اس کے نتیجے میں سیاسی تحقیقات اور گرفتاریاں ہوئیں اور امریکہ اور روس کے درمیان کشیدگی میں اضافہ ہوا۔گزشتہ ہفتے، فاکس نیوز نے کہا تھا کہ سابق سی آئی اے ڈائریکٹر جان برینن اور مورین کومی کے والد جیمز 2016 کے امریکی صدارتی انتخابات میں روس کی مبینہ مداخلت، بشمول کانگریس کو مبینہ طور پر جھوٹے بیانات دینے سے متعلق ممکنہ ہیرا پھیری کے لیے مجرمانہ تحقیقات کے تحت ہیں۔قابل ذکر ہے کہ 2016 کے صدارتی انتخابات کے بعد، امریکی حکام نے سابق برطانوی انٹیلی جنس افسر کرسٹوفر اسٹیل کے ایک ڈوزیئر پر انحصار کرتے ہوئے، ٹرمپ اور روس کے درمیان مبینہ ملی بھگت کے دعووں کی تحقیقات کیں لیکن بالآخر وہ اسے ثابت کرنے میں ناکام رہے۔روس کئی بار امریکی انتخابات میں مداخلت سمیت دیگر معاملات کے امریکی الزامات کی تردید کرتا رہا ہے۔

# فلسطینی مزاحمت غزہ میں دشمن کو تھکا دینے والی طویل جنگ لڑ رہی ہے: القسام

غزہ:اسلامی تحریک مزاحمت حماس کے عسکری ونگ عزالدین القسام بریگیڈز کے ترجمان ابوعبیدہ نے ایک اہم بیان میں صیہونی جارحیت، فلسطینی مزاحمت، اور خطے کی موجودہ صورتِ حال پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ غزہ میں فلسطینی مزاحمتی قوتیں قابض صیہونی دشمن کے خلاف طویل اور تھکا دینے والی جنگ لڑ رہی ہیں۔

چار ماہ کی وحشیانہ جارحیت:ابوعبیدہ نے واضح کیا کہ آج چار ماہ مکمل ہو چکے ہیں جب صیہونی دشمن نے جنوری میں مزاحمت کے ساتھ طے شدہ معاہدے کی خلاف ورزی کی، ثالثوں اور دنیا کو دھوکہ دیا اور اپنی نام نہاد فتح کے سراب میں دوبارہ سے غزہ پر نازی طرز کی جارحیت مسلط کی۔

شہریوں اور بچوں کو نشانہ بنانے کا تسلسل:انہوں نے کہا کہ دشمن نے ان چار مہینوں میں اپنی درندگی کا نشانہ صرف عام شہریوں اور بچوں کو بنایا اور منظم طور پر رہائشی علاقوں، محلّوں اور شہروں کو ملبے کا ڈھیر بنا دیا۔یہ حملہ صرف زمین پر نہیں، بلکہ انسانیت پر حملہ ہے۔

اکیس ماہ کی استقامت:ابوعبیدہ نے فلسطینی عوام اور مجاہدین کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ 21 مہینے پہاڑوں جیسے عزم اور انبیاء جیسے صبر کا استعارہ بن چکے ہیں۔قوم نے بے مثال قربانیاں دے کر مزاحمت کی تاریخ رقم کی ہے۔

عرب اور مسلم دنیا کا افسوسناک کردار:انہوں نے کہا کہ اس دوران قابض صیہونیوں کو صرف رسوائی اور شرمندگی نصیب ہوئی، جبکہ بہت سے عرب اور مسلمان حکمرانوں نے شرمناک طور پر خاموشی اختیار کی، البتہ چند سچے مجاہد، مظلوم اقوام اور دنیا کے انصاف پسند انسان ہمیشہ فلسطین کے ساتھ کھڑے رہے۔

عربات جدعون ایک فریب پر مبنی مہم:ابوعبیدہ نے دشمن کی حالیہ فوجی کارروائی "عربات جدعون" کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ یہ توراتی اساطیر کا سہارا لے کر اپنی نسلی اور نازی سوچ کو تقدس کا رنگ دینے کی ناکام کوشش ہے۔انہوں نے کہا کہ یہ جنگ صرف ناپاک عزائم رکھنے والی کمزور اور بزدل فوج کی طرف سے معصوموں کے خلاف انتقامی کارروائی ہے۔

عربات جدعون" کے مقابل "حجار داوود" کی حکمتِ عملی

ابوعبیدہ نے بتایا کہ ہم نے صیہونی دشمن کی نام نہاد فوجی کارروائی عربات جدعون" کا مقابلہ اللہ کے بھروسے پر "حجار داوود" جیسی مؤثر اور ایمان افروز کارروائیوں سے کیا۔یہ حکمتِ عملی حضرت داوودؑ اور جالوت کے معرکے سے الہام لے کر ترتیب دی گئی، جس میں اللہ کی مدد اور نصرت نے مجاہدین کو کامیاب بنایا۔ہر حملے میں وہ اللہ کا یہ وعدہ دہراتے رہے:"وما رمیت اذ رمیت ولٰکن اللہ رمیٰ"۔

اتحادِ مزاحمت القسام اور سرایا القدس کا مشترکہ محاذ:

انہوں نے کہا کہ القسام کے مجاہدین اپنے دیگر مزاحمتی بھائیوں، خصوصاً سرایا القدس کے ساتھ مل کر دشمن کا سامنا کر رہے ہیں۔یہ ایک غیر متوازن جنگ ہے، مگر ایمان، حوصلے اور اللہ کی مدد سے مزاحمت مضبوط تر ہو رہی ہے۔

دشمن کو بھاری جانی و نفسیاتی نقصان:ابوعبیدہ نے کہا کہ ان مہینوں کے دوران مجاہدین نے دشمن کے سینکڑوں فوجیوں کو ہلاک و زخمی کیا، اور ہزاروں صیہونی فوجی شدید نفسیاتی مسائل کا شکار ہوئے۔خودکشیوں کی تعداد میں اضافہ دشمن پر پڑنے والے دباؤ کی واضح علامت ہے۔

نئی عسکری حکمتِ عملی اور تخریبی کارروائیاں:انہوں نے بتایا کہ القسام کے مجاہدین نے جنگ سے حاصل کردہ تجربات کی بنیاد پر نئی اور منفرد عسکری حکمتِ عملیاں اپنائیں، جن میں دشمن کی گاڑیوں پر براہِ راست حملے، گھات لگا کر فائرنگ، بموں سے نشانہ بنانا، سرنگوں کی تباہی، اور دشمن کے کیمپوں پر حملے شامل ہیں۔ قناص کارروائیاں، بارودی سرنگیں، اور قریبی ٹکراؤ بھی مسلسل جاری ہیں۔

خانیونس کی دلیرانہ کارروائی صفر فاصلہ پر ٹکراؤ:ابوعبیدہ نے خانیونس میں ہونے والی شاندار کارروائی کا ذکر کیا، جہاں القسام کے مجاہدین نے دشمن کی فوجی گاڑیوں پر چڑھائی کی، ان میں سوار صیہونی فوجیوں کو صفر فاصلے سے نشانہ بنایا، ان کے ہتھیار ضبط کیے اور ان مجرموں کو انجام تک پہنچایا جنہوں نے عام شہریوں کے گھروں کو مسمار کیا تھا۔

صیہونی فوجیوں کو قیدی بنانے کی کوششیں:ابوعبیدہ نے انکشاف کیا کہ حالیہ ہفتوں میں القسام کے مجاہدین نے دشمن کے فوجیوں کو قیدی بنانے کی کئی کارروائیاں کیں، جن میں بعض کامیابی کے قریب پہنچ چکی تھیں۔ تاہم اللہ کی مشیت کے بعد ان کارروائیوں کی ناکامی کی ایک بڑی وجہ خود صیہونی فوج کی جانب سے اپنے مشکوک حالت میں آئے فوجیوں پر اجتماعی فائرنگ کر دینا تھا تا کہ انہیں مجاہدین کے ہاتھ نہ لگنے دیا جائے۔

مزاحمت کا جغرافیائی پھیلاؤ:انہوں نے کہا کہ مجاہدین کی کارروائیاں شمالی بیت حانون، جبالیا اور غزہ کے محلہ التفاح، الشجاعیہ، اور الزیتون سے ہوتے ہوئے خانیونس اور رفح تک پھیل چکی ہیں۔ابوعبیدہ نے کہا کہ آج غزہ کی مزاحمت پوری دنیا کے لیے ایک عظیم ترین عسکری درسگاہ بن چکی ہے، جو ایک مظلوم قوم کی اپنے قابض دشمن کے خلاف مثالی جدوجہد کی علامت ہے۔

مزاحمت کی طویل جنگی تیاری:ابوعبیدہ نے اعلان کیا کہ 21 ماہ گزرنے کے بعد بھی القسام بریگیڈ اور دیگر مزاحمتی دھڑے مکمل تیاری کے ساتھ میدان میں موجود ہیں، اور طویل المیعاد استنزافی جنگ کے لیے پرعزم ہیں، چاہے دشمن جو بھی منصوبے اور طریقے اپنائے۔انہوں نے کہا کہ مجاہدین نے ایک دوسرے سے ثبات، استقامت، اور شہادت یا فتح کی بیعت کر رکھی ہے۔

یہ جنگ ہمارا دینی، اخلاقی اور قومی فریضہ ہے:انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ صیہونی دشمن کے خلاف جنگ محض ردعمل نہیں بلکہ ایک اصولی، دینی اور قومی فریضہ ہے، جس سے پیچھے ہٹنے کا کوئی راستہ نہیں۔ابوعبیدہ نے کہا کہ ہم زمین کے پتھروں سے بھی لڑیں گے، اور اپنے ایمان اور جذبے سے ہر ممکن معجزہ برپا کریں گے، جیسا کہ ماضی میں قلیل وسائل سے بڑی فتوحات حاصل کی گئی ہیں۔

القسام کی موجودہ حکمتِ عملی:ابوعبیدہ نے واضح کیا کہ القسام کی موجودہ عسکری حکمتِ عملی تین نکات پر مبنی ہے:

صیہونی فوج پر مہلک اور مرکوز حملے:صیہونی فوجیوں کو قیدی بنانے کی کارروائیاں پیغام واضح ہے:

القسام بریگیڈ کی جنگی قیادت دشمن کے خلاف سخت مزاحمت، جانی نقصان، اور نفسیاتی دباؤ ڈالنے کے لیے پوری طرح مستعد ہے اور یہ مزاحمت اس وقت تک جاری رہے گی جب تک یا تو فتح نصیب ہو یا شہادت۔

دشمن کے لیے جنازے تیار رکھو:ابوعبیدہ نے خبردار کیا کہ اگر صیہونی حکومت نے نسل کشی کی اس جنگ کو جاری رکھنے کا فیصلہ کیا، تو اسے اپنے فوجیوں اور افسران کی لاشیں اٹھانے کے لیے تیار رہنا ہوگا۔انہوں نے کہا کہ "نہ ان کی ٹینک انہیں بچا سکیں گے، نہ قلعے۔ موت کی وہ آگ جو اہل ایمان کے ہاتھوں تیار ہوئی اور اللہ کے حکم سے برس رہی ہے، ان کا تعاقب کرے گی"۔

مجاہدین کی قربانیوں پر فخر، لیکن امت کی بے حسی پر غم:انہوں نے کہا کہ ہمیں اپنے مجاہدین کی استقامت اور قربانیوں پر فخر ہے، مگر ہم اس حقیقت سے بھی بخوبی واقف ہیں کہ ہماری مظلوم اور زخمی قوم کس قدر کرب سے گزر رہی ہے۔ابوعبیدہ نے امت مسلمہ کو یاد دلایا کہ "ہم اپنا فرض ادا کر رہے ہیں، لیکن دو ارب مسلمانوں کی یہ امت اپنے فرض سے غافل ہے، جس کا حساب اللہ کے ہاں ہوگا"۔

دشمن کو عالمی طاقتوں کی حمایت، امت کے حکمران صرف تماشائی:ابوعبیدہ نے کہا کہ دشمن کو مسلسل اسلحہ اور گولہ بارود فراہم کرنے والی عالمی طاقتیں اسے سہارا دے رہی ہیں، جب کہ مسلم دنیا کی حکومتیں اور ادارے صرف تماشائی بنے ہوئے ہیں۔"جب کہ ہمارے لوگ بھوک سے مر رہے ہیں، پیاس سے بلک رہے ہیں اور دوا تک کو ترس رہے ہیں"۔

امتِ مسلمہ کے حکمرانوں کو کڑی تنبیہ:انہوں نے عرب و اسلامی دنیا کی قیادت، علماء، جماعتوں اور اشرافیہ کو مخاطب کرتے ہوئے سخت الفاظ میں کہا:تم ہمارے، یتیموں، بیواؤں، زخمیوں، مہاجرین اور شہداء کے خون کے مجرم ہو۔تم پر ہزاروں شہداء کا خون قرض ہے۔ قیامت کے دن تم اللہ کے سامنے ہمارے مخالفین میں شامل ہوگے"۔

خاموشی، گناہ میں شراکت ہے:ابوعبیدہ نے واضح کیا کہ "یہ نازی صیہونی دشمن تم سب کی نظروں کے سامنے نسل کشی کر رہا ہے، کیونکہ اسے یقین ہے کہ کوئی اسے روکنے والا نہیں۔ہم کسی کو بھی اس خونِ ناحق سے بری نہیں سمجھتے ہر شخص، ہر رہنما، ہر ادارہ جو کچھ کر سکتا ہے لیکن خاموش ہے، وہ اس جرم میں شریک ہے"۔

دشمن کی حقیقت: بزدل مگر ہماری کمزوری سے فائدہ اٹھانے والا:ابوعبیدہ نے کہا:"خدا کی قسم، ہم دیکھ رہے ہیں کہ کس طرح دشمن ہماری امت کی توہین کر رہا ہے، اس کی حرمت پامال کر رہا ہے۔ہمیں معلوم ہے کہ یہ دشمن اندر سے کتنا بزدل، کمزور اور ذلیل ہے لیکن چونکہ ہم نے اپنی عزتِ اسلامی اور حمیتِ عربی کو کھو دیا ہے، اسی لیے وہ ہم پر مسلط ہو گیا ہے"۔انہوں نے قرآن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ "تم ان کے دلوں میں اللہ سے بڑھ کر خوفناک ہو، اگر امتِ مسلمہ عزت و غیرت کے ساتھ اٹھ کھڑی ہو تو دشمن کبھی غالب نہ آ سکے۔(اللہ ہمارے لیے کافی ہے اور بہترین کارساز ہے۔)

امت مسلمہ کی بے حسی پر کرب انگیز سوال:ابوعبیدہ نے کہا کہ "کیا دو ارب کی امت اتنی بے بس ہو گئی ہے کہ وہ محصور غزہ کے بچوں، عورتوں اور بیماروں تک کھانا، پانی اور دوا بھی نہیں پہنچا سکتی؟ کیا وہ اس قتلِ عام کو روکنے سے قاصر ہے، جو صرف اس لیے ہو رہا ہے تا کہ اس سرزمین پر ایک صیہونی سلطنت قائم کی جائے، جس کی دارالحکومت وہ شہر ہے جس کی طرف تمہارا قبلہ تھا، اور جہاں تمہارے نبی ﷺ کا سفر معراج ہوا؟ پھر جو سوئے، ان کی آنکھیں نہ جاگیں اور نہ جاگیں گی"۔

یمن کی مزاحمت تمام امت کے لیے حجت ابوعبیدہ نے یمن کے عوام، افواج اور انصار اللہ کو خاص طور پر سلام پیش کیا کہ "یمن کے لوگوں نے ساری دنیا کو حیران کر دیا، اپنے عمل سے، اپنے عزم سے اور فلسطین کے لیے اپنے واضح مؤقف سے۔ان کی مزاحمت دشمن پر ایک مؤثر محاذ بن چکی ہے انہوں نے ان حکمرانوں، جماعتوں اور نظاموں پر حجت تمام کردی ہے جو صرف نعرے لگاتے ہیں مگر عمل نہیں کرتے۔افسوس کہ کچھ طاقتور عرب و مسلم حکومتیں آج ظلم کی نمائندہ اور قوموں کو فریب دینے والے چہرے بن چکی ہیں"۔

دنیا کے آزاد انسانوں کو خراجِ تحسین:ابوعبیدہ نے آخر میں کہا کہ "ہم ان تمام آزاد انسانوں کو سلام پیش کرتے ہیں جو ہر خطرے کے باوجود ہمارے ساتھ کھڑے ہیں، جو محاصرہ توڑنے کی کوشش کر رہے ہیں اور جو منافقین کی سازشوں اور تحقیر کے باوجود ظلم کے خلاف آواز بلند کر رہے ہیں"۔وہ جانتے ہیں کہ حق کی صدا، اگرچہ کم ہو، مگر طاقتور ہوتی ہے"۔

دنیا کے باضمیر لوگوں کو سلام کوششیں جاری رکھیں:ابوعبیدہ نے کہا کہ "دنیا بھر کے آزاد انسانوں کی جانب سے کی جانے والی ہر کوشش چاہے وہ کامیاب ہو یا صیہونی دباؤ کے باعث ناکام ہمارے لیے باعثِ فخر ہے۔ہم ان تمام اقدامات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور ان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اپنی جدوجہد جاری رکھیں اور ہر میدان میں صیہونی جرائم کو بے نقاب کریں"۔

قیدیوں پر مذاکرات مکمل معاہدے کی پیشکش، مگر نتن یاہو نے ٹھکرا دی:انہوں نے کہا کہ "ہم نے بار ہا دشمن کے ساتھ غیر مستقیم مذاکرات میں ایک جامع معاہدے کی پیشکش کی، جس کے تحت ہم دشمن کے تمام قیدیوں کو ایک ہی بار رہا کرنے پر آمادہ تھے۔مگر جنگی مجرم نتن یاہو اور اس کی نازی ذہنیت رکھنے والی حکومت نے اس پیشکش کو مسترد کر دیا"۔ابوعبیدہ نے انکشاف کیا کہ یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ نتن یاہو کی حکومت اپنے قیدیوں (جو فوجی ہیں) کی پرواہ نہیں کرتی، اور صیہونی رائے عامہ کو پہلے ہی اس بات کے لیے تیار کر چکی ہے کہ یہ سب مارے جا چکے ہیں۔اس کے باوجود ہم نے انسانی بنیادوں پر اب تک ان کی زندگی کی حفاظت کی کوشش کی ہے"

مذاکرات کے نتائج کا انتظار، لیکن تعطل کی صورت میں سخت پیغام:ابوعبیدہ نے کہا کہ "ہم مذاکرات کے عمل کو قریب سے دیکھ رہے ہیں، اور امید رکھتے ہیں کہ یہ جنگ بندی، قبضے کے خاتمے اور عوامی ریلیف پر مبنی کسی معاہدے پر منتج ہوگا"۔لیکن اگر دشمن نے ایک بار پھر اس دور کو سبوتاژ کیا، جیسا کہ ماضی میں ہوتا آیا ہے، تو ہم واضح کر دیں کہ مستقبل میں نہ تو جزوی معاہدے کی کوئی گنجائش ہو گی، اور نہ ہی 'دس قیدیوں' کے فارمولے کو تسلیم کیا جائے گا"۔

صیہونی ناکامی کا ثبوت جنگی جرائم اور نسل کشی:ابوعبیدہ نے دشمن کی ناکامی پر بات کرتے ہوئے کہا کہ "جب دشمن مزاحمت کے سامنے شکست کھا جاتا ہے، تو وہ گھناؤنے راستے اختیار کرتا ہے اجتماعی سزائیں، جنگی جرائم، نسل کشی، اور نسلی تطہیر۔افسوسناک امر یہ ہے کہ ان جرائم کی کھلی حمایت امریکہ جیسے طاقتور ملک کی طرف سے ہوتی ہے، جو انسانی حقوق کا جھوٹا دعویدار ہے"۔

ظلم اور نسل کشی پر فخر؟:ابوعبیدہ نے کہا کہ دشمن معصوم شہریوں کو اذیت دینے میں مہارت حاصل کر چکا ہے، کھلے عام لوگوں کو جبری طور پر ہجرت پر مجبور کرنے کی بات کرتا ہے، اور منظم تباہی کو عسکری کامیابی سمجھ کر فخریہ پیش کرتا ہے۔آج وہ دنیا کے سامنے جھوٹے انسان دوست ناموں کے تحت نازی طرز کے حراستی کیمپ قائم کرنے کے منصوبے پیش کر رہا ہے۔

نسل پرستی کی نئی شکل:ان کا کہنا تھا کہ یہ دشمن، ماضی کی بھیانک تاریخ کو دوبارہ دہرانا چاہتا ہے۔اس کی سفاکیت اور بربریت نازی ازم کو بھی پیچھے چھوڑ چکی ہے، اور دنیا کو ان کیمپوں کے قیام کی سختی سے مخالفت کرنی چاہیے۔

معاداۃ السامیۃ کا جھوٹا شور:ابوعبیدہ نے کہا کہ صیہونی دشمن نے برسوں سے "یہود دشمنی" کی جھوٹی مہم سے فائدہ اٹھایا، لیکن اب یہ مہم ایک کھلی تضحیک و رسوائی بن چکی ہے۔دنیا کو جان لینا چاہیے کہ اقوام کی نفرت صیہونی نفسیاتی بیماریوں یا عقیدے سے نہیں، بلکہ ان کے جرائم اور انسانیت دشمن اقدامات سے جنم لیتی ہے۔

عربی ناموں میں چھپے صیہونی ایجنٹ:انہوں نے کہا کہ دشمن کی جانب سے عرب ناموں والے ایجنٹ اور مرتزقے بھرتی کرنا اس کی مکمل ناکامی کا ثبوت ہے۔ایسے غدار کبھی بھی فلسطینی قوم کے ضمیر کو خرید نہیں سکتے، اور ان پر خرچ کی جانے والی دولت صیہونی دشمن کے لیے حسرت، بربادی اور واضح خسارے کا باعث بنے گی۔

غداروں کے لیے انتباہ اور پیغام:ابوعبیدہ نے ان تمام افراد کو فوری توبہ اور قوم کی آغوش میں واپسی کی دعوت دی، جو دشمن کے لیے کام کر رہے ہیں۔ بصورت دیگر ان کا انجام عبرتناک ہوگا۔انہوں نے ان عظیم فلسطینی خاندانوں اور قبائل کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے ان ایجنٹوں سے لاتعلقی کا اعلان کیا، اور اس بات کو واضح کر دیا کہ وہ کسی بھی غدار کی نمائندگی نہیں کرتے۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News ) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

# ۔۔۔شرح نما۔۔۔

## کھڑے تھے شانہ بہ شانہ حسینؑ کے ساتھی
## ہوا کو بیچ سے جانے کا راستہ نہ ملا

• ڈاکٹر سبط حسن نقوی
سینٹ جانس پی جی کالج، آگرہ

### تشریح

یہ ہلال نقوی لکھنوی کا مشہور شعر ہے۔یقیناً آپ کو بھی یہ شعر پسند آیا ہوگا۔جمالیاتی سطح پر اس میں مقناطیسی قوت ہے۔سخن فہمی کے جوہر کو یہ قوت اپنی طرف کھینچ لیتی ہے ۔عجیب بات ہے کہ مقناطیس سے بغلگیر ہونے کے بعد مقناطیس کا جادو ایسا سر چڑھتا ہے کہ سخن فہم مقناطیس کے جوہر میں رنگ جاتا ہے۔شلووسکی کے مطابق تفہیم کو اجنبیت درکار ہوتی ہے۔Russian Formalism کے Defamilairisation کے نظریہ میں یہ گوشہ نہاں ہے۔ہلال نقوی کے شعر کی تفہیم کے لئے اس کے سحر سے باہر آنا ضروری ہے۔ذرا شعر سے دوری بنا کر شعر کو دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

شعر کی امیجری معنی کی تشکیل میں بڑا معنی خیز کردار ادا کر رہی ہے۔'کھڑے ہیں شانہ بہ شانہ حسینؑ کے ساتھی' اس مصرع سے ایک صف کا تصور ابھرتا ہے۔اس صف سے میدان کی دوسری جانب لشکر کی تصویر بھی بنتی ہے۔یہ صف اپنی صفت میں سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہے۔شاعر نے سیسہ پلائی دیوار کے معنی تو کشید کئے ہیں لیکن سیسہ پلائی دیوار نہیں کہا ہے۔اس میں کئی بلیغ نکتے نہاں ہیں کہ سیسہ کی دیوار کے ساتھ پلانے کا تصور ہے اور یہ تصور تین دن کے پیاسوں کے شایانِ شان نہیں ہے۔دوسرا نکتہ یہ ہے کہ سیسہ اوپر سے پلایا جاتا ہے اور حسینؑ کے ساتھی باطنی طور پر کوہ کی مانند ہیں۔

جب یہ بات اجاگر ہوگئی کہ حسینؑ کے ساتھی داخلی سطح پر سیسہ پلائی ہوئی دیوار تھے تو 'ہوا' کا استعارہ کچھ کھل جاتا ہے۔ہوا اور عدم ہوا سے جو معنوی منظر نامہ ابھرتا ہے اس کو کچھ اس طرح بیان کیا جاسکتا ہے کہ ہوا کا گذر زندگی کا طالب ہے جب کہ اس سے انحراف شہادت کا متمنی،ہوا دنیا طلبی سے مملو اور انحراف ہوا آخرت کا طالب ہے اور ہوا کا سودا مال وزر کا طلب گار ہے جب کہ ہوا کا انکار مال وزر کے ساتھ اپنی اور اپنے اقربا کی جانوں کو بھی قربان کرنے پر آمادہ ہے۔

قارئین سے میں گزارش کروں گا کہ پہلا مصرع پڑھئے اور ذرا اس بات پر غور کیجئے کہ پہلا مصرع دن کا منظر پیش کرتا ہے۔مصرع میں کہا گیا ہے کہ حسینؑ کے ساتھی صف بستہ کھڑے ہیں۔تضاد سے معنوی کشید کرنے کے طریق کا استعمال کرکے کہا جاسکتا ہے کہ دن کا منظر رات اور کھڑے ہونے کا منظر بیٹھنے کی طرف فہم کو منعطف کرتا ہے۔اس تضادیہ معنی کے طریقہ کار سے صاحب ذوق قاری کے ذہن میں شب عاشور کا منظر کو ابھر آتا ہے۔شمع گل ہے ،بیعت اٹھائی جارہی ہے اور جنت کی ضمانت کے ساتھ چلے جانے کو کہا جارہا ہے۔اس منظر کے ساتھ اب مصرع پڑھئے 'کھڑے تھے شانہ بہ شانہ حسینؑ کے ساتھی' دیکھئے! دووفا کے انسانی پیکروں کے درمیان ایک ہاکا کا بھی فرق نہیں ہے۔سارے وجود ایمان اور عشق رسولؐ وآل رسولؐ کی سطح پر ایک ہیں۔

بلا شک وشبہ کہا جاسکتا ہے کہ شعر میں 'ہوا' ایک استعارہ ہے۔ استعارے کی اساس مشابہت پر ہوتی ہے اور معنی کی دنیا مجاز سے آباد ہوتی ہے۔ہوا کی مناسبت سے یہ سوال کیا جاسکتا ہے کہ ہوا کو بیچ سے جانے کا راستہ نہیں ملا لیکن ہوا سر کے اوپر سے تو جا سکتی تھی؟ یہ سوال شعر کی معنوی جہات کو کھولتا ہے۔ حسینؑ کے ساتھی کوئی پستہ قد نہیں تھے کہ ہوا کو کہیں سے بھی جانے کا راستہ مل جاتا۔شاعر کے ذہن میں شجر طیبہ اور عاشقان اہلبیتؑ کی مثال شجر طیبہ سے موجود ہے،جس کی جڑ زمین کی گہرائیوں میں اور شاخیں آسمان سے نظریں ملاتی ہیں۔ شب عاشور کے پروانوں کا قد ملاحظہ فرمانے کے بعد ہوا کی اوقات بھی سمجھ لیجئے کہ یہ زیادہ بلندی پر جانے کے بعد اپنا وجود قائم نہیں رکھ سکتی۔

اب میں اپنے قارئین کی توجہات معنی کے کچھ اور پہلوؤں کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ایک تو یہ کہ زیر بحث شعر محض جوشِ عقیدت اور زور تخیل کا مرہون منت نہیں ہے۔اس برق تخیل کو نور، تاریخی حقیقت سے نصیب ہوا ہے۔تاریخی حقیقت کے نور سے برق تخیل نے کیسے اکتساب کیا ہے،اس کی طرف میں اشارہ ہی کرسکتا ہوں۔پہلا مصرع پڑھئے! دیکھئے حسینؑ کے ساتھیوں کی صف بنتی ہے۔شاعر نے بڑی ہوشیاری سے صف کے ذہنی معنی سے فائدہ تو اٹھایا ہے لیکن صف کی خارجی تصویر سے گریز کیا ہے۔صف بستگی سے نماز کا تصور ابھرنا کوئی غیر معمولی نہیں بلکہ عام بات ہے۔نماز کے تصور کے ساتھ تاریخی حقیقت سعید وزہیر کے واقعہ کو ذہن میں تازہ کیجئے تو نماز کی صف پیچھے اور شانہ بہ شانہ عاشق حسینؑ آگے نظر آجائیں گے اور وہ اپنے درمیان سے تیر تو تیر،تیر کی ہوا کو بھی نہیں گزرنے دے رہے ہیں۔اسی کو میں تاریخی حقیقت کا نور کہہ رہا ہوں جس سے تخیل کی برق نے اکتساب کیا ہے۔ظاہر ہے تخلیقی اکتساب شعور کے نہیں بلکہ لاشعور کے مدرسہ میں ہوتا ہے۔

اب ذرا شعر پر ایک تنقیدی نظر بھی ڈال لیں۔تنقیدی زاویہ سے میں یہ بات کہوں گا کہ شعر کے کائنات معانی میں مزید اضافے کی گنجائش تھی اور گنجائش تخلیقی نہج سے ہم آہنگ بھی تھی لیکن شاعر نے اپنے اطمینان کو متحرک تخیل پر ڈال کر رام کر دیا۔ہر دعویٰ دلیل چاہتا ہے لہٰذا مجھے بھی دلیل دینا ہوگی۔ چلئے! میں اپنے دفاع میں کچھ عرض کرتا ہوں۔پہلے مصرع میں کچھ ترمیم کرکے اپنے خیال کی وضاحت کرتا ہوں،اب مصرع اولیٰ کو یوں پڑھئے،'کھڑے تھے شانہ بہ شانہ حسینؑ کے انصار'، میں نے بس' ساتھی' کی جگہ 'انصار' کر دیا ہے۔انصار کہتے ہی ذہن آل نبیؐ سے نبیؐ کی طرف منتقل ہوتا ہے اور اہل مدینہ سامنے آجاتے ہیں اور وہ قول بھی ابھر آتا ہے کہ جیسے ساتھی مجھے ملے ویسے نانا کو بھی نہیں ملے۔معنی کی یہ گنجائش ساتھی سے نہیں نکلتی۔

آپ سے میں یہ بھی عرض کردوں کہ اگر زمانے کی قید نہ ہوتی تو 'ساتھی' اپنی بلاغت دکھاتا اور وہاں انصار سے کام نہیں چلتا۔جی ہاں! آپ کہیں گے کہ کیسے؟ اس کے جواب میں عرض کروں گا کہ حسینی مشن کے سامنے آج جو شانہ بہ شانہ کھڑے ہیں اگر شعر ان کا بھی احاطہ کرتا تو پھر ساتھی کا استعمال بے نظیر ہوتا۔مگر یہ بھی سچائی ہے کہ شعر ہی بدل جاتا اور 'تھا' کی جگہ 'ہیں' کہنا پڑتا اور وہ جمال جو 'تھا' میں ہے زائل ہوجاتا۔

☆☆☆

## ۔۔۔دوشاعر ایک زمین۔۔۔

### غزل

• فیض احمد فیض، لاہور

دل میں اب یوں ترے بھولے ہوئے غم آتے ہیں
جیسے بچھڑے ہوئے کعبہ میں صنم آتے ہیں

ایک اک کر کے ہوئے جاتے ہیں تارے روشن
میری منزل کی طرف تیرے قدم آتے ہیں

رقص مے تیز کرو ساز کی لے تیز کرو
سوئے مے خانہ سفیران حرم آتے ہیں

کچھ ہمیں کو نہیں احسان اٹھانے کا دماغ
وہ تو جب آتے ہیں مائل بہ کرم آتے ہیں

اور کچھ دیر نہ گزرے شب فرقت سے کہو
دل بھی کم دکھتا ہے وہ یاد بھی کم آتے ہیں

### سلام

• بشیر بدر، بھوپال، انڈیا

کوئی لشکر کہ دھڑکتے ہوئے غم آتے ہیں
شام کے سائے بہت تیز قدم آتے ہیں

دل وہ درویش ہے جو آنکھ اٹھاتا ہی نہیں
اس کے دروازے پہ سو اہل کرم آتے ہیں

مجھ سے کیا بات لکھانی ہے کہ اب میرے لیے
کبھی سونے کبھی چاندی کے قلم آتے ہیں

میں نے دو چار کتابیں تو پڑھی ہیں لیکن
شہر کے طور طریقے مجھے کم آتے ہیں

خوبصورت سا کوئی حادثہ آنکھوں میں لیے
گھر کی دہلیز پہ ڈرتے ہوئے ہم آتے ہیں

# نالۂ یتیم

## تحقیقی وتجلیلی گفتگو

• ڈاکٹر سید تقی عابدی، ٹورنٹو (کینیڈا)

"نالۂ یتیم" مسدس کی ہیئت میں پینتیس (۳۵) بندوں پر مشتمل منسوخ نظم ہے جو علامہ اقبالؔ کے متداول کلام میں شامل نہیں البتہ انجمن حمایت اسلام کی رویداد (رپورٹ) میں پہلی بار ۱۹۰۰ء میں شائع ہوئی۔ اس کے بعد عبدالرزاق حیدرآبادی کے "کلیاتِ اقبالؔ" اور احمد الدین کی کتاب "اقبالؔ" میں شائع ہوئی۔ اس نظم کو مرغوب ایجنسی اور شیخ مبارک علی نے بھی شائع کیا تھا۔ علامہ اقبالؔ کے انتقال کے بعد یہ نظم باقیات کے تمام تر مجموعوں میں شامل رہی جن میں "رختِ سفر" (انور حارث)، "باقیاتِ اقبالؔ" (عبدالواحد معینی)، "سرودِ رفتہ" (غلام رسول مہر)، "روزگارِ فقیر" (فقیر سید وحید الدین)، "ابتدائی کلام اقبالؔ" (گیان چند)، "نوادرِ اقبالؔ" (عبدالغفار شکیل)، "باقیاتِ شعر اقبالؔ" (صابر کلوروی)، اور "باقیاتِ اقبالؔ" (تقی عابدی) وغیرہ میں شامل ہیں۔

شاید علامہ نے اس نظم پر نظر ثانی کر کے شائع کرنے کی اجازت بھی دی ہو کیونکہ اس نظم کے متن میں جو مختلف مقامات سے شائع ہوئے ہیں کم از کم چوبیس (۲۴)، پچیس (۲۵) مقامات پر جزوی الفاظ میں تبدیلی کی گئی ہے،جس کی نشان دہی گیان چند نے اپنی کتاب "ابتدائی کلام اقبالؔ" کے صفحات ۳۵۱ الی ۳۵۳ پر کی ہے۔ مزید اس نظم کا تیسواں (۳۰) بند بعض کتابوں جیسے "باقیاتِ اقبالؔ"، "کلیات اقبالؔ" (عبدالرزاق حیدرآبادی)، "رختِ سفر" (مرتب حارث)، "نوادرِ اقبالؔ عبدالغفار شکیل، "اقبالؔ" احمد الدین وغیرہ میں شامل نہیں ہے جو یہ ہے۔

انجمن لاہور میں اک حامئ اسلام ہے
آسماں پر جس کا پیمانِ محبّت نام ہے
جس کی ہر تدبیر تسکینِ دلِ ناکام ہے
جس کا نظّارہ مرادِ چشمِ خاص و عام ہے
جمع ہیں عاشق مرے سب ہند اور پنجاب کے
تو وہاں جاکر مری امت کو یہ پیغام دے

"نالۂ یتیم" نظم اقبالؔ نے انجمن حمایت اسلام کے پندرہویں جلسہ منعقدہ ۲۳ الی ۲۵ رفروری ۱۹۰۰ء کے تیسرے اجلاس جو ۲۴ر فروری کو ڈپٹی نذیر احمد کی صدارت میں ہوا،سنا کر بحیثیت ایک عمدہ شاعر شناخت اور اعتبار حاصل کیا یہ نظم بے حد پسند کی گئی چنانچہ دوسرے دن بھی اسے شوق وذوق سے سنا گیا اس نظم کی کاپیاں جو پہلے سے شائع ہوچکی تھیں جلسہ گاہ میں چار چار روپے میں فروخت کی گئیں چنانچہ تین سو روپے سے زیادہ چندہ انجمن حمایت اسلام کے حساب میں یتیموں کی امداد کے لیے جمع ہوگیا۔

ڈپٹی نذیر احمد نے اقبالؔ کی نظم کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ "میں نے دبیرؔ اور انیسؔ کی بہت سی نظمیں سُنیں ہیں مگر واقعی ایسی دل شگاف نظم کبھی نہیں سُنی۔"

سچ تو یہ ہے کہ لاہور جیسے بڑے علم دوست اور شعر فہم شہر میں اقبالؔ نے بحیثیت شاعر لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرکے اپنا گرویدہ بنالیا۔مشاعروں کی غزلیں ہوں یا انجمن حمایت اسلام کی نظمیں،داغؔ کی شاگردی ہو یا اخباروں، رسالوں اور گلدستوں کی اشاعت، ارشد گرگانی کی تعریف ہو یا اساتذہ کی قدردانی سب نے مل کر اقبالؔ کی شعری حیثیت کا سکہ مان لیا ورنہ اُس زمانے میں پینتیس بند (۳۵) کی نظم کو چار چار روپوں میں خریدنا معمولی بات نہ تھی۔اس نظم سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اقبالؔ زود گو تھے چنانچہ ایک دو دن میں تمام تعلیمی، کاروباری اور فیملی کی مصروفیات کے باوجود سو سے زیادہ اشعار کہہ لیتے تھے جو ان کی علمی دانش اور فارسی عربی اُردو گرفت کے علاوہ شعری قادر الکلامی کی سند ہے۔ ہماری یہ مختصر تحریر اس نظم کے چند نکات کی جانب قارئین کی توجہ مبذول کرتی ہے۔ نظم "نالۂ یتیم" جس جلسہ میں سنائی گئی وہ اگرچہ انجمن حمایت اسلام کا پندرھواں جلسہ تھا مگر اقبالؔ بحیثیت عمدہ شاعر اپنی نظم سنارہے تھے۔ اس پینتیس (۳۵) یعنی ایک سو پانچ شعر کی مسدس نما نظم کی تاثیر اور تجلّی اس میں پیوست نعتیہ اشعار ہیں جو حدیثِ دل ہیں۔ اُردو شاعری میں یہ منفرد نعتیہ انداز ہے جہاں روداد، شاعر حضورؐ کے ارشادات، حضورؐ کی گفتگو اور حضورؐ کے دہن مبارک سے نکلے ہوئے جملوں سے کر کے سوز وگداز سے دلوں کو عشقِ محمدیؐ اور احکامات ونصائح محمدیؐ سے سرشار کر دیتا ہے۔

"نالۂ یتیم" درحقیقت یتیم کی فریاد ہے جو ایک نادر بے کس یہاں یتیم، دُرِ یتیم، یتیم عبداللہ حضرت پیغمبر اکرمؐ کی بارگاہ میں بلند کرتا ہے۔ اس (۱۰۵) اشعار کی نعت میں اکیس (۲۱) بند یعنی ترسٹھ اشعار نعت کے ہیں، عجب نہیں کہ اقبالؔ نے یہ تعداد بھی حضورؐ اکرم کی دنیاوی زندگی کے سالوں کے حساب سے رکھی ہو۔ اس نعتیہ اشعار میں دس بند یا تیس (۳۰) شعر حضورؐ کے دہنِ مبارک سے اقبالؔ نے ادا کیے ہیں جو اُردو نعت کے لیے نئی تجلّی ہے۔ افسوس اس بات کا ہے کہ عوام ہی نہیں بلکہ خواص نے بھی اس جانب خاص توجہ نہیں کی۔ گیان چند نے "ابتدائی کلام اقبالؔ" میں جہاں کئی صفحات پر اس نظم کے متنی تحقیقی تجزیہ کیا ہے ایک لفظ بھی اس کے نعتیہ مضامین یا یہاں نعت کے لفظ کا بھی ذکر نہیں کیا۔

تقریباً تمام تر باقیات اور دوسرے جمع آوری کے مجموعوں کا بھی یہی حال ہے۔ بس سوائے کچھ جملے جو "نالۂ یتیم" کی بابت غلام رسول مہر کی کتاب "سرودِ رفتہ" اور صابر کلوروی کی "باقیاتِ شعر اقبالؔ" میں رقم ہوئے ہیں جو ہم یہاں پیش کر رہے ہیں۔

غلام رسول مہر "سرودِ رفتہ" کے صفحہ پندرہ کے فٹ نوٹ میں لکھتے ہیں۔

"واضح رہے کہ نعت کے تمام مضامین بالکل انوکھے اور اچھوتے ہیں۔ ہوسکتا ہے بعض باتوں سے کسی کو اختلاف ہو مگر اس سے پیشتر ایسی نعت کی کوئی مثال نہیں ملتی اور یہ اقبالؔ کا اُس وقت کا کلام ہے جب اُن کی پُرعظمت شاعری کی صبحِ اوّل نمودار ہوتی تھی۔"

ابر کلوروی اپنے غیر مطبوعہ مقالے میں لکھتے ہیں۔

"یہ ایک طویل نظم ہے جس میں یتیم اپنی فریاد "یتیم ہاشمیؐ" یعنی حضورِ اکرمؐ کے پاس لے جاتا ہے۔ نظم کے بعض بندوں میں اقبالؔ کا حضورؐ کی ذات سے عقیدت کا جذبہ نمایاں ہے۔ یہ عقیدت آگے چل کر عشقِ رسولؐ کا محرک بنتی ہے۔ فنی لحاظ سے ہم اسے کامیاب نظم نہیں کہہ سکتے اس لیے کہ اس میں فارسی تراکیب اور اضافتوں کی بھرمار ہے۔ نظم پر یاس انگیز کیفیت غالب ہے۔ تاہم مایوسی کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں یتیم ہاشمیؐ کی ذات امید کی کرن بن کر نمودار ہوتی ہے۔ بحیثیتِ مجموعی یہ نظم انسانی دکھوں پر اقبالؔ کے اضطراب کو ظاہر کرتی ہے۔ نظم کے بند نمبر ۲، ۳، ۱۵، ۲۴، ۲۵، ۲۹، ۳۱۔ بہت عمدہ ہیں۔ نظم کا حاصل آخری بند ہے جس میں یہ خیال پیش کیا گیا ہے کہ اسلام کی بنیاد ایک یتیم نے رکھی۔"

اقبالؔ نے "نالۂ یتیم" کے پہلے چودہ بندوں میں یتیم کا درد، اس کی محرومی کے مسایل، دُنیا کی بے توجہی، ہر چیز کی کمیابی، باپ کی موجودگی کی آسایش اور ننھے کمسن دل کی پُر درد فریاد کو پیش کیا ہے۔ یہ نظم اقبالؔ کی ابتدائی نظموں میں شامل ہے۔ نظم کا پلاٹ اقبالؔ کی فکر کی طرح بالکل جداگانہ اور منفرد ہے جس کی نظیر ہمیں اُردو کے نعتیہ مضامین میں نظر نہیں آتی جس کی وجہ سے جب یہ نظم سنائی گئی تو لوگوں کی آنکھوں سے اشک رواں تھے اور دل وجگر سوز وگداز کی تاثیر سے دوچار تھے۔

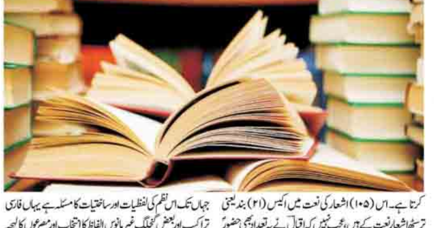

جہاں تک اس نظم کی لفظیات اور ساختیات کا مسئلہ ہے یہاں فارسی تراکیب اور بعض گنجلک غیر مانوس الفاظ کا انتخاب اور مصرعوں کا لہجہ ایک کمسن کی زبان کی پوری نمایندگی اچھے طریقے سے نہیں کرسکتا۔ ہم یہاں چند مصرعوں کو جوڑ کر یتیم کی گفتار اور فریاد کی جھلک کو پیش کرتے ہیں یہ نظم لفظ "آہ" سے شروع ہوتی ہے۔

ب : آہ! کیا کہیے کہ اب پہلو میں اپنا دل نہیں
بجھ گئی جب شمعِ روشن درخورِ محفل نہیں
ع : ٹکڑے ٹکڑے جس کے ہوجائیں وہ پیمانہ ہوں میں
ب : لیں گے ہم ہنگامۂ ہستی میں اب کیا بیٹھ کر
روئیے جاکر کسی صحرا میں تنہا بیٹھ کر
ع : زخمِ دل کے واسطے ملتا نہیں مرہم مجھے
ع : ظلِّ دامانِ پدر کا ہے ز بس ماتم مجھے
ب : دم کے بدلے میرے سینے میں دمِ شمشیر ہے
زندگی اپنی، کتابِ موت کی تفسیر ہے
ع : سایۂ رحمت ہے تو اے ظلِّ دامانِ پدر
ع : رہنما ہے وادیِ عالم میں تو مثلِ خضر
ب : ہے شہنشاہی جو طفلی تو ہما تاثیر ہے
تو نہ ہو تو زندگی اک قیدِ بے زنجیر ہے

اس یتیم کے نالے میں اقبالؔ نے ایک فارسی شعر بھی اضافہ کیا ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ "یتیم پوچھ رہا ہے میرے رفیق اور یار جو مجھ سے قریب تھے اب میں انھیں نہیں دیکھ رہا ہوں، میرے دوست مجھ سے نہیں مل رہے ہیں، کیا دوستی ختم ہوگئی ہے۔"

ب : دوستی از کس نمے بینیم یاراں را چہ شد
دوستی کو آخر آمد دوستداراں را چہ شد

اس فریاد میں ایک خوبصورت روشن موڑ اُس وقت آتا ہے جب یتیم خیال کرتا ہے کہ اپنا دکھڑا ہر ایک کے سامنے رونا نہیں چاہیے بلکہ اپنا دکھ ودرد حضرت ختمی مرتبتؐ جو خود "یتیم ہاشمیؐ" ہیں ان کی بارگاہ میں پیش کرنا چاہیے اور یہ سوچتے ہی اُس کے دل پر بصیرت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور وہ اپنی بے زبانی سے حضورؐ کی خدمت میں آن کہی داستان سنانا شروع کر دیتا ہے۔

ب : ہر کسی کے پاس یہ دکھڑا نہ رونا چاہیے
آستاں اس کو یتیمِ ہاشمیؐ کا چاہیے
ب : چشمِ باطن کی نظر بھی کیا سبک رفتار ہے
سامنے اک دم میں درگاہِ شہِ ابرارؐ ہے
ب : اے مددگارِ غریباں اے پناہ بے کساں
اے نصیرِ عاجزاں! اے مایۂ بے مایگاں
ب : کارواں صبر و تحمّل کا ہوا دل سے رواں
کہنے آیا ہوں میں اپنے درد وغم کی داستاں
ب : ہے تری ذاتِ مبارک حلّ مشکل کے لیے
نام ہے تیرا شفا دُکھتے ہوئے دل کے لیے

یتیم کہتا ہے کہ ہر آفت ومصیبت تو بیان ہوسکتی ہے لیکن صرف یتیمی کی مشکلات اور رنج وآفات بیان نہیں ہوسکتے اسی لیے

میری صورت ہی کہانی ہے دلِ ناشاد کی
ہے خموشی بھی مری سائل تری امداد کی

پھر یتیم مدحت رسولؐ اکرم شروع کرتا ہے۔ حضورؐ کی عظمت، رحمت، محبت، علم وحکمت وغیرہ بیان کرتا ہے اس نظم کا یہ حصہ بڑا تابناک ہے۔ ہم یہاں چند شعر پیش کر رہے ہیں۔

بزمِ عالم میں طرازِ مسندِ عظمت ہے تو
بہرِ انساں جبرئیلؑ آیۂ رحمت ہے تو
اے دیارِ علم و حکمت قبلۂ امت ہے تو
اے ضیائے چشمِ ایماں زیب ہر مدحت ہے تو
درد جو انساں کا تھا وہ تیرے پہلو سے اٹھا
قلزمِ جوشِ محبت تیرے آنسو سے اٹھا
آبِ کوثر تشنۂ کامان محبت کا ہے تو
جس کے ہر قطرے میں سو موتی ہوں وہ دریا ہے تو
طور پر چشمِ کلیم اللہ کا تارا ہے تو
معنیٔ "یٰسین" ہے تو مفہوم "اَوادنیٰ" ہے تو
اس نے پہچانا نہ تیری ذاتِ پُر انوار کو
جو نہ سمجھا احمدِ بے میم کے اَسرار کو
دلِ ربائی میں مثالِ خندۂ مادر ہے تو
مثلِ آوازِ پدر شیریں تر از کوثر ہے تو
جس سے تاجِ عرش کو زینت ہو وہ گوہر ہے تو
از پئے تقدیرِ عالم صورتِ اختر ہے تو
زیبِ حسنِ محفلِ اشرافِ عالم تو ہوا
تھی موخّر گرچہ آمد پر مقدم تو ہوا
تیرا رتبہ جوہرِ آئینۂ لولاک ہے
فیض سے تیرے رگِ تاکِ یقیں نمناک ہے
تیرے سائے سے منوّر دیدۂ افلاک ہے
کیمیا کہتے ہیں جس کو تیرے در کی خاک ہے
تیرے نظّارے کا موسیٰ میں کہاں مقدور ہے
تو ظہورِ "لن ترانی" گوئے اوجِ طور ہے
دوپہر کی آگ میں وقتِ درو دہقان پر
ہے پسینے سے نمایاں مہرِ تاباں کا اثر

یا محمدؐ کہہ کے اٹھتا ہے وہ اپنے کام سے
ہائے کیا تسکیں اسے ملتی ہے تیرے نام سے

مدحتِ سید المرسلینؐ کر کے اپنا مدعا پیش کرنے کے یتیمی کا سہارا لیتا ہے۔

آگرا ہوں تیرے در پر،وقت ہے امداد کا
سرفرازی چاہیے بدلہ مری اُفتاد کا
آ نہ سکتا تھا زباں تک بے کسی کا ماجرا
حوصلہ لیکن مجھے تیری یتیمی نے دیا

یہاں تک کا نظم کا پلاٹ بعض نعتیہ نظموں میں بعض اوقات جلوہ افروز ہوتا ہے لیکن اس مکالمے میں حضورؐ کی زبانِ مبارک سے گفتگو اگر نایاب نہیں تو کمیاب ضرور ہے یہ اقبالؔ کا جدید نعتیہ انداز ہے جو پُراثر ہے اسی لیے تو جس محفل میں اقبالؔ ان اشعار کو سنا رہے لوگ بخصوص عاشقانِ رسولؐ ہر مصرعے پر اشک اور دولت نچھاور کر رہے تھے۔ نعت کے اس حصّے سے جہاں حضورؐ کا خطاب شروع ہوتا ہے۔ یتیم کی زبان میں شاعر نے مودّب اور مہذب رہنے کی تاکید بھی کی ہے اور پھر حضورؐ کا خطاب شروع کیا ہے۔ ہم مضمون کے انحصار کو پیش نظر رکھتے ہوئے چند اشعار یہاں جوڑتے ہیں تاکہ مضمون میں تشنگی نہ رہ جائے۔

ہاں ادب اے دل! بڑھا اعزاز مشتِ خاک کا
میں مخاطب ہوں جنابِ سیدِ لولاکؐ کا
اے گرفتارِ یتیمی اے اسیرِ قیدِ غم!
تجھ سے ہے آرامِ جانِ سیدِ خیر الامم
کانپتا ہے آسماں تیرے دلِ ناشاد سے
ہل گیا عرشِ معظّم بھی تری فریاد سے
میری اُمّت کیا شریکِ دردِ پیغمبرؐ نہیں
کیا جہاں میں عاشقانِ شافعِ محشر نہیں
جس طرح مجھ سے نبوت میں کوئی بڑھ کر نہیں
میری امت سے حمیت میں کوئی بڑھ کر نہیں
یہ دل و جاں سے خدا کے نام پر قربان ہیں
ہوں فرشتے بھی فدا جن پر یہ وہ انسان ہیں

یہاں ایک نکتہ یہ پیش کرنا چاہتا ہوں کہ علامہ اقبالؔ کا شعر جو اگرچہ باقیات میں ہے مگر وہ زبان زدعام ہے

ب : جس طرح مجھ کو شہیدِ کربلا سے پیار ہے
حق تعالیٰ کو یتیموں کی دعا سے پیار ہے

یہ شعر کو علامہ اقبالؔ کی امام حسینؑ سے عقیدت کے طور پر ہر جگہ پیش کیا جاتا ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ علامہ عاشق امام حسینؑ تھے اور ان کی کئی نظمیں اور عمدہ شعر امام حسینؑ کے بارے میں ان کے متداول اور باقیات میں موجود ہیں لیکن یہ شعر جو "نالۂ یتیم" کا ہے یہ حضور اکرمؐ کی زبان سے اس نظم میں رقم کیا گیا ہے۔ ہم اس شعر سے پہلے کے اشعار نقل کرتے ہیں۔

جمع ہیں عاشق مرے سب ہند اور پنجاب کے
تو وہاں جاکر مری امت کو یہ پیغام دے
جاکے یوں کہنا کہ، "اے گلہائے باغ مصطفیٰؐ
تم سے برگشتہ نہ ہو جائے زمانے کی ہوا
عرصۂ ہستی میں از بہرِ حصولِ مدعا
رشکِ صد اکسیر ہوتی ہے یتیموں کی دعا
جس طرح مجھ کو شہیدِ کربلا سے پیار ہے
حق تعالیٰ کو یتیموں کی دعا سے پیار ہے

حضورؐ فرما رہے ہیں میرا نواسہ حسینؑ جو کربلا میں شہید ہوگا وہ میرا پیارا نواسہ ہے اور جیسا اُس نواسے شہید کربلا سے مجھے پیار ہے اُسی طرح اللہ کو یتیموں کی دعا سے پیار ہے اس لیے یتیموں کی خدمت حمایت اور مدد کرنی چاہیے تاکہ وہ تمہارے لیے دعا کریں ان کی دعائیں مستجاب ہوتی ہیں۔

اس نظم کے آخیر میں حضور اکرمؐ نے ملّت میں ہمّت اور غیرت کو بڑھایا اور یتیموں کی مدد کرنے کی سفارش فرماتے ہیں۔ وہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ صدر اسلام یعنی آغاز اسلام سے یتیموں نے ہی اسلام کی بنیاد رکھی خود حضور اکرمؐ "دریتیم" تھے چنانچہ یتیموں کا احترام اور ان کی مدد سیرتِ نبویؐ کا جزو ہے۔

جوش میں اپنی رگِ ہمّت کو لانا چاہیے
احمدی غیرت زمانے کو دکھانا چاہیے
بندشِ غم سے یتیموں کو چھڑانا چاہیے
مل کے اک دریا سخاوت کا بہانا چاہیے
تھی یتیمی کچھ ازل سے آشنا اسلام کی
پہلے رکھی ہے یتیموں نے بنا اسلام کی
کہہ رہی ہے اہلِ دل سے ابتدا اسلام کی
ہے یتیموں پر عنایت انتہا اسلام کی
تم اگر سمجھو تو یہ سو بات کی اک بات ہے
آبرو میری یتیمی کی تمہارے ہات ہے

☐☐☐

-:حوالجات:-
۱۔ "ابتدائی کلام اقبالؔ" ڈاکٹر گیان چند، ۲۰۰۴ء، ص:۳۵۲
۲۔ "باقیاتِ شعر اقبالؔ کا تحقیقی وتنقیدی مطالعہ" ڈاکٹر صابر کلوروی، غیر مطبوعہ مقالہ، ۱۹۸۲ء، ص:۹۶
۳۔ "ابتدائی کلام اقبالؔ" ڈاکٹر گیان چند، ۲۰۰۴ء، ص:۳۵۱ الی ۳۵۳
۴۔ "ابتدائی کلام اقبالؔ" ڈاکٹر گیان چند، ۲۰۰۴ء، ص:۶۸
۵۔ "سرودِ رفتہ" غلام رسول مہر، ۱۹۵۹ء، ص:۱۵
۶۔ "باقیاتِ شعر اقبالؔ کا تحقیقی وتنقیدی مطالعہ" ڈاکٹر صابر کلوروی، غیر مطبوعہ مقالہ، ۱۹۸۲ء، ص:۹۷
۷۔ "باقیاتِ اقبالؔ" سید تقی عابدی، مطبوعہ بک کارنر، ۲۰۲۳ء

☐☐

# فلسطین

• عمران راقم

اللہ مدد کو ہے نہ گھبرائے فلسطین
جنت میں ترا گھر ہے مسیحائے فلسطین
ظالم کے مظالم کو خدا یاد رکھے گا
غم میں ہیں جہاں والے کہ غم ہائے فلسطین
سنتے ہی رہے ملبے میں معصوم کی چیخیں
پیشانی پہ تیرے نہ شکن آئے فلسطین
اقصیٰ کے لئے لاکھوں نے ہے جان گنوائی
ہے سب کی شہادت پہ یہ گلہائے فلسطین
یہ اہل عرب ساتھ نہیں ہیں تو ہوا کیا؟
ایران ترے ساتھ ہے ہم سائے فلسطین
ہر زخم کا بدلا ترا اللہ ہی لے گا
راضی بہ رضا ہو کہ نہ غم کھائے فلسطین
غازی ہے تو غزہ کی زمیں کا ہے نگہباں
دشمن بھی ترے عزم سے گھبرائے فلسطین
دل دوز میزائل بھی ہے اور لشکر افواج
پھر بھی نہ کبھی خوف سے تھرائے فلسطین
کھانے کو میسر نہیں اک دانہ خدایا؟
پیاسے ہیں یہاں سب کے تو لب ہائے فلسطین
ہیں آج تک پانی پہ دشمن کے یہ پہرے
خدشہ ہے کہ کربل نہ یہ بن جائے فلسطین
اللہ ذرا سن لے یہ راقم کی دعا کاش!
پیغام تجھے امن کا مل جائے فلسطین

☆☆☆

براہِ مہربانی
ادبی تصنیفات،
مضامین، افسانے، شاعری و
خط وکتابت وغیرہ درج ذیل
ای میل پر ارسال کریں:
urdusahafat@gmail.com
tazeen.rizvi66@gmail.com
• امیر مہدی، برمنگھم۔ یوکے (میگزین انچارج)

# جاناں

• امیر مہدی
برمنگھم، برطانیہ

میرے آنسو تری رسوائی کا باعث نہ بنیں
اس سبب سے میں ترے ہجر میں رو بھی نہ سکا
دل سلگتا رہا جلتی رہیں آنکھیں جاناں
آنسوؤں سے کبھی آنکھوں کو بھگو بھی نہ سکا
راتیں گزری ہیں مری انجم شماری کرتے
آنکھیں بوجھل بھی رہیں اور میں سو بھی نہ سکا
تجھ کو بچھڑے ہوئے اک اور برس بیت گیا

میں یہ سنتا تھا کہ بھر دیتا ہے ہر زخم کو وقت
مرہم وقت مرے زخم مگر بھر نہ سکا
یوں تو فرقت میں تری میں نے بہت نوحے لکھے
سینہ کوبی سے مداوائے الم کر نہ سکا

میرے سینے کا ہر اک زخم ہرا ہے اب بھی
میرے سینے کا ہر اک گھاؤ مہکتا ہے ابھی
میرے سینے میں الاؤ سا دہکتا ہے ابھی
کوئی دن اور! اسی آگ میں جل جاؤں گا

تجھ کو بچھڑے ہوئے اک اور برس بیت گیا
تو مری ہو نہ سکی غیر کا میں ہو نہ سکا
پُرکشش ویسی ہی دنیا ہے مگر تیرے بعد
تری آنکھوں کی قسم دَیر کا میں ہو نہ سکا

☆☆☆

# غزل

• میر نظیر باقری

وہ پی چکا ہے مگر زندگی کی آس میں ہے
حیات جیسے کسی زہر کے گلاس میں ہے
قریب آیئے تو جل جائیں گے سمندر بھی
کچھ ایسی آگ ہمارے لبوں کی پیاس میں ہے
ہر ایک شخص کے خنجر کی دھار لوٹ گئی
نجانے کون سی طاقت ہمارے ماس میں ہے
چھٹیں گے داغ تو قاتل بھی گھر سے نکلے گا
ابھی تو وہ بھی میرے خوں بھرے لباس میں ہے
بتائیں کیسے کہاں تک وہ تھا شریک سفر
ہر ایک نقش قدم راستوں کی گھاس میں ہے
وہاں کے لوگ بھی نفرت کے بیج بوے لگے
جہاں کی خاک محبت کے التماس میں ہے
کچھ ایسے آج کے حالات ہو چکے ہیں نظیر
دماغ ہوش میں ہے اور نہ دل حواس میں ہے

☆☆☆

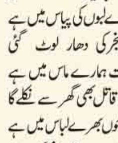

# غزل

• مومن خاں مومن

تھی وصل میں بھی فکر جدائی تمام شب
وہ آئے تو بھی نیند نہ آئی تمام شب
واں طعنہ تیر یار یہاں شکوہ زخم ریز
باہم تھی کس مزے کی لڑائی تمام شب
رنگیں ہیں خون سر سے وہ ہاتھ آج کل رہے
جس ہاتھ میں وہ دست حنائی تمام شب
تالو سے یاں زبان سحر تک نہیں لگی
تھا کس کو شغل نغمہ سرائی تمام شب
یک بار دیکھتے ہی مجھے غش جو آ گیا
بھولے تھے وہ بھی ہوش ربائی تمام شب
مر جاتے کیوں نہ صبح کے ہوتے ہی ہجر میں
تکلیف کیسی کیسی اٹھائی تمام شب
گرم جواب شکوۂ جور عدو رہا
اس شعلہ خو نے جان جلائی تمام شب
کہتا ہے مہروش تمہیں کیوں غیر گر نہیں
دن بھر ہمیشہ وصل جدائی تمام شب
دھر پاؤں آستاں پہ کہ اس آرزو میں آہ
کی ہے کسی نے ناصیہ سائی تمام شب
مومن میں اپنے نالوں کے صدقے کہ کہتے ہیں
ان کو بھی آج نیند نہ آئی تمام شب

• خورشید انور رضوی رومی نواب
غازی منڈی، وکٹوریہ اسٹریٹ

کربلا عیش باغ میں صدر دروازہ سے داخل ہوتے ہی چند قدم چل کر بائیں سمت لائق علی ہنر لکھنوی کی قبر ہے۔ جسکے کتبے پر اُنکا ہی کہا ہوا ایک شعر کندہ ہے۔ "بزم اہل سخن تو آج بھی ہیں۔۔۔ اہل فن میں مگر ہنر تو نہیں"۔ ایسا لگتا ہے یہ شعر انہوں نے اپنی قبر کے کتبے کے لئے ہی کہا ہو؟۔

اہل لکھنؤ نے اس عظیم شاعر کی زندگی بھر کی علمی خدمات کو یکسر بھلا دیا۔ شاید ہی کبھی کسی نے اُن کا ذکر کیا ہو؟ لکھنؤ والوں میں یہ ادائے بے نیازی ایک ہنر لکھنوی کے لئے ہی خاص نہیں ہے۔ انہوں نے تو نہ جانے کتنے چمکتے ہوئے فنکاروں کو بھلا دیا۔ بہر حال مجھے شکایت کا حق نہیں مگر اُنکے فرزند مختار حسین صاحب مرحوم جو کہ ہمیو پیتھک کے ڈاکٹر تھے اُن سے میرے اچھے مراسم تھے۔ میں اکثر اُنکے مطب پر جا کر بیٹھتا تھا اور ان سے دیر تک گفتگو ہوتی تھی۔ موصوف اپنے والد کی جگہ "واٹر ورکس" میں ملازم تھے اور اپنے والد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ہومیو پیتھک کے ڈاکٹر بھی تھے۔ پہلے وہ اپنے والد کے مطب میں بیٹھتے تھے جو کہ جبلی انٹر کالج کے قریب باغ شیر جنگ سے ملا ہوا تھا۔

۱۹۸۶ء میں والد کے انتقال کے بعد مختار صاحب نے باپ کا مطب سنبھال لیا۔ چند سال بعد جب مختار صاحب کو یہ جگہ خالی کرنا پڑی تو مختار صاحب نے محلہ کنکر کنوئیں میں مسجد مفتی صاحب کے قریب مطب قائم کیا۔ مختار صاحب اپنے والد کے تخلص ہنر کے نام سے "ڈاکٹر ہنر" مشہور ہوئے۔ مختار صاحب بھی اپنے والد کی طرح ہر دل عزیز شخصیت تھے۔ وہ بھی طنز و مزاح کے شاعر تھے اور بشر تخلص فرماتے تھے۔ اپنے والد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے عسرت و تنگدستی میں زندگی بسر کی۔ دیانتداری و صداقت کو تمام عمر اپنا شعار بنائے رکھا۔ روسائے شہر یا اہل اقتدار کے آگے کبھی سر تسلیم خم نہ کیا۔ لوگوں کی خوش آمد کرنا عیب سمجھتے تھے۔ حسب حیثیت ضرورت مندوں کی کفالت کرنا اور غریبوں کو مفت دوا دینا اُنکی فطرت میں تھا۔ مختار صاحب نے بیلی گارد کی مسجد میں بروز ہفتہ ظہر کی نماز کے بعد ایک مجلس قائم کی تھی۔ اس کے لئے پورے ہفتہ وہ انتظام میں مشغول رہتے تھے۔ لوگوں سے مجلس میں شرکت کی التجا کرنا، تبرک اور ذاکر کا انتظام کرنا۔ ذاکر کو لانا پہنچانا یہ سب وہ بڑے خلوص سے کرتے تھے۔ مختار صاحب نے ضلع انتظامیہ سے مل کر کچھ ایسا بندوبست کیا تھا کہ ہفتہ کے پروگرام میں شامل ہونے والوں کا ٹکٹ نہیں پڑتا تھا۔ مگر آج ایسا نہیں ہے مجلس کا سلسلہ مومنین کے تعاون سے جاری ہے مگر ٹکٹ لینا لازمی ہو گیا ہے۔ مختار صاحب بشر لکھنوی کا نمونہ کلام پیش کرنے کے بعد اُنکے والد ہنر لکھنوی کے مختصر حالات قلم بند کروں گا:

اور کیا کہیے اسے عشق پہ تہمت کے سوا
کام عاشق کو نہیں شکوہ شکایت کے سوا
شیخ جی آپ کی پگڑی میں نظر آتا ہے پھیر
یہ نیا پھیر ہے دستار فضیلت کے سوا

# ہنر لکھنوی

## بھولی بسری

مختار حسین صاحب نے اپنے والد کے جو حالات بیان کئے اُن بھولی بسری یادوں کو سنجو کر آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔

مختار صاحب کے دادا کا نام سید کاظم علی تھا۔ ان کے والد سید لائق علی ہنر صاحب ۱۹۱۲ء میں پیدا ہوئے تھے۔ لائق علی ہنر صاحب کی زندگی کا ابتدائی اور اہم حصہ آرزو لکھنوی اور ثاقب لکھنوی کی صحبت میں گزرا۔ مختار صاحب شعری اور ادبی نشستوں میں اپنے والد کے ہمراہ شریک ہوتے تھے۔ انہوں نے اپنے والد کے طالب علمی کے زمانہ کا ایک واقعہ کچھ یوں بیان کیا جو انھوں اپنے والد کی زبانی سنا تھا کہ "جبلی انٹر کالج میں ایک شعری نشست کا اہتمام تھا۔ جس میں دیگر شعراء کے علاوہ جگر مرادآبادی صاحب بھی تشریف لائے تھے اُن کے چہرے پر چیچک کے داغ تھے۔ ناظم مشاعرہ نے جب جگر صاحب کو دعوت سخن دی تو وہ اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ اُس وقت میرے والد ہنر صاحب اپنے ایک دوست منور آغا کے ساتھ وہاں موجود تھے۔ ان دونوں نے یک زبان ہو کر آواز لگائی کہ "مرادآباد میں ایسے بد قلعی نہیں ہوتے"۔ محفل قہقہوں سے گونج اٹھی جگر صاحب بھی اس پھبتی پر مسکرا دئے"۔

ہنر صاحب ہر جمعہ رات کو مطب بڑھانے کے بعد بلا ناغہ کربلا ملکہ جہاں ضرور جاتے تھے۔ آندھی، بارش، پانی یا رات کی تاریکی۔ کوئی بھی چیز اُنکو کربلا جانے سے روک نہ پاتی تھی۔ چنانچہ ایک شب جب وہ کربلا جا رہے تھے کہ اچانک موسلا دھار بارش شروع ہو گی۔ وہ بھیگتے ہوئے کربلا پہنچے روضہ پر حاضری دی۔ اسی بارش میں جب وہ واپس ہوئے تو ان کو ایک آواز سنائی دی "دیکھو میری قبر میں پانی آ رہا ہے اس کو روک دو"۔ ہنر صاحب گھبرائے نہیں بلکہ اُس قبر کو آندھیرے میں ہی ڈھونڈا اور نشان لگا کر واپس گھر آ گئے۔ دوسرے دن کربلا جا کر اُس قبر کو درست کیا۔

ہنر صاحب کی ابتدائی اور گھریلو تعلیم کے بعد باقاعدہ تعلیم کا سلسلہ نوبستہ پرائمری اسکول سے شروع ہوا۔ انھوں نے جبلی انٹر کالج سے انٹرمیڈیٹ کی تعلیم مکمل کی۔ اس کے بعد گاندھی ہومیو پیتھک کالج سے ہومیو پیتھک کی تعلیم مکمل کی۔ واٹر ورکس میں سرکاری ملازمت اختیار کی اور ساتھ ہی ساتھ ہومیو پیتھک کی پریکٹس بھی شروع کی۔ ہنر صاحب کو بچپن سے ہی شاعری کا شوق تھا انہوں نے خود اپنا دیوان بعنوان "صد رنگ غزل" مرتب کیا مگر اُس کو شائع نہ کروا سکے۔ وہ خود رقم طراز ہیں کہ "مجھ میں کمسنی سے شعر گوئی کے جراثیم تھے چنانچہ بارہ سال کی عمر میں بقلم خود شاعر ہو گیا۔ جیسے اس دور ارتقا میں بغیر شاگرد ہوئے بہت سے استاد ہو گئے اسی طرح میں بھی جب نوبستہ پرائمری اسکول میں پڑھتا تھا خود بخود شاعر ہو گیا اور اپنی جماعت میں گویا استاد ہو گیا"۔ آگے وہ اپنے بچپن کی ایک نظم بشکل نمونہ کلام پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "اسکول کے چپراسی کا نام "گرجن" تھا اور ہیڈ ماسٹر صاحب کا اسم گرامی "مولوی شکر اللہ" تھا۔ انہوں نے اپنے اسکول پر ایک نظم کہی تھی۔ آگے وہ لکھتے ہیں کہ "پوری نظم تو یاد نہیں دو شعر پیش کر رہا ہوں۔ "گھنٹی بولی ٹن۔ آ گئے گرجن"۔ ہو رہا تھا بلہ۔ آ گئے شکر اللہ"۔

وہ لکھتے ہیں کہ "یہ خودرو سلسلہ چلتا رہا اور احباب میں نشستیں بھی ہوتی رہیں۔ یہ میرا شوق دیکھ کر کرم فرما بزرگوں نے حکم دیا کہ کسی کے آگے زانوئے ادب طے کروں۔ تعمیل حکم کرتے ہوئے خالو محترم جناب بادشاہ مرزا صاحب ثمر لکھنوی سے اصلاح کا شرف حاصل کیا۔ کچھ عرصے بعد موصوف ہی کے حکم سے جناب سید سرفراز حسین صاحب خبیر لکھنوی یہ بھی میرے ماموں تھے اور حضرت ثمر مرحوم سے چھوٹے تھے کی خدمت میں حاضر ہو کر اصلاح لینے لگا"۔ ہنر لکھنوی غزل ہی نہیں مرثیہ بھی خوب کہتے تھے۔ راقم کے پاس انکا ایک مرثیہ کا قلمی نسخہ موجود ہے۔ افسوس کہ نا تو اُن کی غزلوں کا مجموعہ شائع ہوا اور نہ ہی مراثی طباعت تک پہنچے۔

ہنر لکھنوی کا مکان نخاس میں کوچہ مرزا دبیر کٹرہ اعظم بیگ میں واقع تھا۔ مرزا اسلامت علی دبیر طاب ثراہ کے فرزند مرزا جعفر حسین اوج سے اُن کے اچھے مراسم تھے۔ اُن کے ساتھ علم و ادب کی صحبت گرم رہتی اور شعر و شاعری پر تبادلہ خیال ہوتا تھا۔ مکان کافی مخدوش حالت میں تھا۔ ایک وقت وہ بھی آیا کہ ہنر صاحب کے مکان کا ایک حصہ موسلا دھار بارش میں گر گیا جس کی زد میں آ کر ہنر صاحب کا سرمایہ کلام تلف ہو گیا۔ لے دے کر چند مراثی اور ایک غزل کا دیوان بچا۔ جو اُنکے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے اور جو کہ غیر مطبوعہ ہے۔

۱۹۸۴ء میں ہنر لکھنوی اس دار فانی سے رخصت ہو کر اپنے معبود حقیقی سے جا ملے۔ اور اُنکی ادبی وراثت کو اُنکے فرزند ڈاکٹر مختار حسین بشر لکھنوی نے آگے بڑھایا۔ مگر ان دونوں شاعروں کا کلام آج تک منظر عام پر نہ آ سکا۔

جھک کے پیری نے دکھایا آئینہ جس دم ہنر
اپنی صورت قابل عبرت نظر آئی مجھے

☆☆

• راجیو پرکاش ساحر۔ لکھنؤ

# عطر فروش

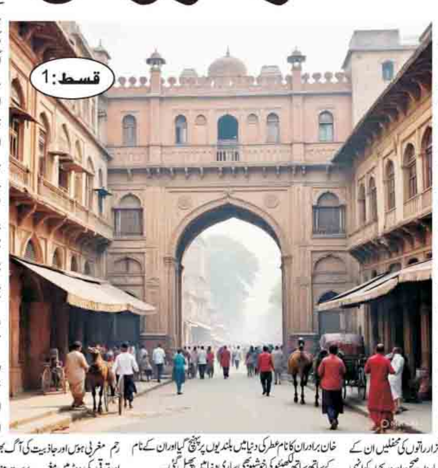
قسط: 1

خستہ حال گنبد اپنا وجود باقی رکھنے کے لیے جدوجہد کر رہا تھا۔ گومتی جہاں لکھنؤ کی سرحد میں داخل ہوتی ہے، وہیں اس کے دائیں ساحل کے ایک جنگلی خطہ میں خاں برادران کے قدیمی مقبرے پر مسلسل ہوئی بارش کے سبب خطرات کے بادل منڈلا رہے تھے۔ خاں برادر کا شمار اپنے زمانے کی مشہور شخصیات میں ہوتا تھا اور وہ زمانہ تھا سلطان عالم واجد علی شاہ کا۔ پہلے سے بوسیدہ اور خستہ حال دیواروں کا بڑا حصہ گزشتہ بارشوں میں منہدم ہو چکا تھا۔ اُن کی اینٹیں گر رہی تھیں اور دیواریں انہدام کے دہانے پر تھیں۔ دیوار کا ایک بڑا حصہ روضے کے پیچھے گر گیا تھا۔ مغربی سمت کی دیوار کا بھی ایک بڑا حصہ منہدم ہو چکا تھا۔ دیوروں پر کائی کی موٹی موٹی تہیں جم گئی تھیں اور اُکھڑی ہوئی اینٹوں کے بیچ و بیچ میں لمبی لمبی گھاس اور جھاڑیوں کے گروہ سے اُگ آئے تھے۔ زمین دوز ہو رہی عمارت پر جدھر نظر اُٹھاؤ اُدھر ہی بس خوف ناک شگافیں ہی شگافیں نظر آتی تھیں اور بربادیوں کی اس نشانی کے احاطے کو بے لگام اور بے ترتیب سبز اور سیاہ وحشتوں نے اپنی گرفت میں لے رکھا تھا۔ گزرے وقت کی رعنائیوں اور رسوائیوں کے شاہد قدیم اور تناور درخت جنگ میں ہاری ہوئی فوج کے قد آور سپہ سالاروں اور ہاتھیوں کی مانند اُداس، خاموش مقبرے کے کھنڈرات اور باقیات کو دیکھتے رہتے تھے۔ کہتے ہیں ہمایوں اور شیر شاہ سوری کی جنگ کے دوران گومتی کے اسی ساحل پر بھاگتے ہوئے ہمایوں کے بکھرے ہوئے لشکر کی کچھ ٹکڑیوں نے پناہ لی تھی۔ مگر تب یہاں خان برادران کا مقبرہ کہاں تھا؟ یہاں تو بس ایسا گھنا جنگل تھا کی جس میں شمس کی کرنے بھی اونچے اونچے درختوں کی شاخوں اور پتوں سے چھن چھن کر بمشکل تمام سہمتے سہمتے زمین کا بوسہ لے پاتی تھیں۔

مقبرہ تو خاں برادران کے قدردانوں نے بہت بعد میں تعمیر کروایا تھا۔ نواب واجد علی شاہ کے تختہ پلٹ اور لکھنؤ سے رخصتی کے بعد کا دور۔ نواب اندھیری رات میں اپنے محل سے نکلے تھے۔ شہر کے عوام قیصر باغ کے مشرقی پھاٹک لاکھی دروازے پر آنکھوں میں آنسو لئے کھڑے ہوئے تھے۔ اودھ پر کمپنی بہادر کی حکومت قائم ہو گئی تھی۔ کمپنی بہادر کی حکومت کے آغازی دور میں ہی کبھی خاں برادران کے مقبرے کی تعمیر ہوئی تھی۔ ابھی دیواروں کے جتنے حصے برباد ہوئے تھے، ان سے قبریں محفوظ تھیں اور ایک ضرضر حالت حجرے کی چھت ڈھیتی دیواروں پر نہ جانے کب سے ٹکی ہوئی تھی۔ حجرہ جنگلی گلابوں کی کٹیلی جھاڑیوں اور جنگلی گھاس سے گھرا ہوا تھا اور اس تک پہنچنے کا راستہ بھی انہی جھاڑیوں میں کہیں گم ہو چکا تھا۔ عطر فروش نے بارشوں کے موسم میں اسی پرانے بدحال حجرے میں پناہ لے رکھی تھی۔

ویران مقبرے میں ایک عجب سا سکوت طاری تھا۔ ایک عہد مقبرے کی خوف ناک شگافوں میں اپنے زخموں پر آنسو بہاتے بہاتے فنا ہو چکا تھا۔ دور شہر میں زندگی وہیں سے پھر خرامہ خرامہ چلنے کی کوشش کر رہی تھی جہاں سے وبا نے اس کی بے تحاشا تیز رفتار کو یکا یک اپنے زہریلے لمس سے روک دیا تھا۔ وبا ابھی موجود تھی اور کورونا کے ساتھ ساتھ جینا سیکھنا مجبوری بن چکا تھا۔ دنیا کا کاروبار جو ٹھپ پڑا تھا اس کا پھر سے چلنا ضروری تھا، اسی لیے وبا کو برداشت بھی کرنا تھا اور اس سے جنگ بھی لڑنی تھی۔ بلند بالا عمارتوں میں، بازاروں میں اور سڑکوں پر جگمگاہٹ تھی لیکن وہ اُمنگ، وہ جوش جو وبا سے پہلے رواں دواں رہتا تھا، ابھی ندارد تھا۔ لوگ حراسا محسوس کر رہے تھے اور ڈرتے ڈرتے گھروں سے باہر قدم رکھ رہے تھے۔ زندگی آہستہ آہستہ اپنے معمول پر آنا تو چاہ رہی تھی مگر پری طرح شاید آنہیں پا رہی تھی کیونکہ ابھی کورونا کی ویکسین کے امکانات دھندلے سے تھے۔

عید کی آمد ہو اور فضا میں عطر کی خوشبو نہ بکھرے، ایسا کبھی نہیں ہوا تھا مگر اس سال قفل میں قید تھی عطر کی خوشبو۔ فضا میں وبا کی جان لیوا بغیر بو والی بوے بد اس قدر حاوی تھی کی انسان تازہ اور معطر مہک کی لزت، لطف اور سکون سے محروم ہو کر رہ گیا تھا۔ اکبری گیٹ کے عطر بازار میں چاند رات سے ایک دن پہلے تک ہی لاکھوں روپے کا کاروبار ہو جاتا تھا۔ اللہ کے رسول کی سنت میں بھی عطر لگانا شامل ہے۔ رمضان کے دوران بازار بند ہونے کی وجہ سے عطر فروش کو جو نقصان ہوا تھا اس کا بیان لفظوں میں کرنا ممکن تھا۔ شوقینوں میں مایوسی چھائی ہوئی تھی کیونکہ اس بار شاید وہ اپنی پسند کے عطر لگا کر نماز ادا نہیں کر پائے تھے۔ ہواؤں کو بھی اس بار عید میں بھینی بھینی خوشبو میسر نہیں ہوئی تھی۔

خوشبو! عطر فروش کے دل سے ایک آہ سی نکلی اور تباہ شدہ مقبرے کے کھنڈرات میں بازگشت کرنے لگی۔ اکبری گیٹ کے عطر بازار میں واقع عطر فروش کی چھوٹی سی عطر کی دکان کے سامنے سے جب خوشبو گزرتی تھی تو جیسے پرا عطر بازار ہی مہک اُٹھتا تھا اور عطر فروش بس خوشبو کی خوشبو میں سرشار اسے دیکھتا رہ جاتا تھا۔ عطر فروش کا خاندانی شجرہ نواب واجد علی شاہ کے دورے حکومت تک جاتا تھا۔ اس کے اباواجداد مغلوں کی برہم ہوتی دلی سے نوابوں کے لکھنؤ میں سکونت اختیار کرنے کے ارادے سے آئے تھے۔ وہ بھی کیا زمانہ تھا صاحب۔ لکھنؤ کی زینت اپنے عروج پر تھی۔ دلی سے آئے عطر فروش دو بھائی تھے، رؤف خاں اور رحمت خاں، اور بہت جلد دونوں بھائی اپنے ہنر اور فن کی بدولت تہذیب اور تمدن کے رنگین مرکز لکھنؤ کی خوشبو اور مہک کے علم بردار بن گئے۔ خاں برادران نے لکھنؤ کی ثقافت، نفاست، نزاکت، شرافت، لطافت قلب اور لطافت مزاج ماہرانہ فن مصوروں کی طرح ہو بہو اپنے ایجاد کیے عطروں میں اُتار دی۔ یہ کہنا ہرگز مبالغہ نہ ہوگا کی خان برادران نے لکھنؤ کے عطر بازار میں ہی نہیں بلکہ لکھنؤ کی رگ رگ میں اپنے عطروں کی نفحات رچا بسا دی تھی۔ اودھ کی خوبصورت شام اور گلزار راتوں کی محفلیں ان کے عطروں سے مہک رہی تھیں۔ محلوں، بگلیاروں، صحن اور دریچوں کو انہی کے عطر خوشبودار بنا رہے تھے۔ آوارہ گلیاں اور عیاش گاہیں، شبستان، مکان اور دکان سب میں انہی کا عطر مہک رہا تھا۔ نوابین کے رہن سہن، شریف زادوں کے آداب، ان کے طور طریقیں، پردہ نشین شریف زادیوں کا حسن، شوخ حسین طوائفوں اور رقاصاؤں کے ناز نخریں، مختصر یہ کی یہ سب کچھ بغیر خان بھائیوں کے عطر کے ادھورا سا تھا۔ شاعروں کی شاعری، مشاعرے بھی ان کے عطر کے محتاج تھے۔ عشق، عاشق اور معشوق، ملن جدائی، شب وصل شب ہزراں، وفا جفا، اُف جدھر دیکھئے ادھر ہی خان برادران کے عطر غجب ڈھائے ہوئے تھے۔ کہیں رات کی رانی مہک رہی ہے تو کہیں چمیلی کے پھول اشک بار ہیں۔ زنان خانوں اور بیگمات کی سوتیاڈاہوں میں، خواجہ سراؤں کی مصلحتوں میں، غرض یہ کی خان برادر اپنے عطر کے ساتھ لکھنؤ امعاشرے کے ہر نشیب و فراز میں شامل تھے۔ لکھنؤ کی شیریں زباں، شگفتہ شائستہ گفتگو اور حسن اخلاق، مہک چہار سو خاں صاحبان کے عطروں کی ہی تھی۔ مختصر یہ کی امیر غریب عام اور خاص لکھنؤ کی روشوں میں عطر ہی عطر تھا اور عطر بھی خاں برادر کے ایجاد شدہ تھے۔ لکھنؤ کی سیاست میں، سازشوں میں نفرت اور محبت میں جو عطر تھے وہ بھی سب خاں برادران کے تھے۔

رؤف خاں اور رحمت خاں کی شہرت اتنا پھیلی کی پھیلتے پھیلتے ان کی رسائی سلطان عالم کے شاہی دربار تک ہوگئی۔ یہاں کے فن کا ہی کمال تھا کی لکھنؤ کی مستی میں ڈوبی رنگین راتوں کی خوشبو لکھنؤ کی نسیم سحر میں بھی باقی رہ جاتی تھی۔ جانعالم خاں برادران سے اتنا متاثر ہوئے کی وہ ان کو اپنا دل دے بیٹھے اور خود صاحب عالم اور ان کی بیگمات خاں بھائیوں کے بنائے عطر استعمال کرنے لگے۔ سلطان عالم خوش ہوئے اور فراخ دلی کا ثبوت دیتے ہوئے انہوں نے خاں برادران کو گومتی کے ساحل پر جنگلوں میں اچھے خاصے رقبے عطا کیے اور خطابات سے بھی نوازہ۔ ان دونوں بھائیوں نے بہت مشقت اور سوجھ بوجھ سے دشت میں طرح طرح کے گلابوں، پھولوں اور پھلوں کے باغ بغیچے لگائے اور ان باغ بغیچوں کے بیچ و بیچ اپنا عطر کا کارخانا قائم کیا۔ کارخانے میں بہت ساری ٹنکیاں اور بھبکے لگوائے گئے جن میں انہوں نے اُبال اُبال کر قسم قسم کے گلابوں، پھولوں اور پھلوں سے قسم قسم کے نایاب عطر ایجاد بھی کئے اور کاروباری اعتبار سے بنا کر دور دور یہاں تک کی سات سمندر پار بھی فروخت کئے۔ باغ میں ایرانی گلاب لگوائے گئے اور ان سے بہترین عطر روح گلاب حاصل کیا گیا۔ گلاب چمپا، گلاب گل، حنا، کیوڑا، خس کا عطر وغیرہ وغیرہ کی تمام عمدہ قسمیں منظر عام پر لائی گئیں۔ گلاب کی خوشبو سے لبریز گلاب جل اور ذائقے دار گل قند کے تو کہنے ہی کیا تھے۔ دیکھتے ہی دیکھتے خان برادران کا نام عطر کی دنیا میں بلندیوں پر پہنچ گیا اور ان کے نام کے ساتھ ساتھ لکھنؤ کی خوشبو بھی ساری دنیا میں پھیل گئی۔

خان برادر نے اپنے گلستان کو سجانے سوارنے کے لئے ہنر مند باغ بانوں کی خدمت دستیاب کی تھی اور ان کو ملازم بھی رکھا تھا۔ گلستان شاہی باغوں کی طرز پر ہی بیحد سلیقے اور حکمتوں سے سجایا اور سوارا گیا تھا۔ باغ نہایت خوش رنگ اور باغ کا موسم بہار کا ایسا موسم کی خزاں کا موسم بھی باغ کو اثر انداز نہ کر سکے۔ کہتے ہیں کی ایک بار خان بھائیوں کی گزارش اور دعوت پر خود بادشاہ سلامت عطر والوں کی اس جنت فردوس کے خوبصورت نظاروں اور بہاروں سے لطف اندوز ہونے کے لیے تشریف لائے تھے اور اس رات جانعالم کی ہدایت گری میں کتھک رقص اور راس لیلا کے ساتھ موسیقی کی ایسی حسین محفل سجی تھی کی یوں لگ رہا تھا کی جیسے فلک سے پریاں عطر والوں کے گلابی باغ میں اُتر آئی ہو۔

پھر وقت نے کروٹ بدلی اور اودھ کا برا دور شروع ہو گیا۔ انگریزوں کی چال بازیاں کامیاب ہوئی اور اودھ کے محبوب نواب کو اپنا پیارہ لکھنؤ چھوڑ کر کلکتہ جانا پڑا۔ بے بس لکھنؤ خاموش سسکتا رہا۔ اس سانحہ کے بعد کمپنی بہادر ایسٹ انڈیا کمپنی کی حکومت اودھ پر قابض ہو گئی۔ اسی دوران کبھی آگے پیچھے خاں برادر بھی جہان فانی سے رخصت ہو گئے۔ انہیں ان کے باغ اور کارخانوں کے قریب ہی دفن کیا گیا جہاں ان کے چاہنے والوں نے ان کی قبروں پر ایک شاندار اور کشادہ مقبرے کی فرانسیسی اور یوروپین فن تعمیر کی طرز پر تعمیر کروائی اور یہ مقبرہ بعد میں عطر والوں کی مزار کے نام سے مشہور ہوا۔

عطر فروش کے بزرگ واروں میں سے ایک حضرت کو خدا کا کرنا کچھ ایسا ہوا کی انہیں ضعیفی میں اچانک ایک روز خواب میں صوفیانہ توفیق ہوئی اور وہ محبوب الٰہی کی لگن میں ایسا رے کی سب کچھ چھوڑ چھاڑ کے عطر والوں کی مزار میں ہی بسیرہ کر لیا۔ کچھ ہی دنوں میں ان کی شہرت کچھ ایسی ہوئی کی فریادی اور زائرین مزار پر حاضر ہونے لگے اور وہ حضرت باقاعدہ عطر والوں کی مزار کے سجادہ نشین ہوئے۔ منیف سجادہ نشین دعائے پڑھ پڑھ کر عقیدت مندوں میں مطہر عطر کی شیشیاں تقسیم کرتے تھے اور عقیدت مند فیضیاب بھی ہوتے تھے۔ جمعرات کو سماع کی محفلیں ہوتی تھیں اور سماں روحانی ہو جاتا تھا۔ خاں برادران کے عرس بڑی دھوم دھام سے منائے جاتے تھے اور مزار پر کئی کئی دن تک جشن ہوتا تھا اور میلوں ٹھیلوں، ناچ گانوں اور لنگروں کے اہتمام ہوتے تھے۔ لیکن پھر عطر والے سجادہ نشین کی نفس واپسی کے بعد یہ سلسلے آہستہ آہستہ پست ہوتے گئے اور زائرین کی آمد کم ہوتی گئی۔ غدر کے بعد اودھ اور ہندستان پر ملکہ برطانیہ کا راج قایم ہو گیا۔ پھر زمانے گزر گئے، آزادی کی جستجو میں انقلاب زندہ باد ہوا اور ایک قربانیوں سے لبریز جدوجہد کے بعد ملک آزاد تو ہوا، غلامی کی زنجیریں تو توڑ ڈالی گئیں مگر بنوائے نے آزادی کی تجلی کو ہندو مسلمان فسادات میں بہتے لہو سے سیاہ کر دیا۔ خاں برادران کے کچھ وارثان تو پاکستان ہجرت کر گئے اور کچھ نے سرزمین ہند اور لکھنؤ کا دامن تھامے رکھا۔ انگریز چلے گئے مگر انگریزیت چھوڑ گئے۔ جمہوریت کی آڑ میں اور بین اقوامی تجارت کے نام پر مغربی ساج و سامان اور آرائشوں کے تلاطم دیسی بازاروں کو ڈبونے لگے۔ یوں تو لکھنؤ کے روایتی عطر بازار نے اپنا وجود بنائے رکھا مگر مقابل میں تیزی سے آتے بیرونی برانڈوں کے عطروں نے بازار پر اپنا قبضہ جمانا شروع کر دیا۔ ایک طرف مشرقی عطر کی شبنمی روحانی۔۔۔۔ تسکین اور مدہوش کر دینے والی بے خودی اور قدرتی خوشبو تھی تو دوسری طرف اجادہ داری اور منافع خوری اور مفاد پرستی کی برہنہ، بے رحم مغربی ہوس اور جاذبیت کی آگ بھڑکانے والی کمیائی مشینی بو اور ترقی کی دوڑ میں مغرب پرست مزاج، سب کچھ بدل رہا تھا۔ لکھنؤ کے مقامی بازار میں بھی تبدیلیاں آنے لگی، بہت سے نئے عطر کے تاجر میدان میں اُتر آئے اور برانڈیڈ عطر بھی بکنے لگا۔ خان برادران کے وارثان ان تبدیلیوں کی تاب نا لا سکے اور گوشہ نشین ہوتے چلے گئے۔ شاید ان کے فن میں وہ تاثیر بھی نہ باقی رہ گئی تھی جو ان کے باپ داداؤں کے فن کی خوبی تھی۔ کنبہ بڑھتا گیا اور کاروبار گھٹتا گیا۔ خاندان کے زیادہ تر افراد دوسرے دوسرے پیشوں کی طرف مائل ہوتے چلے گئے۔ خاں برادر کی جائداد، ان کی دولت، فضول خرچی، آرام طلبی، عیاشی اور آپسی مقدمے بازیوں اور رنجشوں کی نزر ہوتی چلی گئی۔ شہر گومتی کے ساحلوں اور جنگلوں میں داخل ہونے لگا تھا۔ خان برادر کا چمن ناجائز قبضوں کا شکار ہوتے ہوتے ختم ہو گیا۔ آج کی تاریخ میں اگر کچھ باقی بچا ہے تو صرف آبادیوں سے گھرا مقبرے کا کھنڈر جسے وقف بورڈ اپنے اختیار میں لے کر شاید بھلا بیٹھا تھا اور ایک ادنا سی عطر کی دکان چلانے والا عطر فروش۔

عطر فروش اپنی بیوہ والدہ کے ساتھ قاضمین کی درگاہ کے پیچھے ایک تنگ گلی والے محلے میں ایک چھوٹے سے دو کمرے والے مکان میں رہتا تھا۔ عطر فروش کی گلی میں دن کے اُجالے بھی شرماتے شرماتے ہی اترتے تھے۔ اس بھری دنیا میں عطر فروش اور اس کی ماں کا سوائے ایک دوسرے کے اور کوئی دوسرا نہیں تھا۔ عطر فروش ایک کم گو اور سنجیدہ قسم کا نوجوان تھا۔ اس کا قد اونچا مگر جسم اکہرا تھا۔ اس کے سیاہ چمکدار گھنگرالے بال اس کی لمبی سی گردن تک جھولتے رہتے تھے اور ایک دولت اس کی اونچی فراخ پیشانی پر بھی کھیلتی رہتی تھیں۔ کھنچے ہوئے سیاہ ابروؤں کے سائے میں سوچتی ہوئی لابنی سیاہ آنکھیں اس کے لمبے پتلے نکیلی سی ٹھڈی والے گورے گورے چہرے کو مفکرانہ شباہت عطا کرتی تھیں۔ بغیر داڑھی مونچھوں والے صفا چٹ چہرے پر ہلکی ہلکی گلابی رنگت، تراشے ہوئے ہونٹھ، لمبی ڈھلی ہوئی سندری ناک، دبلا پتلا عطر فروش دیکھنے سننے میں بھولا بھالا سا، کھویا کھویا سا بے ضرر انسان لگتا تھا۔ عطر فروش زیادہ ملنا جلنا پسند نہیں کرتا تھا۔ اس کا گھر اور اس کی دکان ہی اس کی محدود دنیا تھی۔ لیکن ہر جمعرات کی رات، جب تک کے کوئی بہت بڑی اڑچن نہ ہو، وہ اپنے بزرگوں کی عطر والی مزار پر حاضری دینے ضرور جاتا تھا۔ وہاں پہنچ کر وہ قبروں کی صاف صفائی کرتا، ویران قبروں کو پھولوں سے سجاتا، اگربتی اور چراغاں کرتا اور پھر فاتحہ پڑھنے کے بعد وہاں تن تنہا گھنٹوں بیٹھے بیٹھے جانے کن کن خوابوں خیالوں میں گم رہتا تھا۔ عطر کی چھوٹی سی دکان کے سہارے بے حد معمولی حیثیت میں ماں بیٹے گزر بسر کر رہے تھے اور دن یوں ہی گزرتے جا رہے تھے کی اچانک عطر فروش کی زندگی میں خوشبو آ گئی۔

افلاس کی گرد میں غرق عطر فروش کی گلی اتنی گھنی آبادی والی تھی کی دم گھٹا جاتا تھا اور سانسوں پر سانسیں گراں گزرتی تھیں۔ ہجوم کے ہجوم نہ کے صرف تنگ کوٹھری نما کمروں میں زندہ تھے بلکہ زندگی کی ساری رسمیں مثلاً جینا مرنا، کمانا کھانا، رونا ہنسنا لڑنا جھگڑنا، شادی بیاہ، پیدائش محبت نفرت وغیرہ وغیرہ سب ادا ہو رہی تھیں۔ تنگ دائروں میں سمٹی عطر فروش کی اندھیری گلی میں ایک روز ندیم میاں بارہ بنکی چھوڑ کر اپنے بیوی بچوں کے ساتھ بسنے آ گئے۔ ان کے کنبہ میں ان کی بیوی کے علاوہ ان کی ایک کمسن بیٹی اور دو نابالغ چھوٹے بیٹے بھی تھے۔ اپنی سب سے بڑی لڑکی کی وہ شادی کر چکے تھے۔ ندیم میاں نے گلی میں عطر فروش کے گھر کے بازو میں ہی ایک چھوٹا سا کمرہ اور کھپریل سے ڈھکا کچا آنگن کرائے پر لے لیا۔ ندیم میاں زر دوزی کے کاریگر تھے۔ انہوں نے لکھنؤ کے کچھ تاجروں سے رابطہ کیا اور گھر پر ہی کام لا کر بیوی اور بیٹی کے ساتھ کرنے لگے۔ بہر حال کسی نہ کسی طرح روزی روٹی کا جگاڑ بیٹھنے ہی لگا۔

خوشبو کی گندمی رنگت میں صبح کی پہلی کرن سی تجلی تھی۔ درمیانے قد کی نحیف بدن خوشبو کے نین نقش اچھے تھے۔ اس کے چہرے کی کشش میں کچھ ایسی دل ساز تسکین نہاں تھی کی دیدار کرنے والی نظریں سکون کے ترنم میں ڈوب جاتی تھیں۔ غزال چشم خوشبو کی سیاہ زلف دراز جب برہم ہو جاتی تھیں تو اس کے معصوم رخساریوں کے جیسے بدلی میں چھپا ہو چاند اور جو سلجھا لیوے وہ زلفیں تو زلف رسا لچکتی کمر یا پریوں تھر کے کی جیسے چندن کی ڈال پر ناگن جھومے۔ ستواں ناک اور لب یوں کی جیسے پنکھڑی گلاب، زیر لب شرمیلا تبسم تو نینوں کی حیا میں نہاں تھوڑی تھوڑی شوخیاں بھی۔ عطر فروش نے پہلی نظر جب خوشبو کو دیکھا تو بس دیکھتا ہی رہ گیا اور خوشبو کی نرگسی آنکھوں کے سمندر میں ڈوبتا چلا گیا۔ خوشبو نے جب عطر فروش کو یوں دیکھتے ہوئے دیکھا تو کچھ شرما کر نظریں اپنی چھکالی اور گھبرا کر اپنے تھرتھراتے لبوں پر اپنی زباں جو پھیری تو عطر فروش کے دل بے قرار میں تمنا یہ جاگی کی کیوں نا آگے بڑھ کر اس نازک سی شبنمی دوشیزہ کو باہوں میں محفوظ کر کے اسکو خوب پیار کیا جائے۔ یہ احساس عطر فروش میں ایک عجیب سا لزت دار نیا پن لے کے رونما ہوا تھا۔ ایسے جذبات سے وہ اس سے پہلے کبھی بھی آشنا نا ہوا تھا۔ ایک نظر دیکھ کر خوشبو کو عطر فروش کی رگ رگ میں برق سی لہرائی تھی۔

ندیم میاں کے بیوی بچوں کا عطر فروش کے یہاں خوب آنا جانا ہو گیا، بے تکلفی ہو گئی، کوئی پردہ نہ رہا اور جلد ہی خوشبو عطر فروش کی والدہ سے خوب گھل مل گئی اور عطر فروش کی والدہ بھی خوشبو کو بے حد پسند کرنے لگیں۔ ندیم میاں ہر قسم کی تصنع سے دور سیدھے سادے کام کاجی انسان تھے، وہ عطر فروش کو بے حد پسند کرنے لگے تھے، عطر فروش بھی ان کی بہت عزت کرنے لگا تھا۔ خوشبو کے حسن میں ایک پاکیزہ سادگی تھی اور سادگی بھی تو قیامت کی ادا ہوتی ہے۔ عطر فروش اور خوشبو کے درمیان جانے انجانے نہ جانے کب محبت کے خوب صورت پھول مہکنے لگے۔ ایک ایسا عشق پروان چڑھنے لگا کی جس کو اظہار کی درکار ہی نا تھی۔ عطر فروش کی عادت یوں بھی کم بولنے کی تھی اور خوشبو کی زباں پر تو شرم حیا اور لحاظ کے پہرے تھے۔ غریب خوشبو کے پاس موبائل تو تھا نہیں اس لئے واٹس ایپ اور میسیج وغیرہ کی گنجائش بھی نہیں تھی۔ یوں ملاقات کے تو کوئی مسائل نہیں تھے کیونکہ کسی نہ کسی بہانے ہر روز ہی کبھی نہ کبھی آمنا سامنا ہو ہی جاتا تھا اور دیدار بھی ہو ہی جاتے تھے۔ ایک نرم اور نازک سے احساس نے اس عشق کو بے حد حسین اور معطر کر دیا تھا۔ اس محبت میں لفظوں کی روانی تو بے حد مختصر تھی مگر خاموش نظریں ہزاروں جذبات بیاں کر جاتی تھیں۔ عطر فروش جب پیار بھری نگاہوں سے خوشبو کو دیکھتا تھا تو خوشبو کی آنکھیں شرم سے جھک جاتی تھیں اور اس کا چہرہ گلابی ہو جاتا تھا اور وہ لبوں پر ایک شرمیلا تبسم لئے، اپنا دوپٹا درست کرتے ہوئے عطر فروش سے کتراتے ہوئے نکل جاتی تھی۔

---(باقی آئندہ ہفتے)

# چھوٹی وشمال مشرقی ریاستوں کی ترقی ضروری: امت شاہ

رودر پور:(یواین آئی) مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے ہفتہ کو یہاں اتراکھنڈ انویسٹمنٹ فیسٹیول میں کہا کہ جب تک چھوٹی ریاستیں اور شمال مشرقی ریاستیں ترقی نہیں کریں گی، ملک یکساں طور پر ترقی نہیں کرسکتا۔ مسٹر شاہ نے کہا کہ یہی وجہ ہے کہ مودی حکومت نے چھوٹی ریاستوں اور شمال مشرقی ریاستوں کی ترقی پر خصوصی توجہ دی ہے۔ انہوں نے یہ بات ریاست کے رودر پور میں ایک لاکھ کروڑ روپے کے سرمایہ کاری میلے کے موقع پر کہی۔ انہوں نے کہا کہ "چھوٹی ریاستوں کے حوالے سے سیاسی پنڈتوں کا حساب ناکام ہوگیا ہے۔ جب ملک کے سابق وزیراعظم اٹل جی نے اتراکھنڈ، چھتیس گڑھ اور جھارکھنڈ کی ریاستیں بنائیں تو سیاسی پنڈتوں کا خیال تھا کہ چھوٹی ریاستوں کا تصور کامیاب نہیں ہوگا۔ آج تینوں ریاستیں اپنے پیروں پر کھڑی ہوکر آگے بڑھ رہی ہیں۔ مسٹر شاہ نے اتراکھنڈ کے تناظر میں کہا کہ اٹل جی نے اسے بنایا اور مودی جی نے اس کی پرورش کی۔

وزیر داخلہ نے کہا کہ ملک وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں مسلسل ترقی کر رہا ہے۔ پچھلے کئی سالوں سے ہندوستان سب سے تیزی سے ترقی کرنے والی معیشت ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ سال 2027 میں ہندوستان دنیا کی تیسری سب سے بڑی معیشت بن جائے گا۔ مسٹر شاہ نے کہا کہ مودی جی کے دور حکومت میں بنیادی ڈھانچے کی ترقی میں تیزی آئی ہے اور تعلیم اور صنعتی ترقی کے ساتھ معیشت نے ترقی کی ہے۔ اس کے ساتھ ہی مودی حکومت نے اس تصور کو بھی توڑ دیا ہے کہ انفراسٹرکچر اور صنعتی ترقی کے ذریعے غریبوں کی فلاح و بہبود حاصل نہیں کی جا سکتی۔ انہوں نے کہا کہ فوڈ سیکورٹی اور ہیلتھ سیکورٹی کے ساتھ ساتھ مودی حکومت نے 16 کروڑ لوگوں کے گھروں میں نل کا پانی، 12 کروڑ بیت الخلاء، 13 کروڑ گھروں کو ایل پی جی سلنڈر، 03 کروڑ گھروں کو بجلی اور چار کروڑ غریبوں کو گھر فراہم کرنے کا کام کیا ہے۔ مجموعی طور پر 25 کروڑ لوگوں کو خط غربت سے اوپر لانے کا کام کیا گیا ہے۔

# معاشرے کو مثبت سمت دینے میں میڈیا کا اہم کردار: بھجن لال

جے پور:(یواین آئی) راجستھان کے وزیراعلیٰ بھجن لال شرما نے کہا ہے کہ میڈیا اپنی خبروں کے ذریعے معاشرے کو مثبت سمت دینے کا کام کر کے ملک اور ریاست کی ترقی میں اہم کردار ادا کر رہا ہے اور یہ نوجوانوں کو حوصلہ دے کر انہیں زندگی میں کامیاب بنانے کا بھی ایک اہم ذریعہ بنتا ہے۔ مسٹر شرما جمعہ کی رات جے پور میں "دینک بھاسکر ایوارڈ" کی تقریب سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اخبارات کو ہمارے جمہوریت کا چوتھا ستون مانا جاتا ہے، لیکن ایمرجنسی کے دور میں اس ستون کو کمزور کرنے اور گرانے کی کوشش کی گئی۔

اس وقت میڈیا پر سنسر شپ تو لگائی ہی گئی، ساتھ ہی کئی نامور صحافیوں کو جیل کی سلاخوں کے پیچھے بھی دھکیل دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ اخبارات کو مقابلہ جاتی امتحانات کی تیاری کرنے والے نوجوان جنرل نالج کے لیے پڑھتے ہیں، لیکن یہ افسوس کی بات ہے کہ پچھلی حکومت کے دور میں انہیں دن رات محنت کرنے کے باوجود نوکری نہیں ملی۔ جو چند ایک بھرتیاں نکلی تھیں، وہ بھی پیپر لیک کی نذر ہوگئیں۔ مسٹر شرما نے کہا کہ ہماری حکومت نے نوجوانوں کے خوابوں کو پورا کرتے ہوئے اب تک 75 ہزار سے زیادہ سرکاری بھرتیوں کا تحفہ دیا ہے اور سال 2025 میں 81 ہزار سے زیادہ اسامیوں پر بھرتی کا کیلنڈر بھی جاری کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جمعرات کے روز ایک ساتھ 26 ہزار سے زیادہ اسامیوں کے لیے اشتہار بھی جاری کیے گئے ہیں۔

حصار: بھاٹیا کالونی مین ایک خاتون کا پتھر سے کچل کر قتل کر دیا گیا اطلاع ملنے پر پولیس وفارنسس ٹیم موقع پر پہنچی اور تفتیش شروع کی۔

# درآمد شدہ پرزوں کو اسمبل کر کے مینوفیکچرنگ کی زمینی حقیقت کو بدلنا ضروری ہے: راہل گاندھی

نئی دہلی:(یواین آئی) کانگریس کے سابق صدر اور لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے درآمد شدہ پرزوں کو اسمبل کر کے ٹی وی اور موبائل بنانے کی پالیسی پر سوال اٹھاتے ہوئے ہفتہ کے روز کہا کہ یہ 'میک ان انڈیا' نہیں ہے، اس لیے مینوفیکچرنگ کی اس زمینی حقیقت کو بدلنا ضروری ہے۔ مسٹر راہل گاندھی نے کہا کہ ٹی وی، موبائل وغیرہ کے 80 فیصد پرزے بیرون ملک سے درآمد کر کے ملک میں اسمبل کیے جاتے ہیں۔ یہ صورتحال بدلنی چاہیے اور حالات میں تبدیلی ضروری ہے، تاکہ یہ تمام اشیاء ملک میں ہی تیار ہوں، اور حقیقی معاشی ترقی کا مقصد پورا ہو۔ انہوں نے کہا، "کیا آپ جانتے ہیں کہ ہندوستان میں بننے والے 80 فیصد ٹی وی چین سے آتے ہیں؟ 'میک ان انڈیا' کے نام پر، ہم صرف اسمبلنگ کر رہے ہیں - اصل مینوفیکچرنگ نہیں کر رہے ہیں۔

آئی فون سے لے کر ٹی وی تک - سب کے پرزے بیرون ملک سے آتے ہیں، ہم انہیں صرف اسمبل کرتے ہیں۔ چھوٹے کاروباری تیار کرنا چاہتے ہیں، لیکن کوئی پالیسی، کوئی سپورٹ نہیں ہے، جبکہ بھاری ٹیکس عائد کیا جاتا ہے اور منتخب کارپوریٹس کی اجارہ داری قائم ہوچکی ہے، جس نے ملک کی صنعت کو اپنی گرفت میں لے رکھا ہے۔ جب تک ہندوستان پیداوار میں خود انحصار نہیں ہو جاتا، روزگار، ترقی اور 'میک ان انڈیا' کی باتیں صرف زبانی باتیں ہی رہیں گی۔ مسٹر راہل گاندھی نے کہا کہ اس کے لیے ملک میں تبدیلی ضروری ہے۔ اس صورتحال میں تبدیلی لانے کی ضرورت ہے۔ ملک کو زمینی سطح پر تبدیلی کی ضرورت ہے تاکہ ہندوستان اسمبل کی لائن سے آگے بڑھ کر حقیقی مینوفیکچرنگ پاور بن سکے اور چین کے ساتھ برابری کا مقابلہ کر سکے۔

# چھتیس گڑھ کے جنگلات اڈانی کے حوالے کرنے کی مخالفت کرنے پر بگھیل کو سزا مل رہی ہے: پرینکا گاندھی

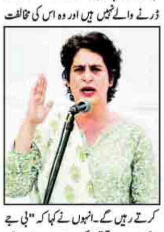

نئی دہلی:(یواین آئی) کانگریس جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی نے ہفتہ کے روز الزام لگایا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی حکومت چھتیس گڑھ کے جنگلات وزیر اعظم نریندر مودی کے عزیز صنعتکار گوتم اڈانی کے حوالے کر رہی ہے اور ریاست کے سابق وزیر اعلیٰ بھوپیش بگھیل اس کی سخت مخالفت کر رہے ہیں، اس لیے ان کے خاندان کو سزا دی جا رہی ہے۔ محترمہ پرینکا گاندھی نے آج یہاں کہا کہ مسٹر بگھیل اس مسئلہ کو اسمبلی میں اٹھانے والے تھے لیکن اس سے پہلے ہی ان کی آواز دبانے کے لیے ان کے بیٹے کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی اس طرح کے حربے اپناتی رہتی ہے لیکن کانگریس کے لوگ اس سے ڈرنے والے نہیں ہیں اور وہ اس کی مخالفت کرتے رہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ "بی جے پی حکومت نے چھتیس گڑھ کے تمام جنگلات کو اڈانی کے لیے وقف کر دیا ہے۔ پی ای ایس اے قانون اور این جی ٹی کی ہدایات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے جنگلات کو تباہ کیا جا رہا ہے۔ سابق وزیر اعلیٰ بھوپیش بگھیل جی اس معاملے کو اسمبلی میں اٹھانے والے تھے۔ انہیں روکنے کے لیے انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ نے صبح سویرے ان کے گھر پر چھاپہ مارا اور ان کے بیٹے کو گرفتار کر لیا۔ "کانگریس جنرل سکریٹری نے کہا، "گزشتہ 11 سالوں میں، ملک اچھی طرح سمجھ چکا ہے کہ یہ عوام کی آواز کو کچلنے اور اپوزیشن کو دبانے کے طریقے ہیں۔ لیکن اس طرح کے ہتھکنڈوں سے سچ کو دبانا اور اپوزیشن کو ڈرانا ممکن نہیں ہے۔ کانگریس کا ہر کارکن بگھیل جی کے ساتھ مضبوطی سے کھڑا ہے۔"

# بی جے پی والے آئین کو کچلنے کا کام کر رہے ہیں: ڈوٹاسرا

الور:(یواین آئی) راجستھان کانگریس صدر گووند سنگھ ڈوٹاسرا نے کہا ہے کہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) والے آئین کی بات کرتے ہیں، لیکن وہ آئینی اداروں کو کچلنے کا کام کر رہے ہیں۔ مسٹر ڈوٹاسرا ہفتہ کو آئین بچاؤ ریلی میں شرکت کے لیے الور پہنچے۔ انہوں نے صحافیوں سے کہا کہ سال 2014 میں جب بی جے پی حکومت اقتدار میں آئی تھی تو اس کے رہنماؤں نے کسانوں کی آمدنی دگنی کرنے، بے روزگاروں کو روزگار دینے جیسی بڑی بڑی باتیں کی تھیں، لیکن ایسا کچھ نہیں ہوا۔ مسٹر ڈوٹاسرا نے کہا کہ اپوزیشن رہنماؤں کے گھروں پر انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی)، انکم ٹیکس اور سینٹرل بیورو آف انویسٹی گیشن (سی بی آئی) کے چھاپے ڈلوائے جاتے ہیں۔ جو اپوزیشن رہنما بی جے پی میں شامل ہو جاتا ہے، اس کے خلاف کارروائی روک دی جاتی ہے۔ انہوں نے کہا، یہ بی جے پی والے کون سے ہریش چند پیدا ہوئے ہیں۔ دوسری پارٹی کے رہنما بی جے پی میں جاتے ہی ہریش چند بن جاتے ہیں۔[؟] انہوں نے کہا کہ پنچایت انتخابات، بلدیاتی انتخابات نہیں کروائے جا رہے ہیں۔ راجستھان کے حالات خراب ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ بھجن لال شرما کے بس میں کچھ نہیں ہے۔ ان میں صلاحیت نہیں ہے۔ دہلی سے پرچی کی حکومت بنی ہے اور مسٹر شرما خود اپنی صوابدید کا استعمال نہیں کر رہے ہیں۔

# مدھیہ پردیش میں سرمایہ کاری کرنے سے تمام سہولیات کا فائدہ ملے گا: موہن یادو

بھوپال:(یواین آئی) مدھیہ پردیش کے وزیراعلیٰ ڈاکٹر موہن یادو نے اسپین میں آباد ہندوستانیوں کو مدھیہ پردیش میں سرمایہ کاری کی دعوت دیتے ہوئے کہا کہ وہ سرمایہ کاری کے لیے ریاست آئیں، انہیں تمام سہولیات کا فائدہ ملے گا۔ وزیراعلیٰ کل دیر رات اسپین میں آباد این آر آئیز سے 'مدھیہ پردیش گلوبل ڈائیلاگ 2025' کے تحت بات کر رہے تھے۔ اس دوران انہوں نے کہا کہ وزیراعظم نریندر مودی کی قیادت میں دنیا ہندوستان کی طرف دیکھ رہی ہے۔ یہ وقت ملک کے شہریوں کے جوش اور ولولے سے لبریز ہونے کا ہے۔ جلد ہی ہندوستان دنیا کی تیسری اقتصادی سپر پاور بن جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ مدھیہ پردیش 'شوبھا یہ شگرام' کے احساس پر سرمایہ کاروں کو سہولیات فراہم کر رہا ہے۔ مدھیہ پردیش میں کافی لینڈ بینک ہے۔ ہم نے بیرون ملک مقیم سرمایہ کاروں کو لیٹر آف اتھارٹی فوری طور پر حوالے کر دیے ہیں۔ مدھیہ پردیش حکومت 'ترنت دان - مہا کلیان' کے احساس پر عوامی مفاد میں کام کر رہی ہے۔ ریاست میں سرمایہ کاری کرنے والوں کو ریاستی حکومت سے تمام سہولیات کا فائدہ ملے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے سرمایہ کاروں سے وعدہ پورا کیا اور ڈی بی ٹی کے ذریعے 5200 کروڑ روپے ان کے کھاتوں میں منتقل کیے، جس طرح کی چھوٹ کا ہم نے وعدہ کیا تھا اسے پورا کیا۔ اسپین بہت اچھا ملک ہے اور ہندوستانیوں نے دودھ میں چینی کی طرح ملا کر اسپین کے لوگوں کی خوشی اور بھی بڑھا دی ہے۔ ڈاکٹر یادو نے کہا کہ دہلی میٹرو مدھیہ پردیش کے کرنٹ پر چل رہی ہے۔ ریاست کے 32 لاکھ کسان شمسی توانائی سے آبپاشی کر سکیں گے۔ ریاست میں دو سے 2000 میگاواٹ تک شمسی توانائی کی پیداوار میں چھوٹ دی جا رہی ہے۔ مدھیہ پردیش میں سرمایہ کاری کرنے پر آپ کو تمام سہولیات کا فائدہ بھی ملے گا۔

# سمستی پور: خاتون ایس ایچ او اور ڈرائیور 20 ہزار روپے رشوت لیتے ہوئے گرفتار

سمستی پور:(یواین آئی) بہار ویجیلنس انویسٹی گیشن بیورو کی ٹیم نے آج سمستی پور ضلع میں مہیلا تھانہ کے ایس ایچ او اور اس کے ڈرائیور کو 20،000 روپے کی رشوت لیتے ہوئے گرفتار کر لیا۔ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس، ویجیلنس انویسٹی گیشن بیورو، پٹنہ، راجیش کمار نے بتایا کہ سمستی پور ضلع کے مفصل تھانہ علاقے کے چھتونا گاؤں کے رہنے والے شکایت کنندہ راجیو رنجن سنگھ پر حملہ کا معاملہ ختم کرنے کے بدلے مہیلا ایس ایچ او چنچل کماری نے اس سے 40،000 روپے کا مطالبہ کیا تھا۔ مسٹر کمار نے بتایا کہ مہیلا ایس ایچ او چنچل کماری اپنے ڈرائیور گڈو کمار کی مدد سے مہیلا تھانہ میں راجیو رنجن سنگھ سے 20،000 روپے رشوت لے رہی تھی، جب ویجیلنس ٹیم نے دونوں کو رنگے ہاتھوں گرفتار کر لیا۔ ویجیلنس ٹیم گرفتار ایس ایچ او اور ان کے ڈرائیور کو پوچھ گچھ کے لیے ویجیلنس ہیڈکوارٹر، پٹنہ لے جا رہی ہے۔

مظفر پور: ویجلنس ٹیم نے بہار پولیس کی سب انسپکٹر اُتل کماری اور ان کے ڈرائیور راہل کمار کو 20 ہزار روپے رشوت لیتے ہوئے گرفتار کر لیا۔

# بھوپیش بگھیل کے دفاع میں اترے 'خاندان' کا پوشیدہ مفاد کیا ہے: بی جے پی

نئی دہلی:(یواین آئی) بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے قومی ترجمان اور راجیہ سبھا کے رکن پارلیمنٹ ڈاکٹر سدھانشو ترویدی نے چھتیس گڑھ کے سابق وزیر اعلیٰ بھوپیش بگھیل کے خلاف لگائے گئے بدعنوانی کے الزامات کا دفاع کرنے پر 'گاندھی خاندان' کی کڑی نکتہ چینی کرتے ہوئے سوال کیا ہے کہ اس بدعنوانی کے معاملے میں 'گاندھی خاندان' کا کیا مفاد پوشیدہ ہے۔ ہفتہ کو یہاں میڈیا سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر دویدی نے مطالبہ کیا کہ اس معاملے میں گاندھی خاندان کا مفاد ملک کے سامنے آنا چاہئے۔

انہوں نے الزام لگایا کہ کانگریس کی کئی حکومتیں براہ راست بدعنوانی میں ملوث رہی ہیں اور چھتیس گڑھ میں اس وقت کی بھوپیش بگھیل حکومت میں جو بدعنوانی ہوئی تھی وہ اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ بی جے پی کے ترجمان نے کہا، ''کانگریس کے ''پہلے خاندان'' کی طرف سے بھوپیش بگھیل کا دفاع کیے جانے سے یہ شک پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ صرف بھوپیش بگھیل اور ان کے خاندان سے متعلق معاملہ تھا، یا پھر اس معاملے کے تار دہلی تک بھی جڑے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ کرناٹک اور تلنگانہ سمیت کئی کانگریس حکومتوں پر بدعنوانی کے الزامات لگے ہیں، لیکن گاندھی خاندان جس طرح چھتیس گڑھ کی سابقہ کانگریس حکومت کا دفاع کر رہا ہے، تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔

کانگریس لیڈر راہل گاندھی نے منی لانڈرنگ کیس میں رابرٹ واڈرا کا دفاع کرنے کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بہنوئی کے دفاع میں بولنا تو خاندانی معاملہ ہے، لیکن یہ تو سیاسی معاملہ ہے، اس لیے بھارتیہ جنتا پارٹی یہ جاننا چاہتی ہے کہ چھتیس گڑھ کے اس بدعنوانی کیس میں گاندھی خاندان کا کیا مفاد چھپا ہوا ہے۔ چھتیس گڑھ میں بدعنوانی کے اس معاملے کو انتہائی سنگین بتاتے ہوئے بی جے پی کے ترجمان نے کہا کہ تحقیقاتی ایجنسیاں اس معاملے میں قانونی کارروائی کر رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عام آدمی پارٹی کے کنوینر اروند کیجریوال نے 2023 میں چھتیس گڑھ اسمبلی انتخابات کے دوران انڈیا الائنس کے ممبر ہوتے ہوئے بھوپیش بگھیل کو ملک کا سب سے بدعنوان وزیر اعلیٰ کہا تھا۔

# چھتیس گڑھ: چار افراد زندہ جل گئے، دو زخمی

کانکیر:(یواین آئی) چھتیس گڑھ میں کونڈا گاؤں - کانکیر روڈ پر کلگاؤں کے قریب ایک خوفناک سڑک حادثہ میں چار افراد زندہ جل گئے اور دو دیگر زخمی ہو گئے۔ حادثہ کولگاؤں کے قریب پیش آیا۔ زخمیوں کو علاج کے لیے کانکیر اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ پولیس کے مطابق جمعہ کی دیر شام چھ نوجوان کیشکل سے ایک کار میں کانکیر آ رہے تھے۔ تیز رفتاری کے باعث کار پل سے ٹکرا گئی اور چنگاریوں سے کار میں آگ لگ گئی۔ دو افراد بڑی مشکل سے باہر نکل سکے جبکہ چار افراد زندہ جل گئے۔ رات گئے ٹریفک پولیس اور فائر بریگیڈ موقع پر پہنچے اور صبح فرانزک ٹیم پہنچ کر تحقیقات کر رہی ہے۔ مرنے والوں میں دیپک ماروی، سورج پھالکے، یوراج سدھی اور ہیمنت سوڈھی شامل ہیں جبکہ زخمیوں میں پریتم میشرم اور پرتھوی راج سلام شامل ہیں۔ ان کا کانکیر اسپتال میں علاج چل رہا ہے۔ متوفی کی عمر 19 سے 25 سال کے درمیان ہے۔

# وکست بھارت کے عزم میں دہلی اور ہریانہ کا اہم کردار: ریکھا گپتا

جند:(یواین آئی) دہلی کی وزیراعلیٰ ریکھا گپتا نے ہفتہ کے روز کہا کہ وکست بھارت کی سمت دہلی اور ہریانہ کا کردار انتہائی اہم ہے۔ محترمہ گپتا جند ضلع میں ایک پروگرام میں مہمانِ خصوصی کے طور پر خطاب کر رہی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ بھارتیہ جنتا پارٹی کی پالیسیوں اور وزیراعظم نریندر مودی کی قیادت کا نتیجہ ہے کہ آج دہلی اور ہریانہ جیسی ریاستوں کے اعلیٰ عہدوں پر عام خاندانوں سے آنے والے لوگ ذمہ داریاں نبھا رہے ہیں اور سماجی خدمت کو اولین ترجیح دے رہے ہیں۔ ہریانہ کے وزیراعلیٰ نایب سنگھ سینی نے اس موقع پر کہا کہ ہریانہ کی بیٹی، محترمہ ریکھا گپتا، دہلی کی وزیراعلیٰ بننے کے بعد آج پہلی بار اپنی سالگرہ کے موقع پر اپنے آبائی گاؤں نند گڑھ آئی ہیں، وہ تمام ہریانہ کے لوگوں کی طرف سے انہیں سالگرہ کی مبارکباد اور نیک خواہشات پیش کرتے ہیں۔

انہوں نے محترمہ گپتا کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ محترمہ ریکھا گپتا عام خاندان سے تعلق رکھتی ہیں اور پنڈت دین دیال اپادھیائے کی نظریاتی سوچ کے ساتھ جڑ کر عوامی خدمت کا کام کر رہی ہیں۔ ان کی پوری زندگی ملک کے لیے وقف رہی ہے اور انہوں نے ملک کے لیے مسلسل کام کیا ہے۔ محترمہ ریکھا گپتا کی سوچ، ان کی پالیسی اور نیت یہی ہے کہ دہلی ترقی کی نئی بلندیوں کو چھوئے۔ انہوں نے یقین دلایا کہ 'وکست بھارت' کے سفر میں ہریانہ اور دہلی حکومتیں مضبوطی سے آگے بڑھیں گی۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ وکست بھارت کی سمت دہلی اور ہریانہ کا کردار انتہائی اہم ہے۔ یہ بھارتیہ جنتا پارٹی کی پالیسیوں اور وزیراعظم کی قیادت کا نتیجہ ہے کہ آج دہلی اور ہریانہ جیسی ریاستوں کے اعلیٰ عہدوں پر عام خاندانوں سے آنے والے لوگ ذمہ داریاں سنبھال رہے ہیں اور عوامی خدمت کو سب سے بڑی ترجیح دے رہے ہیں۔

# بی جے پی نے ریاست میں کچرے کے بندوبست کے سلسلے میں کوئی ٹھوس کام نہیں کیا: سیلجا

چنڈی گڑھ:(یواین آئی) کانگریس کی جنرل سکریٹری اور سابق مرکزی وزیر کماری سیلجا نے ہفتے کے روز کہا کہ ہریانہ میں بی جے پی حکومت کے دور میں کچرے کے بندوبست کا کام مکمل طور پر نظرانداز کیا گیا ہے۔ یہاں میڈیا کو جاری بیان میں کماری سیلجا نے کہا کہ ہریانہ کے شہری صفائی کی صورتحال پر حالیہ صفائی سروے 2024 کی رپورٹ سے یہ صاف ظاہر ہوگیا ہے کہ ریاست میں کچرے کے بندوبست کے سلسلے میں کوئی ٹھوس کام نہیں کیا گیا۔ رپورٹ کے مطابق صفائی میں ہریانہ کے کئی شہر پیچھے رہ گئے ہیں اور زیادہ تر شہری بلدیہ اداروں کو تین اسٹار سے کم کی ریٹنگ ملی ہے، جو کہ انتہائی تشویشناک ہے۔ کئی شہر تو ایک بھی اسٹار حاصل کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ کماری سیلجا نے کہا کہ کانگریس حکومت کے دور میں جو نظام شروع ہوا تھا، اسے بی جے پی حکومت سنبھال بھی نہ سکی، اسی وجہ سے آج ریاست کچرے کا ڈھیر بنتی جا رہی ہے۔

انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت کو اپنی پیٹھ تھپتھپانے کے بجائے اس بات پر غور کرنا چاہیے کہ اربوں روپے خرچ کرنے کے باوجود کہاں کمی رہ گئی، کس کی لاپرواہی کے باعث رینکنگ گری یا بہتری نہیں آئی۔ رکن پارلیمان نے کہا کہ فرید آباد، جو مقامی بلدیہ کے وزیر کا اپنا شہر ہے، پھر بھی پیچھے رہ گیا، حالانکہ اسے اسمارٹ سٹی میں شامل کیا گیا تھا اور حکومت نے اس پر بھاری رقم خرچ کی تھی۔ یہ افسوسناک ہے کہ اسی ہریانہ میں جہاں کانگریس حکومت نے 2012 میں دوراندیشی کا مظاہرہ کرتے ہوئے امبالہ اور سرسہ جیسے شہروں میں کچرے کے انتظام کے پلانٹ لگائے تھے، وہیں موجودہ بی جے پی حکومت نے گزشتہ برسوں میں اس شعبے میں کوئی خاص کام نہیں کیا۔ نتیجتاً ریاست کے زیادہ تر شہر گندگی اور کچرے کے ڈھیروں میں تبدیل ہو چکے ہیں۔

# منی پور میں گولہ بارود کی بڑی کھیپ برآمد، عسکریت پسند گرفتار

امپھال:(یواین آئی) منی پور میں پولس نے غیر قانونی سرگرمیوں کو روکنے اور ریاست بھر میں امن و امان قائم رکھنے کے لیے اپنی مسلسل کوششوں تقویت دیتے ہوئے متعدد بڑی کارروائیاں کی ہیں، جن میں بڑی مقدار میں گولہ بارود برآمد ہوئے ہیں۔ پولس نے آج کہا کہ ضلع کاکچنگ کے آرونگ نونگ مائیکھونگ تھانے کے تحت چنگجاو جزیرہ کے پملین پیٹ سے گولہ بارود کا بڑا ذخیرہ برآمد کیا گیا۔ ضبط کیے گئے ذخیرے میں 9 ایم ایم گولہ کے 1,406 راؤنڈ، 303 کیلیبر کی گولی کے 125 راؤنڈ، اور کل 7 خالی کارتوس شامل ہیں۔ دوسری کارروائی میں، پولس نے ضلع بشنوپور کے نامبول تھانے کے تحت لیمارام لاکھائی، ٹنڈیم روڈ سے عسکریت پسند گروپ کے ایک سرگرم کیڈر کو گرفتار کیا۔ اس شخص کی شناخت اجیت کمار سنگھ عرف اناتوبا کے طور پر کی گئی ہے، جو بشنوپور کے لیمارام مماننگ لیکئی علاقے کا باشندہ ہے۔ اسٹریٹجک نگرانی کے تحت پولس کے ڈائریکٹر جنرل (ڈی جی پی) راجیو سنگھ نے کل چوراچاند پور اور بشنوپور اضلاع کا دورہ کیا۔ ڈی جی پی نے ضلع کے پولس افسران، سنٹرل آرمڈ پولیس فورسز (سی اے پی ایف)، منی پور پولیس سروس (ایم پی ایس) پروبیشنرز، آفیسر انچارج (او سی)، کمانڈو یونٹس (سی ڈی او) اور خواتین پولس اہلکاروں کے ساتھ جائزہ میٹنگیں کیں۔

بھوپال: اسمارٹ میٹر کے خلاف لوگوں کا غصہ بڑھتا چلا جا رہا ہے ہفتہ کو مشتعل صارفین نے محکمہ توانائی کے گووند پورہ دفتر کا گھیرا کیا۔

# 'ہند-پاک جنگ میں گرے 5 جنگی طیارے'! ٹرمپ کا نیا دعویٰ

## امریکی صدر ٹرمپ کے جنگی طیارے گرنے کے دعووں پر پارلیمنٹ میں وزیر اعظم مودی کو جواب دینا ہوگا: کانگریس

نئی دہلی: (ایجنسی) کانگریس نے ہفتے کے روز مطالبہ کیا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کو پارلیمنٹ میں امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے تازہ بیان پر وضاحت دینی چاہیے، جس میں ٹرمپ نے ایک بار پھر ہندوستان-پاکستان کے درمیان ثالثی کی بات کہی ہے اور یہ دعویٰ بھی کیا ہے کہ پانچ لڑاکا طیارے مار گرائے گئے تھے۔ کانگریس کے جنرل سکریٹری جئے رام رمیش نے ٹرمپ کے تازہ ترین بیان کے بعد یہ مطالبہ اٹھایا ہے۔ ٹرمپ نے کہا کہ رواں سال مئی میں ہندوستان اور پاکستان کے درمیان فوجی تصادم کے دوران "پانچ لڑاکا طیارے مار گرائے گئے" اور یہ بھی دعویٰ کیا کہ ان کی مداخلت کے بعد یہ تصادم ختم ہوا۔ تاہم ٹرمپ نے یہ واضح نہیں کیا کہ یہ طیارے کس ملک کے تھے یا وہ دونوں فریقین کے مجموعی نقصان کا ذکر کر رہے تھے۔ جئے رام رمیش نے ایکس (سابق ٹوئٹر) پر پوسٹ کرتے ہوئے لکھا: پارلیمنٹ کے مانسون اجلاس کے آغاز سے محض دو دن قبل ٹرمپ میزائل 24ویں بار داغا گیا ہے، اور ہر بار کی طرح اس بار بھی وہی دو باتیں دہرائی گئی ہیں۔ انہوں نے ٹرمپ کے بیان کا حوالہ دیتے ہوئے کہا: امریکہ نے ہندوستان اور پاکستان، دو جوہری طاقتوں کے درمیان جنگ کو روک دیا۔ اگر جنگ جاری رہتی تو کوئی تجارتی معاہدہ نہیں ہوتا۔ یعنی ہندوستان اور پاکستان کو امریکہ کے ساتھ تجارتی معاہدہ کرنے کے لیے فوری جنگ بندی ماننی پڑی۔ رمیش نے مزید کہا کہ اس بار ایک نیا اور سنسنی خیز دعویٰ شامل کیا گیا ہے کہ: شاید پانچ لڑاکا طیارے مار گرائے گئے تھے۔

کانگریس رہنما نے زور دے کر کہا: وزیر اعظم، 'ہاؤڈی مودی' (ستمبر 2019) اور 'نمستے ٹرمپ' (فروری 2020) جیسے پروگراموں کے ذریعے صدر ٹرمپ سے دوستی اور 'جھپی ڈپلومیسی' کرتے رہے ہیں، اب انہیں پارلیمنٹ میں کھڑے ہو کر صدر ٹرمپ کے پچھلے 70 دنوں میں کیے گئے دعووں پر واضح اور ٹھوس وضاحت دینی چاہیے۔

قابل ذکر ہے کہ صدر ٹرمپ نے گزشتہ چند ہفتوں میں کئی بار دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے ہندوستان اور پاکستان کے درمیان گزشتہ مئی میں ہونے والے فوجی تنازع کو تجارتی معاہدے کے ذریعہ حل کرایا۔ جبکہ ہندوستان کا کہنا ہے کہ پاکستان کے فوجی آپریشنز کے ڈائریکٹر جنرل (ڈی جی ایم او) کے ذریعے رابطے کے بعد فوجی کارروائی روکنے پر غور کیا گیا تھا۔

# سردار ولبھ بھائی پٹیل پر راج ٹھاکرے کا متنازعہ بیان

## ایم این ایس سربراہ کا بیان 'ہم جسے لوہ پروش مانتے ہیں، انہوں نے ممبئی کو مہاراشٹر کو نہ دینے کی وکالت کی تھی'، مہاراشٹر سمیت گجرات میں سیاسی تنازعہ

### راج ٹھاکرے کے خلاف پی آئی ایل دائر

نئی دہلی: مراٹھی زبان کا تنازعہ سپریم کورٹ تک پہنچ گیا ہے اور مہاراشٹر نونرمان سینا (ایم این ایس) کے سربراہ راج ٹھاکرے کے خلاف ہندی بولنے والوں کے خلاف تشدد کو بھڑکانے اور زبان پر مبنی نفرت پھیلانے کے الزام میں مفاد عامہ کی عرضی (PIL) دائر کی گئی ہے۔ اطلاع کے مطابق ایڈوکیٹ گھنشیام اپادھیائے کی طرف سے دائر درخواست میں راج ٹھاکرے اور ان کی پارٹی کے کارکنوں کے خلاف ایف آئی آر درج کرنے کی مانگ کی گئی ہے۔ یہ درخواست راج ٹھاکرے کی قیادت والی ایم این ایس سے وابستہ لوگوں کے ذریعہ مبینہ طور پر مراٹھی نہ بولنے پر لوگوں کے متعدد واقعات اور املاک کی توڑ پھوڑ کے بعد سامنے آئی ہے۔

ممبئی: مہاراشٹر میں ہندی-مراٹھی تنازعہ کے معاملے پر ایم این ایس سربراہ راج ٹھاکرے کے بیان نے ایک بڑا سیاسی تنازعہ کھڑا کر دیا ہے۔ ایم این ایس کے سربراہ راج ٹھاکرے نے میرا بھائیندر میں ایک میٹنگ میں کہا تھا کہ کچھ گجراتی تاجروں اور گجراتی لیڈروں نے ممبئی کو مہاراشٹر سے الگ کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ آچاریہ اترے کی کتاب پڑھتے ہوئے مجھے یہ جان کر حیرانی ہوئی کہ ممبئی کو مہاراشٹر کو نہ دینے کا پہلا بیان ولبھ بھائی پٹیل نے دیا تھا۔ ولبھ بھائی نے کہا تھا کہ ممبئی مہاراشٹر کو نہیں دیا جائے گا۔ ولبھ بھائی پٹیل جنہیں ہم اب تک لوہ پروش مانتے تھے، انہوں نے ممبئی کو مہاراشٹر کو نہ دینے کی وکالت کی تھی۔ راج ٹھاکرے کے بیان پر پاٹیدار لیڈروں نے جوابی حملہ کیا ہے۔ اس میں انہوں نے راج ٹھاکرے کو وارننگ بھی دی ہے۔

راج ٹھاکرے یہیں نہیں رکے۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ جب بھی مہاراشٹر میں کوئی تحریک چلی، مرار جی دیسائی نے مہاراشٹر میں مراٹھی لوگوں کو گولی مار کر قتل کیا۔ یہ لوگ کئی سالوں سے ممبئی پر نظر رکھے ہوئے تھے۔ قابل ذکر ہے کہ مرار جی دیسائی ولساڈ میں پیدا ہوئے تھے۔ ولساڈ گجرات کا حصہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریاست بمبئی کو زبان کی بنیاد پر مہاراشٹر اور گجرات میں تقسیم کیا گیا۔ اس کے لیے ایک بڑی تحریک چلائی گئی۔ عیاں رہے کہ میرا بھائیندر کی میٹنگ میں دیا گیا بیان سوشل میڈیا پر سرخی بن گیا ہے۔ راج ٹھاکرے کا بیان گجرات کی پاٹیدار برادری میں غصہ بھڑکا سکتا ہے۔

راج ٹھاکرے ان لیڈروں میں شامل ہیں جو ابھی تک سردار پٹیل کے مجسمے یعنی اسٹیچو آف یونٹی کو دیکھنے گجرات نہیں پہنچے ہیں۔ سردار پٹیل گروپ (ایس پی جی) کے سربراہ لال جی پٹیل، جو گجرات میں پاٹیدار تحریک کے علمبردار ہیں، نے راج ٹھاکرے کے بیان پر جوابی حملہ کیا ہے۔ پٹیل نے کہا کہ آپ (راج ٹھاکرے) نے سردار پٹیل کی توہین کی ہے۔ راج ٹھاکرے آپ کے خلاف سخت کارروائی کریں گے۔ لال جی پٹیل ایس پی جی کے قومی صدر ہیں۔ الپیش کتھیریا نے بھی راج ٹھاکرے کے بیان کی مخالفت کی ہے۔

مہاراشٹر نونرمان سینا (ایم این ایس) کے سپریمو راج ٹھاکرے نے میرا بھائیندر کی میٹنگ میں بی جے پی کے رکن پارلیمنٹ نشی کانت دوبے کے 'پٹخ پٹخ کر ماروں گا' کے بیان پر جواب دیا۔ ٹھاکرے نے کہا کہ آپ ممبئی آ جائیں، یہاں لوگ آپ کو سمندر میں ڈبو ڈبو کر ماریں گے۔

# ہندوستان میں ہندوؤں کے سبب اقلیتیں محفوظ: کرن رجیجو

## مرکزی وزیر برائے اقلیتی امور نے کہا ایسا کوئی بھی واقعہ نہیں ملا جس میں کسی اقلیتی فرد نے ہندوستان چھوڑنے کی خواہش ظاہر کی ہو کیونکہ اسے کسی حق سے محروم کیا گیا ہو

نئی دہلی: (ایجنسی) مرکزی وزیر برائے اقلیتی امور کرن رجیجو نے جمعہ 18 جولائی 2025 کو ایک انٹرویو کے دوران کہا ہے کہ ہندوستان ایک سیکولر ملک ہے اور یہاں اقلیتیں سب سے زیادہ محفوظ اور آزاد ہیں۔ انہوں نے زور دیا کہ یہ تحفظ اور آزادی اکثریتی ہندو برادری کے رواداری اور سیکولر مزاج کی وجہ سے ممکن ہو سکی ہے۔ خبر رساں ایجنسی 'پی ٹی آئی' کو دیے گئے انٹرویو میں رجیجو نے کہا کہ انہیں ایسا کوئی بھی واقعہ نہیں ملا جس میں کسی اقلیتی فرد نے ہندوستان چھوڑنے کی خواہش ظاہر کی ہو کیونکہ اسے کسی حق سے محروم کیا گیا ہو۔ ان کے بقول، اقلیتیں ہندوستان میں مکمل اعتماد اور تحفظ کے ساتھ زندگی گزار رہی ہیں۔

رجیجو نے الزام لگایا کہ کانگریس اور بائیں بازو کے حامی گروہ مسلسل یہ پروپیگنڈہ چلا رہے ہیں کہ ہندوستان میں اقلیتوں کو ظلم و ستم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے، انہیں قتل کیا جا رہا ہے یا لنچنگ کی جا رہی ہے۔ انہوں نے ایسے بیانیوں کو ملک کے مفاد کے خلاف قرار دیا۔ اپنے پیش رو مختار عباس نقوی کے اس بیان کے متعلق پوچھے جانے پر کہ ہندوستان اقلیتوں کے لیے "جنت" ہے، رجیجو نے کہا کہ ہندوستان کا آئین سب کو برابری کا درجہ دیتا ہے، چاہے وہ اکثریت سے ہوں یا اقلیت سے۔ ان کے مطابق، ہندوستانی معاشرہ قانون پر عمل کرنے والا ہے اور یہی چیز ملک کو ایک محفوظ پناہ گاہ بناتی ہے۔ رجیجو نے مزید کہا کہ تاریخی طور پر، چاہے تبت کے مہاجرین ہوں، میانمار کے جمہوری کارکن، سری لنکا کے تمل باشندے، بنگلہ دیش کے مظلوم اقلیتیں، یا پاکستان و افغانستان سے آنے والے لوگ سب نے ہندوستان کو اپنا ٹھکانہ بنایا کیونکہ انہیں ہندوستان کے آئین اور عوام پر بھروسہ ہے۔

رجیجو نے وضاحت کی کہ کچھ ایسی سہولیات اور مراعات ہیں جو صرف اقلیتوں کو حاصل ہیں، اور اکثریتی طبقے کو نہیں ملتیں۔ ان کے مطابق، یہ بات واضح کرتی ہے کہ ہندوستان میں اقلیتوں کے لیے زیادہ خصوصی تحفظ اور فلاحی اسکیمیں موجود ہیں۔ انہوں نے کہا: ذرا تصور کیجیے، اگر تقسیم کے وقت ہم پاکستان یا بنگلہ دیش کا حصہ ہوتے، تو آج ہم پناہ گزین ہوتے۔ لیکن آج ہر قبیلہ، ہر اقلیتی برادری اپنی مادر وطن میں محفوظ ہے، کیونکہ اکثریتی ہندو برادری کا فطری مزاج سیکولر اور برداشت کا حامل ہے۔ اسی لیے، ان کے مطابق، ہندوستان دنیا کی انوکھی جگہ ہے جہاں اقلیتیں حقیقی تحفظ کا احساس رکھتی ہیں۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا مسلمان بھی ہندوستان میں اتنے ہی محفوظ محسوس کرتے ہیں، تو رجیجو نے کہا کہ: میں نے یہ بھی سنا ہے کہ کچھ ہندو شہری یہ کہتے ہیں کہ مسلم اکثریتی علاقوں میں انہیں عدم تحفظ محسوس ہوتا ہے۔

ہوسکتا ہے چند انفرادی واقعات ہوں، لیکن کسی کو بھی خوف زدہ نہیں ہونا چاہیے، اور اگر کوئی دوسرے کو دھمکا رہا ہے تو ریاستی حکومت کو اس پر کارروائی کرنی چاہیے۔ انہوں نے زور دیا کہ ہندوستان میں سب برابر اور سب محفوظ ہیں۔

# شوٹنگ کے دوران شاہ رخ خان زخمی

## علاج کیلئے امریکہ روانہ

ممبئی: بالی ووڈ کے مشہور اداکار شاہ رخ خان اپنی نئی فلم 'کنگ' کی شوٹنگ کے دوران زخمی ہو گئے۔

یہ واقعہ ممبئی کے گولڈن ٹوبیکو اسٹوڈیو میں ایک شدید ایکشن سین کی عکس بندی کے دوران پیش آیا، جب ان کے پٹھوں پر حد سے زیادہ دباؤ پڑنے کے باعث وہ چوٹ کا شکار ہوئے۔ چوٹ کی نوعیت کو مدنظر رکھتے ہوئے انہیں علاج کے لیے فوری طور پر امریکہ منتقل کیا گیا ہے، جہاں ڈاکٹروں نے انہیں کم از کم ایک ماہ آرام کا مشورہ دیا ہے۔ اس وجہ سے ان کی فلم کی شوٹنگ کو وقتی طور پر روک دی گئی ہے۔ 'کنگ' ایک ایسی فلم ہے جس کا شائقین طویل عرصے سے انتظار کر رہے ہیں کیونکہ اس میں شاہ رخ پہلی بار اپنی بیٹی سہانا خان کے ساتھ اسکرین پر نظر آئیں گے۔ فلم میں دیپیکا پڈوکون ان کی سابق گرل فرینڈ کے کردار میں جلوہ گر ہوں گی جبکہ ابھیشیک بچن منفی کردار ادا کریں گے۔ سدھارتھ آنند اس ایکشن ڈرامہ کی ہدایتکاری کر رہے ہیں، جس کی ریلیز اگلے سال عید کے موقع پر متوقع ہے۔

# ممبئی کو مہاراشٹر سے کوئی نہیں چھین سکتا

## وزیر اعلیٰ فڈنویس نے اپوزیشن کے الزامات کو مسترد کر دیا

ممبئی: مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ دیویندر فڈنویس نے اپوزیشن کی طرف سے لگائے گئے کئی الزامات کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ ریاست میں شہری انتخابات کے قریب آتے ہی غلط معلومات پھیلانے کی جان بوجھ کر کوشش کی جا رہی ہے۔ چیف منسٹر نے کہا کہ جیسے جیسے شہری انتخابات قریب آ رہے ہیں، جان بوجھ کر غلط معلومات اور جذباتی باتیں بشمول ممبئی کو مہاراشٹر سے الگ کرنے کی کوششوں کے دعوے بھی، پھیلانے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ کوئی بھی، کوئی بھی ہو، ممبئی کو مہاراشٹر سے الگ نہیں کر سکتا۔ انہوں نے ایسے دعووں کو بے بنیاد اور سیاسی محرک قرار دیا۔ یہ ریمارکس مہاراشٹر اسمبلی میں گزشتہ روز سیاسی طور پر چارج شدہ ماحول کے درمیان آئے، جہاں مہا وکاس اگھاڑی کی قیادت والی اپوزیشن نے حکومت پر شہری ترقی اور اراضی کی تقسیم سمیت اہم پالیسی شعبوں میں تعصب اور نظر انداز کرنے کا الزام لگایا۔

# ہندوستان میں مینوفیکچرنگ نہیں ہو رہی: راہل

## 'میک ان انڈیا محض ایک نعرہ ہے، ہم صرف چینی پرزے جوڑ رہے ہیں'

نئی دہلی: (ایجنسی) لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف اور کانگریس کے سینئر رہنما راہل گاندھی نے نریندر مودی حکومت کی میک ان انڈیا اسکیم کو ایک بار پھر آڑے ہاتھوں لیا ہے۔ انہوں نے سنیچر، 19 جولائی 2025 کو ایک ویڈیو پیغام کے ذریعے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس (سابقہ ٹوئٹر) پر الزام لگایا کہ میک ان انڈیا صرف ایک دکھاوا ہے، اصل میں ہم کچھ بھی نہیں بنا رہے، صرف جوڑ رہے ہیں۔ راہل گاندھی نے ویڈیو میں دعویٰ کیا کہ کیا آپ جانتے ہیں کہ ہندوستان میں تیار ہونے والے 80 فیصد ٹی وی سیٹس کے پرزے چین سے آتے ہیں؟ یہی حال آئی فون جیسی دیگر اشیاء کا بھی ہے۔ ان کے مطابق، ہم صرف بیرون ملک سے آئے پرزے جوڑ رہے ہیں، یعنی ہندوستان میں حقیقی مینوفیکچرنگ نہیں ہو رہی۔ راہل گاندھی نے کہا کہ چھوٹے اور درمیانے درجے کے صنعت کار مینوفیکچرنگ کرنا چاہتے ہیں، لیکن انہیں نہ پالیسی کی سہولت ہے، نہ حکومتی مدد۔ اوپر سے بھاری بھرکم ٹیکس اور بڑے کارپوریٹس کا اجارہ داری نظام، جس نے صنعتوں کا گلا گھونٹ رکھا ہے۔ "جب تک ہندوستان پیداوار میں خود کفیل نہیں بنے گا، تب تک روزگار، ترقی اور 'میک ان انڈیا' جیسے نعرے صرف تقریروں میں ہی رہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہمیں واقعی چین کو ٹکر دینی ہے، تو ہمیں اصل مینوفیکچرنگ پر زور دینا ہوگا۔ محض اسمبلی لائن پر انحصار کافی نہیں۔ ہمیں ایسی پالیسیاں درکار ہیں جو نچلی سطح پر تبدیلی لائیں اور مقامی صنعت کاروں کو کھڑا کریں۔ راہل گاندھی نے یاد دلایا کہ وہ پہلے بھی دہلی کے نہرو پلیس جا کر مقامی تکنیکی ماہرین سے مل چکے ہیں۔ ان کا سوال تھا کہ اگر 'میک ان انڈیا' سے ملک میں فیکٹریوں کا سیلاب آنا تھا تو آج پیداوار کا شعبہ کم ترین سطح پر کیوں ہے؟ نوجوان بے روزگاری کی بلند ترین شرح کا شکار کیوں ہیں؟ اور چین سے درآمدات دوگنی کیوں ہوگئی ہیں؟ انہوں نے کہا کہ آج مینوفیکچرنگ کا حصہ ملک کی مجموعی قومی پیداوار (GDP) میں صرف 14 فیصد رہ گیا ہے، جو کہ ایک ریکارڈ کم ترین سطح ہے، جب کہ بے روزگاری آسمان کو چھو رہی ہے۔ راہل گاندھی نے مودی حکومت پر شدید تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ 'میک ان انڈیا محض دکھاوا ہے، جس میں ملک کی معیشت، نوجوانوں کا روزگار اور صنعتی ترقی بھی متاثر ہو رہے ہیں۔

# ستے بازی ایپ معاملے میں گوگل اور میٹا کو ای ڈی کا نوٹس

## 21 جولائی کو پوچھ تاچھ کے لیے طلب

نئی دہلی (ایجنسی) انفورسمنٹ ڈائرکٹوریٹ (ای ڈی) نے ہفتہ کو آن لائن ستے بازی ایپ معاملوں کی جانچ کے سلسلے میں تکنیکی قدآور گوگل اور میٹا (فیس بک) کو نوٹس جاری کیا۔ ان کمپنیوں کو 21 جولائی کو پوچھ تاچھ کے لیے بلایا گیا ہے۔ اس معاملے میں پہلے سے ہی کئی مشہور اور قدآور شخصیتوں کے خلاف جانچ چل رہی ہے۔ ای ڈی نے گوگل اور میٹا دونوں پر ان ستے بازی ایپ کو فروغ دینے میں فعال طور سے مدد کرنے کا الزام لگایا ہے، جن کی حال میں منی لانڈرنگ اور حوالہ لین دین سمیت سنگین مالی جرائم کے لیے جانچ چل رہی ہے۔ ای ڈی افسروں کا الزام ہے کہ ان تکنیکی کمپنیوں نے اہم تشہیری سلاٹ فراہم کیے اور ان آن لائن ستے بازی پلیٹ فارمس سے جڑی ویب سائٹس کو اپنے اپنے پلیٹ فارمس پر فوقیت حاصل کرنے کی اجازت دی۔ اس سے ان غیر قانونی سرگرمیوں کی وسیع پہنچ میں مدد ملی۔ ای ڈی آن لائن ستے بازی ایپ کے ایک وسیع نیٹ ورک کی باریکی سے جانچ کر رہا ہے، جن میں سے کئی کے بارے میں ہنر پر مبنی کھیلوں کا چولا پہننے اور حقیقت میں غیر قانونی جوئے میں ملوث ہونے کا اندیشہ ہے۔ مانا جاتا ہے کہ ان پلیٹ فارمس نے کروڑوں روپے کی غیر قانونی رقم کی کمائی کی ہے۔ اس آمدنی کو پکڑ سے بچانے کے لیے اکثر پیچیدہ حوالہ چینلوں کے ذریعہ لین دین کیا جاتا ہے۔

# ہندوستان-ای ایف ٹی اے تجارتی معاہدہ 1 اکتوبر سے نافذ ہوگا: گوئل

نئی دہلی: (ایجنسی) ہندوستان کے وزیر تجارت و صنعت پیوش گوئل نے ہفتے کے روز کہا کہ ہندوستان اور یورپ کے چار ممالک پر مشتمل گروپ ای ایف ٹی اے (یورپی آزاد تجارتی تنظیم) کے درمیان آزاد تجارتی معاہدہ یکم اکتوبر سے نافذ ہو جائے گا۔ دونوں فریقوں نے 10 مارچ 2024 کو تجارتی اور اقتصادی شراکت داری معاہدے پر دستخط کیے تھے۔ اس معاہدے کے تحت، ہندوستان کو اس گروپ کی جانب سے آئندہ 15 برسوں میں 100 ارب ڈالر کی سرمایہ کاری کی یقین دہانی حاصل ہوئی ہے، جبکہ سوئس گھڑیوں، چاکلیٹ اور تراشے و پالش شدہ ہیرے جیسے کئی مصنوعات پر کم یا صفر درآمدی محصولات کی اجازت دی گئی ہے۔ پیوش گوئل نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ میں لکھا کہ ہندوستان-ای ایف ٹی اے معاہدہ یکم اکتوبر سے نافذ العمل ہوگا۔ یورپی آزاد تجارتی تنظیم کے ممبر ممالک آئس لینڈ، لکٹنسٹائن، ناروے اور سوئٹزرلینڈ ہیں۔ اس تنظیم نے 100 ارب ڈالر کی سرمایہ کاری کا وعدہ کیا ہے، جس کے تحت معاہدے کے نفاذ کے بعد ابتدائی 10 سالوں میں 50 ارب ڈالر اور اگلے 5 سالوں میں مزید 50 ارب ڈالر کی سرمایہ کاری کی جائے گی۔ اس کے نتیجے میں ہندوستان میں 10 لاکھ براہ راست روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے۔

# اسرائیل فلسطینیوں کا حوصلہ پست نہ کر سکا، سیکڑوں طلبہ کی جنگ زدہ ماحول میں امتحانات میں شرکت

غزہ (یو این آئی) اکتوبر 2023 میں جنگ کے آغاز کے بعد غزہ میں پہلی بار سیکڑوں فلسطینی طلبہ یونیورسٹیوں میں داخلے کیلئے وزارت تعلیم کے زیر اہتمام امتحانات دے رہے ہیں۔ قطری نشریاتی ادارے الجزیرہ کی رپورٹ کے مطابق رواں ماہ کے شروع میں وزارت تعلیم نے امتحانات کے شیڈول کا اعلان کیا جو اکتوبر 2023 میں اسرائیل کی نسل کشی پر مبنی جنگ شروع ہونے کے بعد پہلی بار ہے۔ وزارت تعلیم نے تصدیق کی کہ تقریباً 1500 طلبہ امتحانات دینے کیلئے رجسٹرڈ ہیں جو خصوصی سافٹ ویئر کا استعمال کرتے ہوئے منعقد کیے جائیں گے، ہموار انتظام کو یقینی بنانے کیلئے تمام ضروری تکنیکی تیاریاں مکمل کر لی گئی ہیں۔ روزانہ اسرائیلی بمباری کے پیش نظر کچھ طلبہ گھر بیٹھے آن لائن امتحان دے رہے ہیں۔ الجزیرہ کے صحافی طارق ابوعزوم نے دیر البلاح سے بتایا کہ فلسطینی طلبہ کیلئے یہ امتحان اعلیٰ تعلیم، اسکالرشپس اور اسرائیلی ناکہ بندی سے آگے کے مستقبل کیلئے ایک اہم موقع ہے۔ طارق ابوعزوم نے بتایا کہ جنگی علاقے میں بھی جہاں کلاس روم، کتابیں اور انٹرنیٹ نہیں ہے وہاں طلبہ موجود ہیں، وہ اپنے آخری امتحان میں بیٹھے ہیں۔ جنگ شروع ہونے کے بعد غزہ میں بہت سے طلبہ کی تعلیم کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے اور ہفتے کے امتحان کے نتائج سے وہ یونیورسٹی میں اپنی تعلیم جاری رکھ سکیں گے۔ بہت سے لوگوں کو اب تک یونیورسٹی میں ہونا چاہیے تھا لیکن جنگ کی وجہ سے وہ ہائی اسکول میں رہے کیونکہ اسرائیلی حملوں نے غزہ کے تعلیمی نظام کے ساتھ ساتھ علاقے کے باقی شہری بنیادی ڈھانچے کو بھی تباہ کر دیا ہے۔

# غیر ملکی انتخابات کی شفافیت پر رائے محدود کی جائے: امریکی سفارتکاروں کو مارکو روبیو کی ہدایت

واشنگٹن (یو این آئی) ملکی اور دنیا بھر میں موجود امریکی سفارتی اور قونصلر دفاتر کو غیر شفاف غیر ملکی انتخابات پر کی جانے والی تنقید کو محدود کرنے کا حکم دے دیا گیا۔ غیر ملکی میڈیا رپورٹس کے مطابق امریکہ نے امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے دنیا بھر میں امریکی سفارتی اور قونصلر دفاتر کو نئی ہدایت جاری کر دی۔ نئی ہدایت کے مطابق امریکہ غیر ملکی انتخابات کے حوالے سے اپنی رائے مخصوص مواقع تک محدود رکھے گا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق امریکی سفارتی اور قونصلر دفاتر اپنے پیغامات میں کسی بھی انتخابی عمل کی شفافیت، دیانتداری، اس کی قانونی حیثیت یا متعلقہ ملک کی جمہوری اقدار پر رائے دینے سے گریز کریں۔ امریکی وزیر خارجہ کی جانب سے سفارتی و قونصلر دفاتر کو بھیجے گئے سرکاری پیغام میں کہا گیا کہ غیر ملکی انتخابات پر بیانات مختصر ہونے چاہئیں، جیتنے والے امیدوار کو مبارکباد دینے اور جہاں مناسب ہو وہاں مشترکہ خارجہ پالیسی مفادات کی نشاندہی تک محدود رہنے چاہئیں۔ مارکو روبیو کا کہنا تھا کہ انتخابات سے متعلق پیغامات کو کسی نظریے کے فروغ کے بجائے، امریکی خارجہ پالیسی کے مقاصد کے فروغ کے لیے استعمال کیا جائے۔ ان کا کہنا ہے کہ انتخابات سے متعلق ممکنہ بیانات صدر ٹرمپ کے ایجنڈے کے مطابق تیار کیے جائیں۔ یہ ہدایات محکمہ خارجہ کے ملکی دفاتر اور بیرونی مشنز دونوں پر لاگو ہوگی۔ واضح رہے کہ مغربی میڈیا کے مطابق یہ ہدایت واشنگٹن کی روایتی پالیسی سے واضح انحراف ہے جس کے تحت امریکہ دنیا بھر میں آزاد اور منصفانہ انتخابات کے فروغ کا علمبردار رہا ہے۔

# عمران مسعود کے خلاف چوتھی بار غیر ضمانتی وارنٹ جاری

## عمران مسعود پر سہارنپور نگر پالیکا پریشد کے فنڈز میں تقریباً 40/لاکھ روپے کی مبینہ خرد برد کا الزام

دیوبند (عارف عثمانی) غازی آباد، سی بی آئی/ای ڈی کی خصوصی عدالت نے کانگریس ایم پی عمران مسعود کے خلاف چوتھی بار غیر ضمانتی وارنٹ (این بی ڈبلیو) جاری کرتے ہوئے 25/جولائی کو عدالت میں پیش ہونے کا حکم دیا ہے۔ ان پر سہارنپور نگر پالیکا پریشد کے فنڈز میں تقریباً 40/لاکھ روپے کی مبینہ خرد برد کا الزام ہے۔ حالانکہ اس معاملہ کے ایک ملزم ذوالفقار نے جمعہ کو عدالت میں خود سپردگی کردی۔ یہ معاملہ سال 2007ء کا ہے، جب عمران مسعود نگر پالیکا پریشد سہارنپور کے چیئرمین تھے۔ ان پر الزام ہے کہ انہوں نے اپنے قریبی ساتھی ذوالفقار علی کے ساتھ مل کر جعلی رسیدوں اور فرضی کاموں کے ذریعے سرکاری خزانے سے تقریباً 40/لاکھ روپے نکالے۔

اس وقت کے نگر پالیکا افسر یشونت سنگھ کی شکایت پر دونوں کے خلاف 6 نومبر 2007 کو مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ اس معاملہ میں جمعہ کے روز ہونے والی سماعت کے دوران بھی عمران مسعود عدالت میں پیش نہیں ہوئے، البتہ ان کے ساتھی ذوالفقار علی نے خود سپردگی کی۔ عدالت نے ذوالفقار کو 50 ہزار روپے کے ذاتی مچلکے پر ضمانت دے دی۔ ای ڈی کے اسپیشل پراسیکیوٹر کے پی سنگھ نے عدالت سے اپیل کی کہ عمران مسعود کے خلاف سخت کارروائی کی جائے، جس پر عدالت نے اتفاق کرتے ہوئے چوتھی بار غیر ضمانتی وارنٹ جاری کر دیا۔ عدالت نے اس پولیس سپاہی کو بھی طلب کرلیا جس نے عمران مسعود کے دفتر میں عدالتی حکم کی تعمیل کی رپورٹ دی تھی، لیکن گرفتاری نہیں کی۔ عدالت نے سخت لہجے میں پوچھا کہ "عمران مسعود کو گرفتار کیوں نہیں کیا گیا؟" جس سے ظاہر ہے کہ عدالت اب پولیس کی لاپرواہی پر بھی سختی سے کارروائی کے موڈ میں ہے۔ اس معاملے میں اب اگلی سماعت 25 جولائی 2025 کو مقرر کی گئی ہے۔

# 18 سال سے زائد عمر کے افراد ووٹر آئی ڈی کارڈ بنانے سے محروم نہیں رہیں

## بوتھ مینجمنٹ موضوع پر بی جے پی دفتر میں میٹنگ کا انعقاد، بی جے پی شہر صدر گریش بھنڈولا کا کارکنان سے خطاب

مرادآباد (ذاکر علی بیگ) بوتھ مینجمنٹ موضوع پر بی جے پی دفتر واقع بدھی بہار میں ہفتہ کو ایک میٹنگ کا اہتمام کیا گیا۔ میٹنگ میں اسمبلی 27 کے اسمبلی ووٹر کوآرڈینیٹرس، کوآرڈینیٹرس اور منڈل ووٹر کوآرڈینیٹرس موجود رہے۔ میٹنگ کی صدارت شہر صدر گریش بھنڈولا نے کی اور ضلع ووٹر کوآرڈینیٹر شہر نائب صدر ونیش سسودیا نے نظامت کی۔ میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے شہر صدر گریش بھنڈولا نے کہا کہ ہمیں ہر شکتی کیندر پر کوآرڈینیٹر کی تصدیق کے ساتھ ساتھ بوتھ صدر، بوتھ کمیٹی اور بی ایل اے کی تصدیق کرنی ہے اور ہر بوتھ پر بوتھ کمیٹی کا رجسٹر بھی تیار کرنا ہے کیونکہ الیکشن کمیشن کے پلان کے مطابق ۱۵۰۰ ووٹر کی جگہ 1200 ووٹر رکھنے کا منصوبہ ہے، ایسی صورت حال میں ایک خاندان کے سبھی ووٹ ایک ہی بلڈنگ میں رہے فیملی رجسٹر اس میں اہم کردار ادا کرے گا اور جب ہم بوتھ کے مطابق خاندانوں کے پاس جائیں گے تو وہ یکم جنوری 2026 کو 18 سال کے ہو رہے ہیں، ان کی شناخت کے بعد نئے ووٹر بنائے جائیں، جس کے لیے پاسپورٹ سائز فوٹو، آدھار کارڈ، پین کارڈ، پاسپورٹ وغیرہ، رہائش کا سرٹیفکیٹ، عمر کا سرٹیفکیٹ اور فارم 6 بھرنا ہوگا۔ یہ تمام کام ووٹر فارم آن لائن بھر کر بھی کیے جا سکتے ہیں، ہمیں اس بات کا خاص خیال رکھنا ہوگا کہ کوئی 18+ افراد ووٹر بننے سے محروم نہ رہیں۔ میٹنگ میں بنیادی طور پر اسمبلی ووٹر کوآرڈینیٹر اجے ورما، شہر میڈیا انچارج راہول سیٹھی، سنجے یادو، سومیش ٹھاکر، دھرمیش سینی، سرویش پٹیل، آلوک سینی، سدھارتھ شرما، نیتر پال سنگھ، بھرت ٹنڈن، منیش گرجر، میانک کشیپ، وجے کمار ورما، ونیج کمار، سوریندرا شرما، نیندرا کمار، ہریندرا پال، نیتر پال سنگھ، وجے کمار ورما، راجندر کمار، نیتر پال سنگھ، پریم پال، سنجیو کمار، اروند پرجاپتی، نیرج پانڈے، جے پرکاش، سمر پال سنگھ، انیل کمار وغیرہ کی شرکت رہی۔

# افسران کی موجودگی میں تین شکایات کا تصفیہ، ڈی ایم نے تمام شکایت کو جلد از جلد حل کرنے کی ہدایت دی

## سمپورن سمادھان میں 25/شکایات میں سے 16/شکایات ریونیو محکمہ کی پیش ہوئیں، کانوڑیوں کے لیے سہولیات مہیا کرانے کی ہدایت

دیوبند (عارف عثمانی) دیوبند میں منعقد ہونے والے سمپورن سمادھان دِوس میں اعلیٰ افسران کی موجودگی میں تین شکایات کا موقع پر تصفیہ کیا گیا۔ جبکہ باقی شکایات سے متعلق ڈی ایم نے افسران سے شکایات کی اہمیت کی بنیاد پر تمام شکایات کا ازالہ جلد از جلد کرنے کے احکامات دیئے۔

تفصیل کے مطابق سنیچر کے روز بلاک دفتر کے احاطہ میں سمپورن سمادھان دوس ڈی ایم منیش بنسل کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اس درمیان 25 فریادی اپنی شکایات و مسائل لے کر افسران کے سامنے پہنچے، ڈی ایم نے اپنی موجودگی میں تین شکایات کا فوری طور پر تصفیہ کرایا۔ سمپورن سمادھان دوس میں سب سے زیادہ شکایات ریونیو محکمہ کی آئیں جن کی تعداد 16 تھی جبکہ میونسپل بورڈ دیوبند، چکبندی، دیوبند کوتوالی، بی ڈی او، سپلائی محکمہ اور بینک کے علاوہ دیگر محکموں سے متعلق موصول

شکایات کو ڈی ایم منیش بنسل اور ایس ایس پی آشیش تیواری نے سنیں۔ ڈی ایم منیش بنسل نے وہاں موجود افسران کو ہدایات دیں کہ وہ شکایات کی اہمیت کو دیکھتے ہوئے ترجیحی بنیاد پر شکایات کو جلد از جلد تصفیہ کریں۔ اس دوران سبھی متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کے اعلیٰ اور مقامی افسران وکارکنان موجود رہے۔ سمپورن سمادھان دوس میں اعلیٰ افسران کے علاوہ ایس ڈی ایم یوراج سنگھ، سی او روی کانت پراشر، تحصیلدار وجے سنگھ، بی ڈی او اسلم پرویز سمیت دیگر ذمہ داران موجود رہے۔ سمپورن سمادھان دوس میں شرکت کے بعد ڈی ایم اور ایس ایس پی نے کانوڑ یاترا کے گذرنے والے راستوں، خاص طور پر دیوبند منگلور روڈ سے اتراکھنڈ بارڈر تک معائنہ کیا اور ضروری ہدایات دیں۔

# حج 2026 کے لئے 31/جولائی تک آن لائن فارم بھر سکتے ہیں

## 20/یا 25/دنوں کے سفر حج کے لئے بھی آن لائن درخواستیں بھیجنے کا سلسلہ جاری

دیوبند (عارف عثمانی) حج 2026 کے لئے مرکزی حج کمیٹی کی ویب سائٹ پر آن لائن حج درخواستیں بھیجنے کا سلسلہ جاری ہے۔ دیوبند میں دارالعلوم چوک سے متصل مسلم فنڈ کمرشیل انسٹی ٹیوٹ میں قائم دیوبند حج کاؤنٹر پر حج 2026 کے لئے آن لائن درخواستیں مکمل کر کے حج کمیٹی کو ارسال کرنے کے لئے دن، رات حج فارم بھرے جا رہے ہیں۔ حج درخواستیں بھیجے جانے کی آخری تاریخ 31/جولائی 2025 ہے اس کے بعد حج فارم بھرے جانے کا سلسلہ بند ہو جائے گا۔

لہٰذا سفر حج 2026 پر جانے کا ارادہ رکھنے والے عازمین اپنے اصل پاسپورٹ، آدھار کارڈ، پین کارڈ، بینک کی پاس بک، کینسل چیک، بلڈ رپورٹ (بلڈ گروپ) اور رنگین فوٹو سمیت اصل دستاویزات اور ان کی فوٹو کاپی لے کر دارالعلوم چوک پر واقع دیوبند حج کاؤنٹر، مسلم فنڈ کمرشیل انسٹی ٹیوٹ پہنچیں، یا موبائل نمبر: 9997357686 پر رابطہ کر کے تفصیلات معلوم کریں، اس سال 20 یا 25 دنوں کے سفر حج کے لئے بھی درخواستیں ارسال کی جا رہی ہیں۔

# پانی کا تحفظ موجودہ وقت کی سب سے بڑی ضرورت: ڈی آئی جی

## پولیس اکیڈمی کے آڈیٹوریم میں گراؤنڈ واٹر ویک کے تحت ورکشاپ

مرادآباد (ذاکر علی بیگ) ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر پولیس اکیڈمی کے آڈیٹوریم میں گراؤنڈ واٹر ویک کے تحت ایک ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا۔ اس ورکشاپ میں پانی کے تحفظ میں عوامی شراکت کے موضوع پر تفصیلی گفتگو کی گئی۔

ورکشاپ میں ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس (ڈی آئی جی) ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر پولیس اکیڈمی وکاس کمار ویدھ گراؤنڈ واٹر ڈیپارٹمنٹ کے ایگزیکیٹو انجینئر گنیش سنگھ اور ڈبلیو. ڈبلیو ایف کے امیش چندرا نے شرکت کی۔ ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس نے ورکشاپ میں موجود تمام افسران اور عملے کو پانی کے تحفظ جیسے اہم موضوعات کو اپنے روزمرہ کے معمولات میں شامل کرنے کی ترغیب دی۔ انہوں نے کہا کہ پانی کا تحفظ موجودہ دور کی سب سے بڑی ضرورت ہے، پانی کا تحفظ مستقبل کو محفوظ بنانے کی جانب سب سے اہم قدم ہے۔ ایگزیکیٹو انجینئر، گراؤنڈ واٹر ڈیپارٹمنٹ نے زیر زمین پانی کی سطح کی صورتحال اور پانی کے تحفظ کے لیے تکنیکی اقدامات کے بارے میں معلومات فراہم کیں اور پانی کے تحفظ کے لیے مختلف قسم کے تکنیکی اقدامات جیسے تالاب، چیک ڈیم، بارش کے پانی کو ذخیرہ کرنے کے نظام کی افادیت کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کی گئیں۔

# بار الیکشن: جانچ پڑتال میں درست پائے گئے نامزدگی کاغذات

## دی بار ایسوسی ایشن اور لائبریری مراد آباد کے سالانہ انتخابات

مرادآباد (ذاکر علی بیگ) دی بار ایسوسی ایشن اینڈ لائبریری مرادآباد کے سالانہ انتخابات کا عمل شروع ہو گیا ہے۔ تین دن چلے کاغذات نامزدگی کے عمل کے بعد آج کاغذات نامزدگی فارم کی جانچ پڑتال کی تاریخ طے کی گئی تھی۔

ایلڈرس کمیٹی کے ارکان راما شنکر، وجے گپتا، سبھاش چندر گرگ، سدھیر گپتا اور مہیش چندر تیاگی کی نگرانی میں انتخابی کمیٹی کے ارکان نے کاغذات نامزدگی کی اچھی طرح جانچ کی۔ جانچ پڑتال کے دوران تمام 76 نامزدگی فارم درست پائے گئے۔ تفتیش کے دوران تمام فارم درست پائے جانے کے بعد انہیں درست قرار دے دیا گیا۔ تمام فارم درست قرار دیے جانے کے بعد مجموعی طور پر 76 امیدوار میدان میں آگئے، جن میں صدر کے عہدے کے لیے 2، جنرل سکریٹری کے عہدے کے لیے 10، خزانچی کے عہدے کے لیے 5، سینئر نائب صدر کے عہدے کے لیے 5، جوائنٹ سکریٹری کے عہدے کے لیے 14، جونیئر نائب صدر کے عہدے کے لیے 6، جونیئر نائب صدر کے عہدے کے لیے 17، سینئر ایگزیکیٹو ممبر کے عہدے کے لیے 17 اور ایگزیکیٹو ممبر کے عہدے کے لیے 17 امیدوار میدان میں ہیں۔ ناموں کی واپسی کا عمل پیر کو ہوگا۔ تمام نامزدگی فارم درست ہونے کے ساتھ ہی تمام امیدواروں نے اپنی جیت کے لیے انتخابی مہم تیز کر دی ہے۔ وہ چیمبر چیمبر جا کر وکلاء سے درخواست کر رہے ہیں کہ وہ ان کے حق میں ووٹ دیں۔ کچھ امیدوار وکلاء کے گھر جا کر ان سے اپنے حق میں ووٹ دینے کی درخواست کر رہے ہیں۔ نامزدگی فارم کی جانچ میں نریندر سنگھ چوہان، شمشیر سنگھ، سنجے کمار سونی، وشال کانت، منوج کمار گپتا، رمیش سنگھ آریہ، عاصم، عثمان پرمود چنکی، ارشد پرویز وغیرہ نے تعاون کیا۔

# تقدیسی شاعر اظہار نقوی کا انتقال

علی گڑھ (پریس ریلیز) علی گڑھ سے تعلق رکھنے والے تقدیسی شاعر اظہار نقوی کا طویل علالت کے بعد علی گڑھ کے ایک ہسپتال میں انتقال ہو گیا۔ مرحوم ایک عرصہ دراز تک جے این میڈیکل کالج علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے فارماکالوجی ڈپارٹمنٹ میں اپنی خدمات دیتے رہے۔ ساتھ ہی شعر و سخن سے بھی وابستہ رہے ابتداء میں غزل اور صنف سہرہ میں طبع آزماء کی بعد میں تقدیسی شاعری کی طرف رجحان پیدا ہوا تو بہترین حمد نعت منقبت اور سلام تصنیف کر کے اہل فن سے داد حاصل کی اس سلسلے سے ان کی ایک کتاب بعنوان معراج عقیدت بھی منظر عام پر آء جس کو عزاء اور مذہبی حلقوں میں نہایت مقبولیت حاصل ہوء۔ مرحوم کے پسماندگان میں ایک زوجہ چار بیٹے اور ایک بیٹی ہیں۔ مرحوم کے دو بیٹے جعفر رضا روشن اور باقر نقوی عصر حاضر کے منفرد لب و لہجے کے شاعر ہیں۔ باقر نقوی حال مقیم سعودی عرب بہترین ناظم مشاعرہ بھی ہیں۔ معروف شاعر ڈاکٹر سید بصیر الحسن وفا نقوی بھی مرحوم کے بھتیجے ہیں۔ مرحوم کی تدفین علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے قبرستان منٹو اِی میں عمل میں آء۔ جس میں اردو ادب اور یونیورسٹی کی معروف ہستیوں کے ساتھ کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ اس سلسلے سے ڈاکٹر مولانا اصغر اعجاز، مولانا حسن محمد مولانا زاہد حسین رامپوری، مولانا ممتاز حسین افق، ایم خورشید خاں، ڈاکٹر عباس وسیم، ڈاکٹر طلعت نقوی، ممتاز حیدر، انجینئر قاسم مرتضیٰ، رئیس الحسن، حفیظ الحسن، ڈاکٹر مہتاب عالم، ڈاکٹر آفتاب عالم، ڈاکٹر ہلال نقوی، عادل فراز، علی رضا زیدی وغیرہ کے نام سرفہرست ہیں۔

# پروفیسر عمرانہ نسیم، اے ایم یو میں شعبہ بایو کیمسٹری کی چیئرپرسن مقرر

علی گڑھ (پریس ریلیز): پروفیسر عمرانہ نسیم کو علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کی فیکلٹی آف لائف سائنسز کے شعبہ بایو کیمسٹری کا چیئرپرسن مقرر کیا گیا ہے۔ ان کی مدت کار 20 جولائی 2025 سے شروع ہو کر 14 نومبر 2025 تک جاری رہے گی، جو ان کی سبکدوشی کی تاریخ ہے۔ پروفیسر نسیم ایک ممتاز ماہر تعلیم ہیں اور گزشتہ تیس برسوں سے شعبہ بایو کیمسٹری میں تدریسی و تحقیقی خدمات انجام دے رہی ہیں۔ وہ کئی کتابوں کی مصنفہ ہیں اور ان کے 75 سے زائد تحقیقی مضامین بین الاقوامی شہرت یافتہ جرائد میں شائع ہو چکے ہیں۔ فری ریڈیکل بایولوجی، ذیابیطس اور کینسر تھیراپیٹکس ان کے اختصاص کے شعبے ہیں۔ انہوں نے دو بڑے تحقیقی پروجیکٹ بھی مکمل کئے ہیں۔

# ایکسپورٹرز اور صنعتی تنظیموں کے مسائل پر اعلیٰ سطحی میٹنگ میں تبادلہ خیال

## ڈویژنل صنعت بندھو کمیٹی کی میٹنگ ایڈیشنل کمشنر کی صدارت میں اختتام پذیر، ضلع میں ترقیاتی کاموں کا جائزہ لیا گیا

مرادآباد (ذاکر علی بیگ) ایڈیشنل کمشنر سرویش کمار گپتا کی صدارت میں کمشنر آڈیٹوریم میں ڈویژنل صنعت بندھو میٹنگ کا انعقاد کیا گیا۔ جائزہ میٹنگ کے دوران ایجنڈے کے تحت ایکسپورٹرز اور صنعتی تنظیموں کے مسائل پر تبادلہ خیال کیا گیا۔

میٹنگ میں پریم ونڈر لینڈ کے قریب واقع کراسنگ نمبر A-413 پر دوسرے مرحلے میں ایک اضافی دو لین فلائی اوور کی تعمیر کے حوالے سے ڈپٹی پراجیکٹ مینیجر نے بتایا کہ اسے مالی سال 2025-26 کے ایکشن پلان میں شامل کر کے تجویز حکومت کو منظوری کے لیے بھیج دی گئی ہے۔

ایڈیشنل کمشنر نے ڈی ایف او مرادآباد سے ضلع میں ڈیئر پارک کی کارروائی کے سلسلے میں کارروائی طلب کی اور گگن ندی کے کنارے کوڑا کرکٹ پھینکنے والوں کے خلاف اب تک کی گئی کارروائی کے بارے میں جانکاری حاصل کی۔ انہوں نے کہا کہ تمام ذمہ داری محکمہ آبپاشی کی ہے اور میونسپل کارپوریشن اور محکمہ آلودگی کو بھی اس معاملے میں کارروائی کرنے کی ہدایت دی ہے۔ ای ویسٹ ری سائیکلنگ کے حوالے سے میونسپل کارپوریشن کے نمائندے کو ہدایت کی گئی کہ وہ گھر گھر کوڑا اٹھانے اور آگاہی مہم چلا کر کچرا اٹھانے کے لیے ترجیحی بنیادوں پر کارروائی کریں اور اس کی تشہیر کر کے حساس کچرے کو ٹھکانے لگایا جائے۔

دلپت پور مرادآباد کے قریب ڈولرا گاؤں میں ڈرائی پورٹ پروجیکٹ کے لیے سڑک کو چوڑا کرنے کی منظوری کے حوالے سے محکمہ تعمیرات عامہ نے بتایا کہ تقریباً 6 میٹر سڑک بن چکی ہے، باقی کا تخمینہ تیار کر کے حکومت کو بھیج دیا گیا ہے، منظوری کے بعد کام مکمل کیا جائے گا۔ محکمہ تعمیرات عامہ کو رام پور دوراہہ (گاؤں بروالا مجھرہ) کے پانی کی نکاسی کے لیے نالے کے حوالے سے سروے کرنے اور تکنیکی رائے حاصل کرنے کی ہدایات دی گئیں۔ اس کے ساتھ ہی ادھیوگ بندھو کمیٹی کی میٹنگ ہر ماہ ضلعی سطح پر ضلع مجسٹریٹ کی صدارت میں منعقد کرانے اور جو مسائل ضلع سطح پر حل نہیں ہو رہے ہیں ان کو ڈویژنل سطح پر ڈویژنل کمیٹی کے پاس بھیجنے کی ہدایت سبھی ڈپٹی کمشنر انڈسٹریز کو دیے گئے۔

# جو شخص صحابہ کرامؓ کے ساتھ بغض و عناد رکھتا ہے وہ اپنے ایمان کی خیر منائے

## جمعیۃ علماء ہند کے تحت قصبہ چرتھاول میں منعقد عظمت صحابہ کانفرنس میں مفتی عبداللہ معروفی کا خطاب

دیوبند (عارف عثمانی) جمعیۃ علماء شاخ چرتھاول کے زیر اہتمام مدرسہ فیض القرآن چرتھاول میں عظمت صحابہ کانفرنس کا انعقاد کیا گیا، جس میں بطور مہمان خصوصی مولانا عبداللہ معروفی استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند وقاری ذاکر حسین سکریٹری جمعیۃ علماء اترپردیش نے شرکت کی۔ پروگرام کی صدارت قاری محمد نوشاد و مفتی محمد شہزاد نے کیے بعد دیگرے نے کی و نظامت کے فرائض پروگرام کے کنوینر مولانا محمد اسرار نے انجام دیئے۔ پروگرام کا سلسلہ یکم محرم سے شروع ہو کر جاری ہے۔ ابھی تک عظمت صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کے عنوان پر قصبہ میں تیرہ پروگرام ہو چکے ہیں۔ اس موقع پر مولانا عبداللہ معروفی نے اپنے خطاب میں کہا کہ صحابہ کرام سے بغض نفاق کی علامت ہے، جو شخص حضرات صحابہ پر سب و ستم کرے وہ اپنے ایمان کی خیر منائے، صحابہ کرام کی جماعت مخصوص ہے، پوری امت میں انکو اللہ نے اپنے نبی کے لئے خواص طور پر منتخب کیا تھا کسی ایک صحابی کا مختصر عمل بھی بعد والوں کے پہاڑ کے برابر عمل پر بھاری ہے۔ اللہ کی رضا کے لئے صحابہ سے محبت کرو۔ قاری ذاکر حسین نے اپنے خطاب میں کہا کہ حضرات صحابہ معیار حق ہیں قیامت تک کے انسانوں کے لئے نمونہ ہیں آج کچھ دریدہ ذہن ان مقدس ہستیوں کو نشانہ بناتے ہیں کوئی بھی انسان جب تک اسکو تمام صحابہ کرام سے سچی محبت نہ ہو وہ اپنے ایمان میں کامل ہو ہی نہیں سکتا صحابہ کرام کی عظمت و محبت اللہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی علامت ہے۔ انہوں نے کہا کہ اپنے گھروں میں حضرات صحابہ کرام کی سوانح کی تعلیم کو لازمی کرالو صحابہ کرام کی سیرت کے مطابق اپنی زندگیوں کو بنالو دنیا و آخرت میں سرخ روئی حاصل ہو جائیگی۔ اس موقع پر مولانا سلمان، مفتی فاضل، مولانا محمد کلیم، مفتی انعام، مفتی نفیس، مولانا انس، مولانا اسعد، حافظ عبد الخالق، حافظ نسیم، قاری محمد اکرم، قاری محمد نوشاد، مولانا سلیم، حافظ عبدالواجد، قاری خالد، مولانا عبد السلام، محمد اعظم، مولوی عبدالقادر، قاری مہتاب، مولانا عبدالرحمٰن، مولانا ارشد وغیرہ حضرات شریک رہے۔

# جامعہ ستاریہ فیض الرحیم کے استاذ مولانا محمد عابد قاسمی ندوی کا انتقال

دیوبند (عارف عثمانی) معروف دینی ادارہ جامعہ ستاریہ فیض الرحیم نانکہ گنگوہ ضلع سہارنپور کے ممتاز استاذ حدیث و تفسیر مولانا محمد عابد قاسمی ندوی ہفتہ کی صبح ایک سڑک حادثے میں انتقال کر گئے۔ اس خبر سے علمی حلقوں کی فضا مغموم ہو گئی اور بڑی تعداد میں علماء اکابرین اور سرکردہ شخصیات نے نانکہ و فتح پور پہنچ کر تعزیت مسنونہ پیش کی۔ اس اچانک سانحہ وفات پر جامعہ ستاریہ کے مہتمم الحاج حافظ جمیل احمد نانکوی اور ناظم جامعہ مولانا عتیق الرحمٰن نانکوی گہرے رنج و غم کا اظہار کیا۔ اطلاع کے مطابق مولانا مرحوم آج صبح اپنے گاؤں فتح پور سے بذریعہ بائیک جامعہ آ رہے تھے، اسی دوران چھٹملپور اور نانکہ کے درمیان سہارنپور روڈ پر اچانک تیز رفتار موٹر سائیکل نے ان کی بائیک میں زوردار ٹکر ماردی، ٹکر اتنی شدید تھی کہ مولانا موقع پر ہی فوت ہو گئے، جبکہ ان کا بیٹا زخمی ہو گیا۔ نماز جنازہ بعد نماز عشاء آبائی گاؤں فتح پور میں ادا کی گئی اور وہیں تدفین عمل میں آئی۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ تین بیٹے اور ایک بیٹی ہے۔ مولانا کے سانحہ ارتحال پر نہ علمی، دینی اور اصلاحی حلقوں میں گہرے رنج و الم کی لہر دوڑ گئی ہے۔ مرحوم کی خدمات پر خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے جامعہ ستاریہ اور جامعۃ الشیخ عبدالستار میں تعزیتی مجالس منعقد ہوئیں، جن میں اساتذہ، طلباء اور علماء کی بڑی تعداد شریک ہوئی۔ جامعہ ستاریہ فیض الرحیم کے مہتمم الحاج حافظ جمیل احمد نانکوی، ناظم جامعہ مولانا عتیق الرحمٰن نانکوی، جامعۃ الشیخ کے مہتمم الحاج فضل الرحمٰن رحیمی نانکوی اور ناظم جامعۃ الشیخ مفتی عطاء الرحمٰن جمیل قاسمی نانکوی و نامور صاحب قلم مفتی ساجد کھجناوری سمیت دیگر سرکردہ شخصیات نے اس حادثہ پر گہرے رنج و الم کا اظہار کیا۔

# پروفیسر سراج تبسم، اے ایم یو کی ایگزیکیٹو کونسل کے رکن مقرر

علی گڑھ (پریس ریلیز): علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کی فیکلٹی آف سائنس کے ڈین پروفیسر سراج تبسم کو ڈین صاحبان میں ان کی سینیارٹی کی بنیاد پر 7 جولائی 2025 سے یونیورسٹی کی ایگزیکیٹو کونسل کا ممبر مقرر کیا گیا ہے۔ پروفیسر سراج تبسم 2005 سے شعبہ کیمسٹری میں پروفیسر کے طور پر خدمات انجام دے رہے ہیں۔

# غزہ کے لیے خوراک وافر ہے مگر قابض اسرائیل راستہ نہیں دے رہا: انروا

غزہ: غزہ پر مسلط کی گئی بھوک کی اس المناک جنگ میں ایک اور دل دہلا دینے والا انکشاف سامنے آیا ہے۔ اقوام متحدہ کی ایجنسی برائے فلسطینی مہاجرین "انروا" نے تصدیق کی ہے کہ اس کے پاس غزہ کے تمام باسیوں کے لیے تین ماہ سے زائد کی غذائی اشیاء کا ذخیرہ موجود ہے، لیکن قابض

اسرائیل اس خوراک کو غزہ میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دے رہا۔ 'انروا' نے ہفتے کے روز ایک بیان میں کہا کہ یہ غذائی امداد جس میں ایک بڑا ذخیرہ مصر کے شہر العریش میں محفوظ ہے مکمل طور پر تیار اور فوری تقسیم کے لیے دستیاب ہے۔ اس کے باوجود قابض اسرائیل کے مسلط کردہ محاصرے اور بند راستوں نے اس نازک انسانی فریضے کو ناممکن بنا دیا ہے۔ ادارے نے مطالبہ کیا کہ فوری طور پر تمام زمینی گزرگاہیں کھولی جائیں اور غزہ پر جاری ظالمانہ محاصرہ ختم کیا جائے تاکہ وہ ایک ملین سے زائد شہریوں بالخصوص ایک ملین بچوں کو امداد فراہم کر سکے۔ دو ملین سے زائد مظلوم فلسطینی غزہ کی پٹی میں ہر سطح پر ایک کربناک انسانی بحران سے گزر رہے ہیں۔ قابض اسرائیل نے 2 مارچ 2025ء سے تمام بارڈر بند کر رکھے ہیں اور نہ صرف غذائی اشیاء بلکہ طبی امداد کی رسائی بھی روک دی گئی ہے، جس کے باعث غزہ میں قحط نے تباہ کن شکل اختیار کر لی ہے۔ وزارت صحت نے آج اطلاع دی کہ ہسپتالوں میں بھوک اور غذائی قلت سے اموات کی شرح میں خطرناک اضافہ ہو چکا ہے۔ بھوک سے نڈھال افراد کی غیر معمولی تعداد اب ایمرجنسی وارڈز کا رُخ کر رہی ہے، جہاں وہ شدید نقاہت، کمزوری اور جسمانی ٹوٹ پھوٹ کی حالت میں پہنچ رہے ہیں۔ وزارت صحت کے مطابق سینکڑوں ایسے فلسطینی جن کے جسم خوراک نہ ملنے کے باعث ختم ہو چکے ہیں، موت کے دہانے پر کھڑے ہیں۔ ان میں بچے، بزرگ اور خواتین شامل ہیں، جن کی زندگیاں اس وقت ایک لقمے کی محتاج بن چکی ہیں۔ ادھر فلسطینی غیر سرکاری تنظیموں کے اتحاد "فلسطینی این جی اوز نیٹ ورک" نے خبردار کیا ہے کہ اس وقت غزہ شدید ترین انسانی تباہی سے گزر رہا ہے، جس کی بنیادی وجہ قابض اسرائیل کی سوچے سمجھے منصوبے کے تحت جاری کی جانے والی "بھوک کی جنگ" ہے۔ تنظیم نے کہا کہ خوراک کی مکمل عدم دستیابی خاص طور پر آٹے کی قلت نے بچوں اور بزرگوں میں اموات کے خدشے کو مزید بڑھا دیا ہے۔ تنظیم نے عالمی برادری سے مطالبہ کیا کہ وہ فوری طور پر امدادی قافلوں کو غزہ تک رسائی دے، ورنہ یہ نسل کشی مزید خونی شکل اختیار کر لے گی۔ قابض اسرائیل کی جانب سے روکی گئی خوراک اس وقت غزہ کے ہر معصوم چہرے پر بھوک کا سایہ بن کر منڈلا رہی ہے۔ درحقیقت یہ صرف خوراک نہیں بلکہ انسانیت کی بنیادیں ہیں جو قبضہ گیر ریاست کی ہٹ دھرمی کی بھینٹ چڑھ چکی ہیں۔

# خیبر پختونخوا کے ہنگو میں فورسز کا آپریشن 9 دہشت گرد ہلاک، ڈی پی او، ایس ایچ او زخمی

پشاور (یو این آئی) ہنگو میں پولیس اور سیکیورٹی فورسز کے کامیاب آپریشن میں 9 دہشت گرد ہلاک، ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر (ڈی پی او) ہنگو، دوآبہ کا تھانیدار اور قانون نافذ کرنے والے ادارے کا افسر زخمی ہو گئے۔ ڈان نیوز کے مطابق ہنگو کے علاقے زرگری شناواری میں دہشت گردوں کی موجودگی کی خفیہ اطلاع پر پولیس اور دیگر قانون نافذ کرنے والے اداروں نے مشترکہ کارروائی کی، اس آپریشن کے دوران دہشت گردوں اور قانون نافذ کرنے والے اہلکاروں کے درمیان شدید فائرنگ کا تبادلہ ہوا۔ بہادری سے مقابلہ کرتے ہوئے سیکیورٹی فورسز نے 9 دہشت گردوں کو ہلاک کر دیا۔ فائرنگ کے تبادلے میں ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر ہنگو خالد خان، اسٹیشن ہاؤس آفیسر (ایس ایچ او) دوآبہ اور سیکیورٹی فورسز کے ایک افسر زخمی ہو گئے۔ پولیس حکام کے مطابق آپریشن کا سلسلہ تاحال جاری ہے، علاقے میں کلیئرنس تک آپریشن جاری رکھا جائے گا۔ ریجنل پولیس آفیسر (آر پی او) کوہاٹ عباس مجید مروت ڈی پی او ہنگو کے ہمراہ ہیں۔

# یمنی مزاحمت کا بن گوریون ہوائی اڈے پر بیلسٹک میزائل حملہ، مزید حملوں کا اعلان

غزہ: یمن کی مسلح افواج نے قابض اسرائیل کے خلاف ایک اور فیصلہ کن کارروائی کرتے ہوئے مقبوضہ فلسطین کے شہر یافا کے علاقے میں واقع اللد ہوائی اڈے کو بیلسٹک میزائل سے نشانہ بنایا۔ یہ میزائل "فلسطین ۲" نامی ایک جدید اور انتہائی تیز رفتار ہائپرسونک ہتھیار تھا، جس کا مقصد صرف ایک فضائی اڈہ تباہ کرنا نہیں، بلکہ اہل غزہ پر ڈھائے جانے والے مظالم کا جواب دینا اور فلسطینی مجاہدین کی عظیم قربانیوں کا اعتراف کرنا تھا۔

اس اہم اعلان کے دوران یمن کی افواج کے ترجمان بریگیڈیئر جنرل یحییٰ سریع نے بتایا کہ اللد ایئرپورٹ پر کی گئی یہ کارروائی مکمل کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔ اس میزائل حملے کے بعد لاکھوں صہیونی غاصب اپنی جانیں بچانے کے لیے پناہ گاہوں کی طرف بھاگنے پر مجبور ہو گئے اور ہوائی اڈے کی سرگرمیاں مفلوج ہو کر رہ گئیں۔

اپنے بیان میں یمنی افواج نے پوری عرب اور اسلامی اُمت کو مخاطب کرتے ہوئے پکارا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ ہم سب اہل غزہ کے شانہ بشانہ کھڑے ہوں۔ انہوں نے کہا: "ان پر درد بڑھ چکا ہے، خوف ان کا ہمزاد بن چکا ہے۔ وہ ایک ظالمانہ محاصرے میں جکڑے ہوئے ہیں جس کا کوئی اختتام نہیں، ایک ایسی جارحیت کا شکار ہیں جو تھمنے کا نام نہیں لے رہی۔" یمن کی افواج نے امت سے دردمندانہ سوال کیا کہ "اگر تم اپنے دین کے لیے نہیں اٹھ سکتے تو کم از کم اپنی عربیت کے لیے اٹھو اور اگر عربیت بھی تمہیں نہ جگا سکے تو اپنی انسانیت کے لیے جاگو"۔

## اردوان، پوتن نے شام میں جھڑپوں، اسرائیلی حملوں پر تبادلہ خیال کیا

انقرہ (یو این آئی) ترکی کے صدر رجب طیب اردوان نے روسی صدر ولادیمیر پوتن کے ساتھ ٹیلی فون پر بات چیت کی اور شام میں جاری تنازع کو پورے خطے کے استحکام کے لیے خطرہ قرار دیا۔ یہ اطلاع ترک صدر کے دفتر نے ایک بیان میں دی ہے۔ بیان کے مطابق جمعہ کو ہونے والی بات چیت کے دوران دونوں رہنماؤں نے شام کے جنوبی صوبے سویدا میں بڑھتی ہوئی کشیدگی پر مسٹر اردوان نے اسرائیل کی جانب سے شام کی خود مختاری کا احترام کرنے کی اہمیت کو اجاگر کیا اور شام میں استحکام اور سلامتی کو فروغ دینے اور ملک میں حالات کو جلد معمول پر لانے کے لیے ترکی کے عزم کا اعادہ کیا۔ کریملن نے ایک بیان میں کہا کہ دونوں رہنماؤں نے شام میں بڑھتی ہوئی کشیدگی سمیت مشرق وسطیٰ کے واقعات پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا۔ کریملن نے ایک بیان میں کہا" دونوں رہنماؤں نے شام میں تشدد میں حالیہ اضافے پر گہری تشویش کا اظہار کیا اور شام کے متنوع معاشرے میں تمام لوگوں کے جائز حقوق کا احترام کرتے ہوئے بات چیت اور قومی مفاہمت کو مضبوط کرتے ہوئے جلد از جلد حالات کو معمول پر لانے کی اہمیت پر زور دیا۔" بیان کے مطابق دونوں فریقین نے شام کی خود مختاری، اتحاد اور علاقائی سالمیت کا احترام کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ شام کے جنوبی صوبے سویدا میں تشدد کے اچانک پھیلنے نے ایک پیچیدہ بحران کو جنم دیا ہے، جس نے پچھلی حکومت کے خاتمے کے صرف چھ ماہ بعد شام میں عدم استحکام کو بے نقاب کر دیا ہے اور پورے خطے میں صدمے کی لہریں بھیج دی ہیں۔

## سعودی عرب کا دوسرا طیارہ امداد لے کر شام پہنچ گیا

جدہ (یو این آئی) سعودی عرب کا دوسرا امدادی طیارہ امداد لے کر شامی عرب جمہوریہ کے حلب بین الاقوامی ہوائی اڈے پر پہنچ گیا۔ عرب نیوز کے مطابق سعودی عرب کا دوسرا امدادی طیارہ شام کے اللاذقیہ گورنریٹ میں جنگل کی آگ سے متاثرہ افراد کے لیے شیلٹرز سمیت دیگر سامان لے کر جمعے کو حلب کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ پہنچ گیا۔ رپورٹ کے مطابق ریلیف آپریشن کی سربراہی شاہ سلمان ہیومینیٹیرین ایڈ اینڈ ریلیف سنٹر نے وزارت دفاع کے تعاون سے کی ہے، جو کہ شامی عوام کی مدد کے لیے وقف ہے۔ یہ اقدام شامی عوام کے مصائب کو کم کرنے کے لیے مملکت کی امدادی اور انسانی ہمدردی کی کوششوں کا حصہ ہے، یاد رہے کہ شاہ سلمان مرکز اور شام کی وزارت ڈیزاسٹر مینجمنٹ کے ساتھ تعاون کے ایک معاہدے پر بھی دستخط کیے ہیں تاکہ جنگل کی آگ سے نمٹنے کے لیے ضروری سامان اور مشینری فراہم کی جا سکے۔ اس معاہدے کا مقصد فیلڈ فائر فائٹنگ ٹیموں کے لیے تکنیکی اور لاجسٹک سپورٹ کے ذریعے موثر رسپانس کی صلاحیت کو بڑھانا ہے۔

# فلسطینیوں سے وفا اور محبت کی پاداش میں چالیس برس فرانسیسی قید میں رہنے والے جارج عبداللہ

پیرس: وہ ایک نام ہے جارج عبداللہ جو شاید دنیا کی عدالتوں میں گم ہو چکا تھا، لیکن مظلوموں کے دلوں میں آج بھی زندہ ہے۔ ایک ایسا چراغ جو چالیس برس تک اندھیری کوٹھڑی میں جلتا رہا، مگر بجھا نہیں۔ جس نے اپنی جوانی، اپنے خواب، اپنی زندگی کا ہر لمحہ فلسطینیوں کے زخموں پر مرہم بننے کے لیے قربان کر دیا۔ آج جب فرانسیسی عدالت نے فیصلہ سنایا کہ جارج ابراہیم عبداللہ 25 جولائی کو آزاد ہوگا، تو گویا صبر نے آنکھوں میں آنسو بن کر شکر کا سجدہ ادا کیا۔

41 برس...... ایک لمحہ بھی کم نہ ہوا: سنہ 1984ء میں فرانس نے اسے قید کیا۔ سنہ 1987ء میں عمر قید کی سزا دے دی۔ اور جب وہ سنہ 1999ء میں رہائی کا حق دار بن چکا تھا، تب بھی اسے آزاد نہ کیا گیا۔ وجہ؟ صرف یہ کہ اس نے فلسطین کے لیے آواز اٹھائی تھی۔ اس نے قابض اسرائیل کے مظالم پر خاموش رہنے سے انکار کیا تھا۔ اس نے ظالموں کو للکارا تھا، امریکہ اور اسرائیلی جرائم کے خلاف ایک خاموش مگر پُرعزم احتجاج تھا

اس کی زندگی۔

میں مجرم نہیں...... میں مزاحمت کار ہوں: عدالت کے روبرو یہ بانگ دہل کہتا رہا کہ "میں مجرم نہیں، میں مناضل ہوں، میں نے وہی کیا جو ہر باضمیر انسان کو کرنا چاہیے"۔ اس کی آنکھوں میں شرمندگی نہیں، فخر کی چمک تھی۔ فلسطینی بچوں کی لاشیں، تباہ شدہ ہسپتال، اور بمباری میں جلتے خیمے۔ سب اس کے ضمیر کا حصہ تھے۔ وہ اپنے اختیار کردہ راستے پر نادم نہیں، بلکہ مطمئن ہے۔ وہ لڑا تھا انسانیت کے لیے، ان بچوں کے لیے جن کی زندگی قابض اسرائیلی گولیوں سے چھین لی جاتی ہے۔

لبنانی سرزمین سے فلسطینی محبت تک: 1951ء میں لبنان کے ایک چھوٹے سے گاؤں 'القبیات' میں پیدا ہونے والا جارج عبداللہ ابتدا میں ایک سکول ٹیچر تھا۔ مگر اس کے دل کی دھڑکنیں جلد ہی فلسطینی مہاجرین کے دکھ سے ہم آہنگ ہو گئیں۔ وہ نہر البارد کی گلیوں میں گھومتا، بچوں میں ادبی رسائل بانٹتا اور خود کو 'محنت کش' کہتا، 'بے شرف اشرافیہ' سے الگ۔

پھر وہ لمحہ آیا جب اسرائیل نے لبنان پر حملہ کیا اور وہ زخمی ہوا۔ مگر یہ زخم اس کے لیے ایک نئی زندگی کا آغاز تھا۔ اس نے بندوق تھامی اور اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر فلسطینی مزاحمت کی صفوں میں شامل ہو گیا۔

فرانس کی جیل، مزاحمت کا قلعہ بن گئی: جب وہ 24 اکتوبر 1984ء کو لیون کے ایک پولیس اسٹیشن میں پناہ لینے گیا، تو 'موساد' اس کا پیچھا کر رہا تھا۔ فرانسیسی حکام نے اسے گرفتار کر لیا۔ اس پر الزامات لگائے گئے۔ امریکی سفارتی اہلکاروں پر حملے، ہتھیار رکھنے اور "سازش" کرنے کے۔ مگر وہ جھکا، نہ بکا۔ عدالت میں اسے جب طیش میں آ کر باہر نکالا گیا، تو بھی اس نے کہا: "ہم سب ظلم کے نمائندے ہو"۔ فرانس نے سنہ 1987ء میں اسے عمر قید سنا دی، حالانکہ خود سرکاری وکیل نے محض 10 سال کی سزا کی سفارش کی تھی۔ مگر جورج کو فلسطینیوں سے محبت کی سزا ملی تھی اور یہ سزا مختصر کہاں ہوتی ہے؟

قابض اسرائیل، امریکہ اور فرانسیسی غلامی: سنہ 1999ء سے اب تک اس کی رہائی کی سبھی درخواستیں مسترد ہوتی رہیں۔ ایک بار رہا کرنے کی منظوری بھی مشروط کی گئی کہ اسے لبنان بھیجا جائے، مگر امریکہ اور قابض اسرائیل کی مداخلت نے یہ بھی ممکن نہ ہونے دیا۔ فرانس نے ظالموں کے آگے سر جھکا دیا، اور مظلوم کی صدائے حق کو دبائے رکھا۔

غزہ کبھی ہتھیار نہیں ڈالے گا: سنہ 2024ء میں مارسیلیہ کی ایک ریلی میں اس کا پیغام سنایا گیا: "غزہ کبھی سرنگوں نہیں ہوگا، قابض صہیونیت اور مجرم قوتیں کبھی فلسطینی مزاحمت کو ختم نہیں کر سکتیں۔" یہ وہ صدا تھی جو اندھیری کوٹھڑی سے نکلی، مگر دلوں کے اندھیرے چیر گئی۔ اس نے کہا کہ "ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ فلسطینی مزاحمت کی جڑیں ان مہاجر کیمپوں میں ہیں جہاں بچے مٹی میں کھیلتے ہوئے آزادی کے خواب دیکھتے ہیں۔ وہی خواب میری آنکھوں میں بھی زندہ ہیں۔"

قربانی، وفاداری اور جدوجہد کا استعارہ: جارج عبداللہ نے چالیس برس کی قید کو ایک بیڑی نہیں، ایک پیغام بنایا۔ وہ پیغام "میں فلسطین سے پیچھے نہیں ہٹوں گا، چاہے میری سانسوں کا سودا ہی کیوں نہ ہو۔" اس کی کوٹھڑی میں ایک تصویر ہے، جس پر لکھا ہے: "قریب ہے ملاقات، اے فلسطین"۔

وہ کہتا ہے "میری رہائی کوئی بڑی بات نہیں، جب غزہ میں بچے مر رہے ہوں، جب قابض اسرائیل نسل کشی کر رہا ہو، تو میری آزادی محض ایک تفصیل ہے"۔

آج دنیا کو سوچنے کی ضرورت ہے: جارج عبداللہ رہا ہو رہا ہے، مگر وہ سوال زندہ ہے: ہم نے کب تک ظالم کے آگے جھکنا ہے؟ کب تک فلسطین کے بچوں کی لاشیں بے صدا رہیں گی؟ جارج کا پیغام یہی ہے کہ اگر ایک انسان چالیس برس قید رہ کر بھی مزاحمت پر قائم رہ سکتا ہے، تو ہم کیوں خاموش رہیں؟

## غزہ میں معصوم بچوں کو بھوکا پیاسا مارنے والے صہیونی درندوں سے ہر سطح پر بدلہ لیا جائے: الشدید

مغربی کنارہ: اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' کے سینئر رہنما عبدالرحمن شدید نے دنیا بھر میں بسنے والے فلسطینیوں کو ایک پُرجوش، دردمند اور غیر معمولی اپیل کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ اب خاموشی، لاتعلقی اور بے عملی کا لبادہ اتار پھینکیں، اٹھ کھڑے ہوں اور اُن مجرموں سے انتقام لیں جنہوں نے غزہ کے بچوں سے ان کا نوالہ چھینا، ماؤں سے ان کا دودھ چھینا اور لاکھوں فلسطینیوں کو فاقہ کشی، پیاس اور اذیت کی بھٹی میں جھونک دیا۔ انہوں نے کہا کہ فلسطینی قوم ایسی نہیں کہ

اپنے اہل خانہ کو بھوک سے بلکتے دیکھے، معصوم بچوں کو دم توڑتے سنے اور پھر بھی خاموش، غیر مؤثر اور غیر فعال بنی رہے۔ اب وقت آ چکا ہے کہ مایوسی اور بزدلی کو دفن کر کے دشمنوں پر غیظ و غضب کا لاوا بن کر ٹوٹ پڑیں۔

یہ بیان ایک ایسے وقت سامنے آیا ہے جب مغربی کنارے اور مقبوضہ بیت المقدس میں عوامی سطح پر وسیع پیمانے پر احتجاجی مظاہروں کی تیاری زوروں پر ہے۔ ان مظاہروں کا مقصد غزہ میں جاری محاصرے، منظم بھوک پالیسی اور انسانی نسل کشی کے خلاف آواز بلند کرنا ہے اور اہل غزہ سے مکمل یکجہتی کا اعلان کرنا ہے۔

عوامی سطح پر جاری اپیلوں میں شہریوں کو آج بروز ہفتہ 19 جولائی سنہ 2025ء، مغرب کی نماز کے بعد تمام مرکزی مساجد اور میدانوں سے احتجاجی مارچ میں شرکت کی دعوت دی گئی ہے۔

احتجاجی ریلیاں مسجد اقصیٰ (القدس)، مسجد الحرس (الخلیل)، مسجد السوق (قلقیلیہ)، مسجد العباسیہ (اریحا)، مسجد الکبیر (سلفیت)، مسجد الشہید (طوباس)، مسجد عمر بن خطاب (بیت لحم)، مسجد النصر (نابلس)، مسجد جنین الکبیر (جنین)، مسجد جدید (طولکرم) اور مسجد کبیر (رام اللہ والبیرہ) سے بیک وقت نکالی جائیں گی۔

منتظمین نے ان مظاہروں کو فلسطینی عوام کے خلاف جاری ناقابلِ بیان جرائم کے خلاف فیصلہ کن عوامی ردِعمل قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ وقت کا تقاضا ہے کہ ہر فلسطینی آواز بلند کرے، سڑکوں پر نکلے اور قابض اسرائیل کو یہ پیغام دے کہ فلسطینی قوم نہ تو بھوک کی مرنے والی ہے نہ اپنے حقِ حیات سے دستبردار ہونے والی۔ انہوں نے کہا کہ ان مظاہروں میں شرکت، نہ صرف اہلِ غزہ کی پکار کا جواب ہے بلکہ یہ ایک تاریخی ذمہ داری ہے جس کے ذریعے پوری دنیا کو دکھایا جائے گا کہ فلسطینی عوام متحد ہیں اور نسل کشی، قحط، بمباری اور محاصرے کے ذریعے انہیں مٹایا نہیں جا سکتا۔ ادھر محصور غزہ میں انسانی بحران اپنی انتہا کو پہنچ چکا ہے۔ خوراک، پانی اور دواؤں کی شدید قلت، معصوم بچوں کی بھوک سے اموات، اور ہسپتالوں کی بندش نے پوری دنیا کا ضمیر جھنجھوڑنے کی کوشش کی ہے، مگر عالمی طاقتیں اب تک خاموش تماشائی بنی ہوئی ہیں۔

# غزہ میں پیاس کو ہتھیار بنا دیا گیا: قابض اسرائیل کی درندگی نئی حدوں کو چھونے لگی

غزہ: غزہ کی پیاسی زمین، پیاسے بچے، پیاسی مائیں اور پیاسے بزرگ اب یہ سب صرف انسانی بحران کی کہانی نہیں بلکہ ایک منظم نسل کشی کا حصہ ہیں۔ قابض اسرائیل نے صرف بارود سے نہیں، پانی جیسے زندگی بخش حق کو ہتھیار بنا کر فلسطینیوں کے وجود پر ضرب لگائی ہے۔ غزہ میں پیاس اب صرف موسم کی شدت یا وسائل کی کمی نہیں، بلکہ ایک جان لیوا حقیقت بن چکی ہے۔ غاصب اسرائیلی افواج نے پانی کے ذرائع کو بھی نشانہ بنانا شروع کر دیا ہے، جس کے نتیجے میں پیاس ایک موت کا سایہ بن کر لاکھوں فلسطینیوں کے سروں پر منڈلا رہی ہے۔

سرکاری اعداد و شمار کے مطابق، غزہ میں پانی کے حصول کے لیے لگی قطاروں پر کی گئی اسرائیلی بمباری میں اب تک سات سو سے زائد بے گناہ فلسطینی شہید ہو چکے ہیں اور سینکڑوں زخمی ہیں۔ صرف اسی ایک مقصد کے تحت کی گئی یہ 112 درندہ صفت کارروائیاں اس نسل کشی کی بھیانک شکل ہیں۔ قابض اسرائیل نے نہ صرف لوگوں کو زندہ جلانے کے لیے بارود برسایا، بلکہ پانی کے 720 کنویں بھی مکمل طور پر تباہ کر دیے، جس کے نتیجے میں تمام کنویں اب غیر فعال ہو چکے ہیں۔ یہ انسانیت سوز جرم اس وقت ڈھایا جا رہا ہے جب غزہ کے 23 لاکھ افراد پہلے ہی ظلم، فاقے، گولیوں اور بمباری کے سائے میں زندگی گزار رہے ہیں۔ مرکز اطلاعات فلسطین کی جانب سے پیش کیے گئے ایک ویڈیو رپورٹ میں اس انسانی المیے کو آشکار کیا گیا ہے کہ کس طرح پانی کی بوند بوند کو ترستے لوگ صرف اپنی پیاس نہیں، بلکہ اپنی نسل کی بقا کی جنگ لڑ رہے ہیں۔

## شمالی کوریا کے نئے سمندری تفریحی مقام پر غیر ملکیوں کے داخلے پر پابندی عائد

سنگاپور (یو این آئی) شمالی کوریا نے سمندر کے کنارے ایک نئے ریزورٹ کے کھلنے کے چند ہفتوں بعد ہی غیر ملکی سیاحوں کے آنے پر پابندی لگا دی ہے۔ ونسن کلما ساحلی سیاحتی علاقہ، جو یکم جولائی کو کھولا گیا، اسے شمالی کوریا کے رہنما کم جونگ ان کے سیاحت کو فروغ دینے کے عزائم کا ایک اہم حصہ قرار دیا جا رہا ہے۔ شمالی کوریا نے فروری میں آسٹریلیا، فرانس، جرمنی اور برطانیہ سمیت مغربی ممالک کے سیاحوں کو بھی آنے کی اجازت دی تھی۔ لیکن اس نے بغیر کسی وضاحت کے چند ہفتوں بعد اچانک سیاحوں کو روک دیا۔ اس ریزورٹ کو کھلنے سے پہلے مقامی اور غیر ملکی سیاحوں کے لیے ایک کشش کے طور پر فروغ دیا گیا تھا۔ بی بی سی کی خبروں کے مطابق، اس ہفتے شمالی کوریا کی سیاحت کی ویب سائٹ پر ایک نوٹس میں کہا گیا ہے کہ غیر ملکیوں کو "عارضی طور پر" آنے کی اجازت نہیں ہے۔ اطلاعات کے مطابق، روسی وزیر خارجہ سرگئی لاوروف نے گزشتہ ہفتے شہر میں مسٹر کم سے اسی وقت ملاقات کی جب مبینہ طور پر پہلے روسی سیاح وونسان کے ریزورٹ پہنچے تھے۔ مسٹر لاوروف نے سمندر کے کنارے کی ترقی کو "سیاحوں کی توجہ کا ایک اچھا مقام" قرار دیا اور کہا کہ انہیں امید ہے کہ یہ روسیوں میں مقبول ہوگا۔ روسی سفیر نے 24 جون کو مسٹر کم اور ان کے اہل خانہ کے ساتھ ریزورٹ کی تکمیل کی تقریب میں شرکت کی۔ پچھلے سال، شمالی کوریا نے وبائی امراض کے دوران سیاحت پر کئی سال کی معطلی کے بعد روسی سیاحوں کو ملک میں آنے کی اجازت دی۔

# غزہ کے بزرگ: نسل کشی کی آگ اور محاصرے کے جہنم میں سلگتی زندگیاں!

غزہ: غزہ ایک ایسا خطہ جہاں زمین آنکھوں کے سامنے لہو رنگ ہو چکی ہے، آسمان پر ہر دم بمباری کے سائے منڈلاتے ہیں اور زندگی ایک مسلسل ماتم میں تبدیل ہو چکی ہے۔ ان حالات میں سب سے زیادہ نظرانداز، سب سے زیادہ بے بس اور سب سے زیادہ تنہا اگر کوئی ہیں تو وہ ہیں غزہ کے بزرگ۔ وہ ہستیاں جنہوں نے فلسطین کی جدوجہد کو جنم لیتے دیکھا، جن کے ہاتھوں نے فصلیں اگائیں، جن کے لبوں نے دعائیں مانگیں اور جن کے قدموں نے مٹی سے وفا نبھائی۔

آج وہی بزرگ نسل کشی کی دہکتی آگ اور محاصرے کے بھیانک جہنم میں ہر لمحہ موت سے آنکھ مچولی کھیل رہے ہیں۔ غزہ کی سرزمین پر بزرگوں کی تعداد ایک لاکھ سات ہزار سے تجاوز کر چکی ہے، جو کل آبادی کا پانچ فیصد ہیں۔ ان کی اکثریت خیموں اور پناہ گزین کیمپوں میں انتہائی تکلیف دہ حالات میں رہ رہی ہے۔ ان خیموں میں دوا ہے، نہ خوراک، نہ پانی، نہ بجلی نہ کسی محفوظ سانس کی گنجائش۔ یہ وہ مقام ہیں جہاں زندگی کی بنیادی ضروریات ناپید اور امید کی شمعیں مدھم ہو چکی ہیں۔

'میں دوا لینا بھول گئی': 75 سالہ معینہ بدرہ کی سسکتی آواز میں وہ درد ہے جو دل چیر کر رکھ دیتا ہے کہ "جب ہم بھاگے تو اتنا کچھ دیکھا کہ ہوش ہی نہ رہا۔ میں اپنی دوائیاں بھی پیچھے چھوڑ آئی۔ شوگر اور بلڈ پریشر کی مریض ہوں۔ اب نہ واپس جا سکتی ہوں نہ کسی بیٹے کو بھیج سکتی ہوں۔ ڈرتی ہوں کہیں وہ لوٹ کر نہ آئے"۔

معینہ کی یہ فریاد صرف ایک بوڑھی ماں کی نہیں، یہ پوری فلسطینی قوم کا نوحہ ہے، جو آج بکھرتے وجود کے ساتھ صرف جینے کی اجازت مانگ رہی ہے۔

جنگ سے پہلے سب کچھ مہیا تھا، ہسپتال تھے، ڈاکٹر تھے، دوا تھی زندگی تھی۔ مگر اب؟ اب ہر طرف موت کا راج ہے۔ قابض اسرائیل کی ظالمانہ پالیسیاں جس وحشی پن سے زندگی کے بنیادی ڈھانچے کو تباہ کر رہی ہیں، وہ کسی بچے، کسی عورت یا کسی بزرگ کو نہیں بخش رہیں۔ محاصرہ ہے، بمباری ہے اور بے یقینی ہے اور ان سب کے بیچ زندگی بکھر چکی ہے۔

معینہ کہتی ہیں کہ "جہاں بھی تھوڑا سکون ملتا ہے، وہاں بم برسنے لگتے ہیں۔ دوبارہ بھاگتے ہیں، نہ سمت معلوم، نہ منزل"۔ خیمے میں قید یہ کمزور جسم آج اتنے بھی محتاج ہو چکے ہیں کہ اپنی تکلیف کسی کو کہہ بھی نہیں سکتے۔ معینہ بس یہ دعا کرتی ہیں کہ اپنی اولاد پر بوجھ نہ بنیں۔

دواؤں کا ایک نوالہ جس پر زندگی کا انحصار ہے: خلیل شحادہ کی داستان اس زخم کی تصویر ہے جو ہر فلسطینی گھر میں تازہ ہے۔ ان کے 85 سالہ والد دائمی بیماریوں میں مبتلا ہیں۔ "کھانے کی چیزیں مہنگی ہیں، مناسب نہیں۔ اکثر میں خود بھوکا رہتا ہوں تاکہ ابا کے لیے روٹی بچا سکوں۔"

خلیل کے والد کو شوگر، بلڈ پریشر اور جوڑوں کے درد کی دوائیں درکار ہیں۔ مگر ہسپتالوں میں کچھ بھی نہیں۔ مہینے سے زائد گزر چکا ہے۔ "انہیں دیا جانے والا کھانا بار بار کا ایک جیسا ہے۔ وہ کھانے سے انکار کرتے ہیں۔ پانی کی قلت اور خوراک کی کمی نے ان کی صحت کو خطرے میں ڈال دیا ہے۔" یہ کوئی انوکھا واقعہ نہیں۔ یہ آج غزہ کی ہر گلی، ہر خیمے، ہر آہ میں دہرائی جانے والی صدا ہے۔

غزہ جہاں زندگی کا ہر راستہ بند ہے! قابض اسرائیل کی مسلسل بمباری، طبی سہولیات کی بندش، ادویات کی نایابی، اور روز افزوں غربت نے غزہ کے نظامِ زندگی کو زمیں بوس کر دیا ہے۔

ہسپتال یا تو بند ہو چکے ہیں یا پھر دم توڑتی سانسوں کی مانند کام کر رہے ہیں۔ ایسے میں بزرگ شہری، جو سب سے زیادہ کمزور اور حساس طبقہ ہیں، موت کے دہانے پر کھڑے ہیں۔ یورو میڈیٹرین ہیومن رائٹس آبزرویٹری کی رپورٹ بتاتی ہے کہ جنگ میں شہید ہونے والوں میں 4 فیصد بزرگ ہیں، جن میں سے 70 فیصد ایسے ہیں جو پہلے ہی کسی نہ کسی بیماری کا شکار تھے۔ ان کے لیے دوا کا نہ ہونا گویا زندگی کے دروازے کا بند ہو جانا ہے۔

دنیا خاموش کیوں ہے؟ قابض اسرائیل کے اس بے رحمانہ محاصرے نے ایک ایسا دائرہ قائم کر دیا ہے جس میں بزرگ موت کی آہٹوں کے درمیان بے یار و مددگار جینے پر مجبور ہیں۔ جبکہ دنیا، جو انسانیت کے علمبرداری کے نعرے بلند کرتی ہے، کہیں چپ ہے، کہیں مجرمانہ خاموشی اختیار کیے ہوئے ہے۔ یہ وہ بزرگ ہیں جنہوں نے جدوجہد دیکھی، قربانیاں دیں، نسلوں کو سنوارا، اور آج خیموں میں، پیاسے، بھوکے، دوا سے محروم سسک رہے ہیں۔

یہ صرف اعداد نہیں، یہ انسان ہیں......
یہ کہانیاں ہیں...... یہ ایک قوم کی غیرت اور وفا کی گواہی ہیں۔

یہ سوال باقی ہے
کیا ان کا جینا جرم ہے؟
کیا ان کا بڑھاپا دنیا کو نظر نہیں آتا؟
کیا ان کے لیے دوا، خوراک اور تحفظ کا حق مانگنا انسانی حقوق کی تضحیک ہے؟
غزہ کے یہ بزرگ آج بھی فلسطین کی آزادی کی علامت ہیں۔
ان کے جسم کمزور ہو چکے ہیں، مگر ارادے فولاد سے بھی زیادہ مضبوط۔
ان کی کمزور آنکھوں میں ابھی بھی ایک امید چمکتی ہے۔
زندگی، عزت، اور فلسطین کی مکمل آزادی۔

## یوکرین کی فوج کی روس کو ہر ممکن نقصان پہنچانے کی کوشش

کیف (یو این آئی) روس کے خلاف اپنی کمزور پوزیشن کے باوجود یوکرین کی فوج اپنی پوزیشن مضبوط کرنے اور روس کو ہر ممکن طریقے سے نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس میں ڈرون کا استعمال کرتے ہوئے روسی فوجیوں اور آلات کو تباہ کرنا اور اس کے لیے پوائنٹس حاصل کرنا شامل ہے۔ ذرائع کے مطابق اسلحہ اور تعداد میں کمزور یوکرین کی فوج اپنے بہت زیادہ طاقتور حریف روس کے خلاف ہر ممکن فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ بی بی سی کی ایک رپورٹ کے مطابق "آرمی آف ڈرونز: بونس" (جسے "ای پوائنٹس" بھی کہا جاتا ہے) کے نام سے ایک اسکیم کے تحت جو گزشتہ سال پہلی بار متعارف کرائی گئی تھی، یوکرائنی فوج کے یونٹوں کو روسی فوجیوں اور ساز و سامان کو تباہ کرنے پر پوائنٹس دیے جاتے ہیں، جو انہیں اپنی صلاحیتوں کو بڑھانے اور روس کے خلاف اپنی پوزیشن کو مضبوط کرنے میں مدد دے سکتے ہیں۔ یونٹ ہر روسی فوجی کے مارے جانے یا تباہ ہونے والے سامان کے لیے پوائنٹس حاصل کر سکتے ہیں۔ حکومت اور فوج کے ماہرین پر مشتمل بہادر 1 ٹیم کے ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ "جتنا زیادہ حکمت عملی کے لحاظ سے اہم اور بڑا ہدف ہوگا، یونٹ کو اتنے ہی زیادہ پوائنٹس ملیں گے۔ مثال کے طور پر، دشمن کے متعدد راکٹ لانچ سسٹم کو تباہ کرنے سے 50 پوائنٹس حاصل ہوتے ہیں، ایک ٹینک کو تباہ کرنے سے 40 پوائنٹس حاصل ہوتے ہیں اور ایک ٹینک کو نقصان پہنچانے سے 20 پوائنٹس حاصل ہوتے ہیں"۔ بہادر 1 ٹیم کے ایک بیان میں کہا گیا ہے، جو حکومت اور فوج کے ماہرین پر مشتمل ہے۔ اب اپ لوڈ کی گئی ہر ویڈیو کا یوکرین میں بغور تجزیہ کیا جاتا ہے، جہاں اسے فوجی ترجیحات کے مسلسل بدلتے ہوئے سیٹ کے مطابق اسکور کیا جاتا ہے۔

بی بی سی نے ای-پوائنٹس پلان کے پیچھے یوکرین کے ڈیجیٹل تبدیلی کے وزیر میخائیلو فیڈوروف کے حوالے سے کہا "میرے خیال میں سب سے پہلے یہ معیاری ڈیٹا، جنگ کی ریاضی اور محدود وسائل کو زیادہ مؤثر طریقے سے استعمال کرنے کے بارے میں ہے۔ ساڑھے تین سال کی طویل، بھیانک جنگ کے بعد، اس نظام کا مزید اہم استعمال ہوا ہے۔"

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو. کے.) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گروپیری بار برمنگھم بی۔ 42 آئی آر جی یو. کے. سے شائع کیا۔ پروپرائٹر گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈنٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای۔ میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+

قارئین کو مشورہ: "صحافت" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جوابدہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعوؤں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔